UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226121
UNIVERSAL
LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ احدا وصلی اللہ علی رسولہ لا نبی بعدہ

کتاب النکاح

مقالہ ۱ شرع مین نکاح ایسے عقد کو کہتے ہین جو قصداً ملک متعہ اوٹھانہ پر وارد ہوتا ہے کنز

مقالہ ۲ (صفت) حالت اعتدال مین نکاح کرنا سنت موکدہ ہے اور شدت شہوت مین واجب ہے۔ اگر وقت غلبہ شہوت کے یقین ہوجائے زنا کا بدون نکاح کے۔

مقالہ ۳ تو اسوقت نکاح فرض ہے۔ اگر نکاح کرنے مین یہہ خوف ہو کہ مرد کے طرف سے ظلم صادر ہوگا تو اسکو نکاح کرنا مکروہ ہے۔

مقالہ ۴ (رکن) ایجاب وقبول ہے۔ ایجاب وہ کلام ہے جو پہلے صادر ہو خواہ مرد کے طرف سے ہو یا عورت کے طرف سے۔ اور اوس کے جواب کو قبول کہتے ہین۔

مقالہ ۵ ایجاب اور قبول کا حکم ۔ یہ کا نام ۔ یہ ایجاب کلام اول اور قبول کلام ثانی ہے۔

مقالہ ۶ (معنی نکاح) حقیقی معنی جماع ہے اور مجازی معنی عقد ہے حقیقت مقدم ہے مجاز پر جب حقیقی معنی متعذر ہوگا تو وہان پر مجازی معنی لیا جائیگا کبھی بغیر تعذر کے بھی مجازی معنی لیا جاتا ہے (لغت مین نکاح ملانیکو کہتے ہین) درالمختار۔

مقالہ ۷ جو ایجاب اور قبول سے ہوتا ہے وہ عقد اور عہد ہے۔ ایضاً

مقالہ ۸ نکاح۔ ایک کے ایجاب اور دوسرے کے قبول سے ہوتا ہے۔ جبکہ ایجاب اور قبول موضوع ہون فعل ماضی کیلئے کہ فعل ماضی بہتر دلالت کرتا ہے تحقق اور وقوع پر کیونکہ زمانہ حال کی کچھ حقیقت نہین ایجاب اور قبول کیلئے صیغہ ماضی کا معین ہونا ضرور ہے۔ ہدایہ۔ وعالمگیری۔ ودرالمختار۔

تمثیلات

مقالہ ۹ جیسے کوئی کہے۔ نکاح کیا مین نے اپنا یا اپنے بیٹے کا یا موکلہ کا تجھسے۔ اس کلام اول کو ایجاب کہتے ہین (مرد کہے یا عورت) دوسرا کہے مین نے قبول کیا اپنی ذات کے واسطے یا اپنے بیٹے کے واسطے یا اپنے موکل کے واسطے دوسرے کلام کو قبول کہتے ہین۔ خواہ مرد کہے یا عورت۔

مقالہ ۱۰ یا ایک دو لفظون کا ماضی ہو دوسرے استقبال۔ اور استقبال سے مراد امر کا صیغہ ہے جیسے کہ مرد کہے ولی سے یا عورت کہے وکیل سے کہ میرا نکاح کردے یا خود عورت سے کہے کہ میرا نکاح اپنی ذات سے کردے یا یون کہے تو میری جورو ہوجا پھر دوسرے شخص نے کہا اوس مجلس مین کہ مین نے نکاح کردیا یا قبول کیا یا مان لیا تو یہہ قول قایم مقام بجائے ایجاب اور قبول عاقدین کے ہوگا تو نکاح صحیح ہوجائیگا

شرایط نکاح

مقالہ ۱۱ جو شخص نکاح باندہنے والا ہے اوسکا عاقل و بالغ و حر ہونا شرط ہے۔

مقالہ ۱۲ محل نکاح کا بھی ہو۔ یعنے ایسی عورت ہو جسکو شرع نے حلال کیا ہو۔

مقالہ ۱۳ دونون عقد باندہنے والونمین سے ہر ایک کو دوسرے کا کلام سنا شرط ہے۔

مقالہ ۱۴ گواہونکا ہونا شرط ہے۔ گواہی مین چار باتین شرط ہین۔ آزادی ۱ عقل ۲ بلوغ ۳ اسلام ۴

مقالہ ۱۵ دونون گواہ دونون عقد باندہنے والون کا کلام معاً سنین۔ فتح القدیر۔

مقالہ ۱۶ اگر ایک گواہ نے فقط مرد کا کلام سنا اور دوسرے نے فقط عورت کا کلام سنا پھر دونون نے عقد کو دوہرایا اور اوس مرتبہ جس گواہ نے پہلے مرد کا کلام سنا تھا اوس عقد مین فقط عورت کا کلام سنا اور جس نے پہلے عقد مین عورت کا کلام سنا تھا اس مرتبہ فقط مرد کا کلام سنا اور اس سے زیادہ کچھہ نہین سنا۔ پس اگر یہ دونون عقد دو مجلسونمین واقع ہوے ہین تو باتفاق عقد جائز نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۷ اور اگر ایک ہی مجلس ہے تو عامۂ علما نے فرمایا ہے کہ یہ عقد منعقد نہوگا۔

مقالہ ۱۸ اور بعضون نے کہا ہے کہ عقد منعقد ہو جائے گا۔

مقالہ ۱۹ گواہون کا سمجھنا بھی شرط ہے اور یہی صحیح ہے۔

مقالہ ۲۰ اگر کسی نے اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی پر نکاح کیا تو نکاح جایز نہوگا۔ عالم

مقالہ ۲۱ ایک عورت نے ایک مرد کو وکیل کیا کہ اپنے ساتھہ میرا نکاح کر لے پس وکیل نے گواہون کے روبرو کہا کہ مین نے فلان عورت سے نکاح کر لیا مگر گواہون نے اوس عورت کو نہ پہچانا تو نکاح جایز نہوگا۔ جبتک کہ وکیل مذکور اس عورت کا نام اور اوس کے

باپ اور دادا کا نام بیان نکرے۔ درالمختار

مقالہ ۲۲ دادا کا نام بیان کرنا بھی شرط ہے اور یہہ ہی صحیح ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۳ اگر عورت کے چہرے پر نقاب ہو اور گواہ اوسکو نہ پہچانتے ہون تو نکاح جایز نہوگا اور یہہ ہی صحیح ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۴ اگر گواہ پہچانتے ہون کہ اوسی عورت کو وکیل نے مراد لیا ہے تو نکاح جایز ہوگا۔ محیط

مقالہ ۲۵ ایجاب و قبول دونونکا ایک مجلس مین ہونا شرط ہے۔

مقالہ ۲۶ ایجاب سے قبول خلاف نہو۔

مقالہ ۲۷ اگر ایک عورت نے اپنی نفس کو مرد کے نکاح مین بعوض ہزار روپیہ مہر کے دیا اور مرد نے اوسکو بعوض دو ہزار روپیہ کے یا پانسو روپیہ کے قبول کیا تو صحیح ہے موافق قول مفتی بہ کے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۸ زوج اور زوجہ ہر دو کا معلوم ہونا شرط ہے۔ اگر کسی کے دو پسر ہون اوس نے اپنے ایک پسر کے واسطے قبول کیا تو بغیر بیان نام کے نکاح جایز نہوگا۔ یہی حکم لڑکی کا بھی ہے

مقالہ ۲۹ نکاح کی اضافت کل بدن کے طرف کرنا شرط ہے یا بعض کے طرف جو کل بدن سے تعبیر ہوتا ہو۔

مقالہ ۳۰ اگر نصف عورت کے طرف اضافت کریگا تو اسمین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہے کہ نکاح جایز نہوگا۔ قاضی خان

باب ۲ بیان محرمات نکاح۔ یہہ چار قسم ہین

مقالہ ۳۱ قسم اول۔ ماں۔ دادی۔ پردادی۔ بہن۔ نانی۔ پرنانی اور پرنکاسے سوتیلی ماں

اور سوتیلی دادی - یا علاتی یا اخیافی ہون - پوتیان - بیٹیان - پہوپیان - خالین بھتیجیان
بھانجیان - اور پرپوتیان - اور پرنانیان - یہہ بوجہ نسب کے حرام ہین - درالمختار کتب فقہ

مقالہ ۳۲ قسم دوم - جو سسرال کی وجہ سے حرام ہین وہ چار ہین -
مقالہ ۳۳ خوشدامن اور اوسکے مان - اور پرنانی بی بی کے - (یعنے ربیبہ) جو پہلے خاوند
مقالہ ۳۴ سے ہون - جبکہ اس عورت سے دخول کیا ہو -
مقالہ ۳۵ اگر منکوحہ کو بغیر دخول کے طلاق دے تو اوسکی بیٹی سے نکاح جایز ہے - عالمگیری درالمختار
مقالہ ۳۶ متبنہ - بیٹے کی زوجہ سے بعد وفات یا طلاق کے نکاح کرنا جائز ہے - درالمختار
مقالہ ۳۷ حرمت مصاہرت کی نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے نہ نکاح فاسد سے - درالمختار
مقالہ ۳۸ جس عورت سے زنا کیا تو اوسکی مان اور دادی اور نانی اور پرنانی اور پرتک حرام
ہوجاتے ہین - فتح القدیر - درالمختار -
مقالہ ۳۹ زنا اور لمس بطریقہ شہوت منتشر ذکر ہوا ور نظر داخل فرج کی شہوت سے واجب کرتی ہے
حرمت مصاہرت کو - اور اسی پر فتوی ہے - عالمگیری -
مقالہ ۴۰ (حد شہوت کی مرد مین) جب منتشر ذکر ہو یا دیر تک انتشار رہے عورت اور مجنون مین
اشتہائے قلبی ہے گو لذت نہو بشرطیکہ انزال بھی نہو - یہہ ہی قول صحیح ہے - ہدایہ - در - عالم
مقالہ ۴۱ اگر انزال ہوگیا وقت لمس کے یا وقت نظر کے حرمت مصاہرت کی ثابت نہوگی
کیونکہ یہہ غیر داعی ہے طرف وطی کے - درالمختار
اگر مرد نے عورت کی دبر کو دیکھا تو حرمت مصاہرت ثابت نہوگی - درالمختار
مقالہ ۴۲ دبر کی وطی سے حرمت مصاہرت ثابت نہین ہوتی کیونکہ یہہ غیر محل ہے - عالم - درالمختار
مقالہ ۴۳ نو برس کی لڑکی محل شہوت ہے اس سے کم سن کی لڑکی مشتہات نہین ہوتی اسی پر

فتوی ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۴۴ اگر سات و آٹھ برس کی لڑکی ہے تو اس صورت مین فتوی دیا ہے کہ مشتہات نہین ہے۔ در

مقالہ ۴۵ اگر لڑکی بہت موٹی تازی ہو تو ایسی صورت مین سات آٹھ سال کی لڑکی مین بھی حرمت کا فتوی ہوگا۔ درالمختار۔

مقالہ ۴۶ حرام ہے نکاح ان عورتون سے جو عبادت کرین بت یا آفتاب یا نجوم یا عمدہ صورت کی اور عورتین فرقہ معطلہ اور زنادقہ و باطنیہ و اباحیہ و مجوسیہ اور مشرکہ یہہ سب مذہب باطل ہین۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ۴۷ اہل اسلام کو کتابیہ سے نکاح کرنا جائز ہے خواہ دارالحرب مین ہو یا دارالسلام مین۔ درالمختار

مقالہ ۴۸ مرتد عورت سے نکاح حرام ہے۔ درالمختار۔

مقالہ ۴۹ دو بہنون کا ایک نکاح مین جمع کرنا حرام ہے۔ صحیح البخاری و درالمختار۔

مقالہ ۵۰ خالہ اور بھانجی یا بھتیجی یا پھوپھی کا جمع کرنا ایک نکاح مین حرام ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۱ عدت والی عورت کی خالہ یا پھوپھی یا بھانجی یا بھتیجی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۲ حاملہ عورت کا نکاح جایز نہین کسی طرح کا کیون نہو۔ بخاری درالمختار و عالمگیری۔

مقالہ ۵۳ زانی مرد کو زانیہ عورت سے نکاح اور وطی حالت حمل مین جایز ہے بشرطیکہ یہہ حمل اس مرد کا نہ ہو۔ درالمختار۔

مقالہ ۵۴ نکاح تو حاملہ سے جائز ہے لیکن وطی حرام ہے جبتک وضع حمل نہو نزد یک امام صاحب و امام محمدؒ کے ایسے پر فتوی ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۵۵ جایز جمع کرنا ایک نکاح مین ہندہ کا اور اوسکے بیٹے کی جورو کا جو پہلے خاوند سے ہو بعد انتقال یا طلاق کے۔ درالمختار

مقالہ ۵۶ اگر دو بہنوں کا نکاح ایک ایجاب قبول سے ہو تو دونوں مین جدائی کیجائیگی۔ درالمختار

مقالہ ۵۷ اگر دو بہنون کا ایجاب قبول علیحدہ علیحدہ کیا ہے پہر ہوگیا تو جدائی کیجاویگی دونوں مین

اسواسطے کہ اول معلوم نہین اور یہہ جدائی طلاق ہوگی نہ وفسخ اگر دخلی نہین کی تو ہر ایک

مقالہ ۵۸ کو نصف مہر ملیگا بشرطیکہ مہر برابر ہو مقدار مین۔ اور اگر دونون کا مہر مختلف ہے تو پہر اگر

دونون کا مہر معلوم ہے کہ فلانی کا اتنا اور فلانی اتنا تو ہر ایک کو اسکی چوتہائی مہر

ملیگا اگر یہ معلوم ہو کہ ایک کے لئے ایک ہزار اور دوسرے کیلئے دو ہزار تو اس

صورت مین جو کمتر ہوگا اوسکا نصف ملیگا یعنے ایک ہزار کا نصف۔ درالمختار۔

مقالہ ۵۹ اگر دونون بہنون مین جدائی بعد دخول کے کی ہوگی تو مہر کامل واجب ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۶۰ اگر ایک سے دخول ہوگیا ہے اور دوسرے سے نہین تو مدخولہ کو کامل مہر ملیگا اور دوسری

کو نصف۔ درالمختار۔

کتنے عورتین نکاح مین جائز ہین

مقالہ ۶۱ صحیح ہے نکاح چار عورتون تک اور اسیطرح چار لونڈیون سے چار سے زیادہ سے

جائز نہین۔ درالمختار

مقالہ ۶۲ چار عورتون سے زیادہ کتنی ہی لونڈیان ہون جائز ہین بطریق ملک۔ درالمختار۔

مقالہ ۶۳ مرعورت کے اوپر لونڈی کا نکاح کرنا مکروہ ہے۔ درالمختار

احکام نکاح موقت اور متعہ اور معلق کے

مقالہ ۶۴ (باطل ہے نکاح موقت) نکاح موقت اسکو کہتے ہین کہ ایک مدت مقرر تک نکاح کرنا

اوسکو نکاح موقت کہتے ہین۔

مقالہ ۶۵ (فرق متعہ اور موقت مین) متعہ مین لفظ متعہ کہنا ضرور ہے اور موقت مین لفظ نکاح یا تزویج لازم ہے اور متعہ مین تعین مقدار مہر کی لازم ہے موقت مین نہین اور متعہ مین گواہ ہونا ضرور نہین۔ بخلاف موقت کے۔ عالمگیری و درالمختار۔

مقالہ ۶۶ اگر نکاح کیا عورت سے اس شرط پر کہ ایک ماہ کے بعد طلاق دے تو شرط باطل ہوگی اور نکاح صحیح ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۶۷ نکاح کا معلق کرنا شرط پر صحیح نہین۔ مثلاً۔ فاطمہ نے کہا مین نے تجھسے نکاح کیا اگر میرا باپ راضی ہوگا دوسرے نے قبول کیا تو نکاح منعقد نہوگا بوجہ معلق ہونیکے۔ عالم۔ در

احکام شرط و اضافت

مقالہ ۶۸ صحیح نہین ہے اضافت کرنا نکاح کے زمانہ آیندہ کے طرف۔ مثلاً تجھسے نکاح کرونگا کل یا پرسون تو یہہ صحیح نہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۶۹ (شرط فاسد) سے نکاح باطل نہوگا جیسا نکاح کرنا اس شرط پر کہ مہر نہ دونگا۔ تو اس صورت مین شرط باطل ہے اور نکاح صحیح۔ درالمختار

باب اولیا

مقالہ ۷۰ باب اولیاء کے بیان مین۔ اولیا جمع ولی کی ہے جو شرعاً دوسرے کے امور کا متولی ہو ولایت چار قسم پر ہے۔ قرابت۔ ولاء۔ امامت۔ ملک۔ بحرالرائق۔

مقالہ ۷۱ عورت کے واسطے ولی سب سے اقرب اوسکا بیٹا ہے۔ پھر پوتا۔ پھر اسی طرح

نیچے درجہ تک پھر باپ[۳] پھر دادا[۴] پھر پردادا اوپر کے درجہ تک پھر حقیقی بھائی[۵] پھر علاتی بھائی[۶] پھر حقیقی بھائی کا بیٹا[۷] پھر علاتی بھائی کا بیٹا[۸] اگرچہ نیچے درجہ میں ہو پھر عورت کا حقیقی چچا[۹] پھر علاتی چچا[۱۰] پھر حقیقی چچا[۱۱] کا بیٹا[۱۲] پھر علاتی چچا[۱۳] کا بیٹا[۱۴] اگرچہ نیچے تک ہو پھر باپ کا حقیقی چچا[۱۵] پھر باپ کا علاتی چچا[۱۶] پھر ان دونوں کی اولاد اسی ترتیب سے پھر اوس کے دادا کا حقیقی چچا[۱۷] پھر دادا کا علاتی چچا[۱۸] پھر ان دونوں کی اولاد اسی ترتیب سے پھر دو مرد جو عورت کا سب سے بعید عصبہ[۱۹] ہو۔ عالمگیری۔

مقالہ ۲ لڑکا نابالغ اور دیوانہ اور بے ہوش اور وصی خارج از ولایت ہیں بنا بر مذہب صحیح کے عالم ولایت کہتے ہیں غیر پر اوسکا قول نافذ ہو جانے کو

مقالہ ۳ ثبوت ولایت کا چار سبب سے ہوتا ہے اول[۱] قرابت سے جیسے بیٹے کا باپ نکاح کردے دوسرے[۲] ملک سے جیسے لونڈی کا یا غلام کا مالک نکاح کردے تیسرے[۳] ولایت آزاد کرنے کی جیسے نکاح آزاد کا سید کردے چوتھے[۴] امامت جیسے نکاح لاوارث کا بادشاہ یا قاضی کردے۔ بحر الرائق۔

مقالہ ۴ فسق ولی کا ولایت کو قطع نہیں کرتا۔ قاضی خان

ولی نکاح کو فسخ کر سکتا ہے یا نہ

مقالہ ۶ اگر عورت غیر کفو میں بغیر رضامندی ولی کے نکاح کرلے تو اصلا جائز نہ ہوگا ایسے پر فتوی ہے۔ عالمگیری۔ درالمختار۔

مقالہ ۷ عدم جواز کا فتوی سبب فساد زمانہ کے دیا ہے اسواسطے نہ ہر مکلفہ صاحب شرم و حیا ہے نہ عزت کا خیال ہے نہ ہر ولی کو نالش کا سلیقہ ہے۔ درالمختار

مقالہ ۷۸ فتوی امام صاحب کے قول پر ہے یعنے جب مکلفہ نے غیر کفو مین نکاح کرلیا بدون رضی ولی کے تو جائز ہے باکرہ ہو یا ثیبہ تو اس صورت سے معلوم ہوا کہ اس مسئلہ مین فتوی فمختار ہے یہان مفتی کو ضرور یاد رکھنا چاہئے کہ فتوی غور سے دے۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ۷۹ ایک ولی کے رضامندی کافی ہے دوسرا کا تعرض قابل حجت نہوگا یعنے دوسرا کو حق فسخ نکاح کا نہین ہے بشرطیکہ ولایت مین برابر ہون۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ۸۰ اگر بھائی نے نکاح کرایا بدون باپ کے تو باپ نکاح کو فسخ کرسکتا ہے۔

مقالہ ۸۱ اگر عورت کا ولی کوئی نہین تو وہ بذاتہا ولی ہے عقد صحیح و نافذ ہوگا اتفاقاً۔ درالمختار

مقالہ ۸۲ اگر عورت نے بذات خود غیر کفو مین نکاح کرلیا تو صحیح نہین ایسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۸۳ اگر عورت نے بذات خود کفو مین نکاح کرلیا تو جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ۸۴ اس زمانہ مین تینون علما کا اتفاق ہے یعنے امام صاحب اور امام محمد اور امام ابو یوسف رح کفو اور غیر کفو مین نکاح صحیح اور نافذ رہیگا۔ فتح القدیر۔

مقالہ ۸۵ اہل اسلام سنت جماعت ایک کفو ہین بقولہ تعالی انما المومنون اخوۃ

ولی کو حق جبر ہے یا نہ

مقالہ ۸۶ ولی کو جائز نہین کہ باکرہ کو مجبور کرے نکاح پر اسواسطے کہ سن بلوغ حق جبر کو قطع کردیتا ہے۔ درو فتح

بیان استیذان عورت

مقالہ ۸۷ سکوت اور ضحک اور تبسم اور بکا اذن ہے۔ درالمختار

مقالہ ۸۸ جب اولیا کثیر ہون تو اوس صورت مین سکوت اذن نہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۸۹ اگر ولی نے عورت کا نکاح کردیا بعد اسکی عورت کو خبر پہونچے سنکر سکوت کیا تو یہ سکوت اذن ہوگا بشرطیکہ ولی واحد ہے۔

مقالہ ۹۰ اگر اولیا کثیر ہین تو صورت مذکور مین سب کی رضامندی ضرور ہے۔

مقالہ ۹۱ اگر شوہر کے مرنیکے بعد بالغہ کو خبر پہونچے تو اوسوقت سکوت اجازت ہوگا اسواسطے اگر نکاح خود باطل ہوگیا ہے

مقالہ ۹۲ اگر عورت نے دعوی کیا کہ میرے باپ نے میرا نکاح کردیا ہے میرے اذن سے اور شوہر کے وارث انکار کرتے ہین تو عورت ہی کا قول معتبر ہوگا۔ درالمختار۔

مقالہ ۹۳ اگر عورت نے دعوی کیا کہ میرے باپ نے بدون میرے اذن کے نکاح کردیا ہے جب مجھکو خبر پہونچے تو مین راضی ہوگئی اس صورت مین شوہر کے وارث کا قول معتبر ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۹۴ نکاح مین معرفت زوج کی ضرورہے تاکہ عورت اور وکیل دونون اوسکو جان لین

مقالہ ۹۵ مبارکبادی کو قبول کرنا اور ہنسنا اور مثل ان افعالون کے دلیل رضامندی کی ہین۔ درالمختار وغیرہ۔

ازالۂ بکارت

مقالہ ۹۶ ازالۂ بکارت بسبب کسی حادثہ کے خارج حکم بکر نہین۔

مقالہ ۹۷ جس عورت کا بکر بوجہ کود نے یا زخم یا حیض جاری ہونے سے یا زیادہ عمر ہونیسے زائل ہوجاوے تو وہ عورت حقیقۃً باکرہ ہے اور جو بکر زنا سے زائل ہو وہ حکماً باکرہ ہے۔ درالمختار

مقالہ ۹۸ باکرہ حقیقی ہو یا حکمی ہو اوسکا سکوت اذن ہے نطق کچھ شرط نہین۔ درالمختار

مقالہ ۹۹ جس عورت کو زنا سے حد ماری گئی تو باکرہ نہین - درالمختار

صغرسنی مین ولی کا نکاح کردینا

مقالہ ۱۰۰ اگر باپ نے نابالغ جانکر نکاح کردیا اور لڑکی نے کہا مین تو بالغ ہون نکاح صحیح ہے حالانکہ وہ قریب بلوغ کے ہے اس صورت مین اگر باپ یا زوج نے کہا کہ یہ صغیرہ ہے تو قول عورت کا ہی معتبر ہوگا - درالمختار

مقالہ ۱۰۱ اگر صورت مذکور مین زوج اور صغیرہ مین اختلاف واقع ہو تو صغیرہ کا قول معتبر ہوگا

مقالہ ۱۰۲ اگر باپ نے بیٹی کا نکاح ایک فاسق معروف سے کردیا تو نکاح صحیح نہوگا اسی پر امام صاحب اور صاحبین کا اتفاق ہے - درالمختار

باب الرضاع

مقالہ ۱۰۳ رضاعت دودہ دینے کو کہتے ہین اگر کسی عورت نے دودہ پلایا تو یہ عورت مرضعہ ہے اور بچہ رضیع ہے اور مرضعہ اس رضیع پر قطعاً حرام ہوجاتی ہے اسکے ساتھ نکاح کرنا قطعاً حرام ہے جیسے اپنی ماں سے جسکے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور رضاعت سے حرمت اسیطرح ہوجاتی ہے جیسے نسب سے - ایضا

مقالہ ۱۰۴ رضاعت شرع مین چھاتی سے چوسنے کو کہتے ہین خواہ وہ عورت حرہ ہو یا لونڈی - درمختار

مقالہ ۱۰۵ مراد رضاع سے حلق مین ڈالنا وقت مخصوص مین ہے - درالمختار

مقالہ ۱۰۶ مدت رضاع کی امام اعظم صاحب کے نزدیک اڑھائی برس ہین اور صاحبین کے نزدیک دو برس ہین صاحبین کا مذہب صحیح ہے دلیل صاحبین کی قال اللہ تعالیٰ

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۱۰۷ دودہ رضاعت کی مدت مین قلیل اور کثیر برابر ہے جبکہ حلق مین پہونچ چکا ہو۔ ہدایہ

مقالہ ۱۰۸ اگر عورت کا دودہ اور پانی ملا کر دیا جو غالب ہوگا اوسیکا اعتبار ہوگا اور یہی حکم طعام کا بھی ہے۔ درالختار و ہدایہ

مقالہ ۱۰۹ اگر کوار ی عورت کو دودہ اتر آیا تو اس سے بھی حرمت رضاع ثابت ہوگی۔ ہدایہ

مقالہ ۱۱۰ بعد گذر جانے مدت رضاع کے یعنے بعد دو سال کے دودہ کے پینے سے حرمت ثابت نہوگی اسواسطے کہ یہ طفل مستغنی ہے دودہ سے جب دو سال پورے ہوگئے تو حق رضاع باقی نرہا اسی پر فتوی ہے۔ درالختار و عالمگیری

مقالہ ۱۱۱ حق رضاع مرد کے طرف منسوب ہوتا ہے جب عورت نے لڑکی کو دودہ پلایا تو وہ لڑکی اوسکے زوج پر حرام ہوگی یہہ لڑکی اوسکی رضاعی بنت ہوگی۔ درالختار

مقالہ ۱۱۲ جب ایک لڑکی اور ایک لڑکے نے ایک پستان سے دودہ پیا تو ان دونون کا نکاح آپسمین حرام ہوگیا وہ حقیقت مین بہن بہائی ہین۔ درالختار

مقالہ ۱۱۳ رضیع پر خواہ لڑکا ہو یا لڑکی اوسکی رضاعی مان اور باپ اور ان مان باپ کے اصول وفروع نسبی و رضاعی دونون طرح کے سب حرام ہوجاتے ہین۔ عالمگیری

باب الاکفاء کے بیان مین اکفاء جمع کفو کی ہے بمعنی ہمسر کے

مقالہ ۱۱۴ کفو کے معنون مین ثابت ہے۔ اول نسب مین۔ دوم اسلام ابا مین۔ سوم حریت مین۔ چہارم مال مین۔ پنجم دین مین۔ ششم حرفہ مین۔

مقالہ ۱۱۵ قریش سب ایک کفو ہین۔ مہاجر اور انصار ایک کفو ہین صحیح تو یہی کہ سوائے

۱۱۶ قریش کے تمام عرب باہم کفو ہین۔ عالمگیری

۱۱۷ مقالہ عرب کفو ہین بعض اونکا بعض کے مہاجر اور انصار سب برابر ہین یہی مذہب صحیح ہے۔ درمختار

۱۱۸ مقالہ کل عرب ایک کفو ہین تفاضل کو اعتبار نہین۔ درمختار

۱۱۹ مقالہ کفو کا اعتبار مرد کے جانب سے ہے نہ عورت کے امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک یہی مذہب صحیح ہے۔ درمختار

۱۲۰ مقالہ جب عورت نے بذات خود کسی مرد سے نکاح کرلیا تو ولی کو اختیار تفریق باقی ہے بشرطیکہ شوہر شرافت مین کم ہو۔ درمختار

۱۲۱ مقالہ جبکہ عورت نے بذات خود غیر کفو مین اپنے برابر سے یا زیادہ تر سے نکاح کرلیا تو ولی کو حق تفریق باقی نہین ہے۔ درمختار

۱۲۲ مقالہ {دوم اسلام} اباہین جو شخص خود مسلمان ہوا ہو وہ ایسے شخص کا کفو ہوگا جسکا ایک باپ ہی مسلمان ہوا ہے قاضیخان

۱۲۳ مقالہ جسکا باپ مسلمان ہو ایسے کا کفو ہوگا جسکے دو یا زیادہ باپ مسلمان گذرے ہون۔ عالمگیری

۱۲۴ مقالہ {سوم حریت} جسکا باپ آزاد ہوا ہو وہ اصلی آزادہ عورت کا کفو نہین ہے۔ قاضیخان

۱۲۵ مقالہ {چہارم مال} جو شخص مہر اور نفقہ دونون کا یا ایک کا مالک نہین ہے وہ کفو ہوگا۔ ہدایہ

۱۲۶ مقالہ جو مرد مہر اور نفقہ کا مالک ہے وہ عورت کا کفو ہوگا اگرچہ یہ عورت مال کثیر رکھتے ہو اور یہی مذہب صحیح ہے۔ عالمگیری

۱۲۷ مقالہ نفقہ مین ایک سال کا روزینہ معتبر ہے۔ ایضاً

۱۲۸ مقالہ ایک روایت مین ایک مہینے کا روزینہ معتبر ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایضاً

۱۲۹ مقالہ اہل حرفہ کے حق مین اگر مہر دینے پر قادر ہو اور ہر روز اتنا قدر کماتا ہے کہ عورت کے نفقہ کے واسطے کفایت کرتا ہے تو اوسکا کفو ہوگا اور یہی صحیح ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۱۲۹ (پنجم دینداری) دیانت مین کفات معتبر ہین اور یہ امام اعظم صاحب اور امام ابو یوسف کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۱۳۰ مرد فاسق عورت صالحہ کا کفو نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۱ امام اعظم صاحب کا صحیح مذہب یہ ہے کہ پرہیزگاری کی راہ سے کفات کا اعتبار نہین ہے

مقالہ ۱۳۲ ایک مرد نے اپنی لڑکی کا نیک گمان کرکے نکاح کردیا پھر بانے اوسکو دائمی شراب خوار پایا اور گھر والے اوس کے پرہیزگار ہین تو نکاح باطل ہوجائے گا بالاتفاق۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۳ [حرفہ مین] امام اعظم صاحب کے ظاہر الروایت کے موافق حرفہ مین کفار کا اعتبار نہین

مقالہ ۱۳۴ دباغ۔ حجام عطار کفو نہوگا یہی صحیح مذہب ہے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۱۳۵ نسب کا اعتبار فقط عرب مین معتبر ہے عجمون نے اپنے نسبون کو ضائع کردیا ہے عجم مین فقط حریت اور اسلام کو اعتبار ہے بدلیل قوی الٰہی کے انما المومنون اخوۃ کچھ شک نہین کہ اہل اسلام سب بھائی برادر ہین عجم مین صرف اسلام کافی ہے اسلام کل امراض کے واسطے تریاق ہے۔

مقالہ ۱۳۶ کفو کا اعتبار ابتدا مین مین ہے اگر بعد کو مرد عورت سے کمتر ہوگیا تو ولی کو حق اعتراض نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۳۷ نکاح بدون کفو کے بھی صحیح ہے لیکن ولی کو حق اعتراض باقی ہے۔ درالمختار

باب المہر۔ ادنی مقدار مہر کے بیانمین

مقالہ ۱۳۸ کم سے کم مقدار مہر دس درم ہے خواہ سکہ ہون یا خالی چاندی ہو تو بھی جائز ہے۔ عالمگیری

۱۳۹ مقالہ سوائے درم کے جو چیز ہے وہ وقت عقد کے جو اوسکی قیمت ہے اوس کے حساب سے
درمون کے قایم مقام رکھے جائینگے یہ ظاہر الروایت کے موافق ہے۔ درالمختار

۱۴۰ مقالہ کپڑا یا کیلی یا وزنی چیز پر نکاح کیا اور اوس چیز کی قیمت وقت عقد کے دس درم ہے
تو نکاح جائز ہوگا۔ درالمختار

۱۴۱ مقالہ نکاح صحیح ہے بدون ذکر مہر کے کیونکہ نکاح ایک ربط ایجاب قبول کا نام ہے

۱۴۲ مقالہ اگر نکاح کردیا غلے پر یا کپڑے پر بالعوض مہر کے یا مکان پر یا جانور پر وغیر ذلک پس اس
صورت مین قیمت شرط ہے کمتر درجہ قیمت دس درم ہین مگر قیمت اسی وقت کی
مراد ہوگی۔ ہدایہ و درالمختار

۱۴۳ مقالہ اگر مہر باندھنے کے وقت تعریف اور جنس نہ بیان کی اشیا مذکورہ کی تو اس صورت
مین صحیح نہوگا بسبب کثرت جہالت کے کیونکہ اوسمین امتیاز نہین ہوسکتی لہذا
ان صورتون مین مہر مثل قرار دیا جائیگا۔ درالمختار

۱۴۴ مقالہ اگر اشیا مذکورہ مین وقت ادائی کے اول سے قیمت کم یا زیادہ ہوگی تو مہر باندھنے
کے وقت سے قیمت کا اعتبار ہوگا۔ درالمختار

۱۴۵ مقالہ جو چیز مال متقوم ہے وہ مہر بھی ہوسکتی ہے۔ ایضاً

۱۴۶ مقالہ بہتر مہر وہ ہے جو قبل دخول کے ادا کیا جاوے۔ درالمختار

۱۴۷ مقالہ اگر مرد نے اپنے غلام یا باندی کی خدمت پر نکاح کیا تو صحیح ہے۔ عالمگیری

۱۴۸ مقالہ اگر طلاق دے قبل دخول یا خلوت صحیحہ کے تو نصف مہر مسما واجب ہوگا۔ درالمختار

۱۴۹ مقالہ اگر نکاح کیا بدون تقرر مہر کے تو مہر مثل لازم ہوگا۔ درالمختار

۱۵۰ مقالہ اگر نکاح بدون تقرر مہر کے ہوا ہے بعد کو شوہر مر گیا تو مہر مثل لازم دینا ہوگا گو دخول

کیا ہو یا نہ بشرطیکہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۱ اگر نکاح کیا ایسی چیز پر جو فی الحال معدوم ہے تو مہر مثل ملیگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۲ اگر نکاح کے وقت بعوض مہر کے تعلیم قرآن کو کر دیا تو مہر مثل لازم ہوگا کیونکہ فقہا کے نزدیک تعلیم قرآن جائز نہیں ہے، اسواسطے مہر مثل واجب ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۳ اگر وقت نکاح کے تعلیم قرآن کو مہر کر دیا تو جائز ہوگا اسواسطے کہ متاخرین کا اسی پر فتوی ہے کہ تعلیم قرآن اور تعلیم فقہ کی اجرت لینا جائز ہے پھر جب اجرت لینا جائز ہوا تو مہر ہونا بھی جائز ہے اسواسطے کہ جس چیز کی اجرت لینا جائز ہے اوسکا مہر ہونا بھی جائز ہے فتح القدیر مین تعلیم قرآن کا مہر ہونا صحیح کہا ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۱۵۴ اگر مہر مسمی مال متقوم نہین تو اس صورت مین تو مہر مثل واجب ہوگا جیسے شراب یا سور یا اشارہ غلام کے طرف کیا وہ حر نکلا۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۵ اگر مسلمان مرد نے مسلمان عورت سے مردار یا خون یا خنزیر یا سور پر نکاح کیا تو تسمیہ صحیح نہین

مقالہ ۱۵۶ اگر مہر مسمی دس درم ہے یا زیادہ ہے تو عورت کو یہی ملیگا۔

مقالہ ۱۵۷ اگر تسمیہ مہر فاسد ہی ہے تو مہر مثل واجب ہوگا۔

مقالہ ۱۵۸ اگر مہر مسمی دس درم سے کم ہے تو دس درم کامل ملینگے اصحابثلاثہ کے نزدیک۔ عالمگیری

فصل نکاح شغار مین

مقالہ ۱۵۹ معنی شغار زید نے اپنی بہن کا عمر سے نکاح کر دیا اس شرط پر کہ عمر اپنی بہن کا نکاح زید سے کر دے بغیر مہر کے نکاح مقابل نکاح کے ہو گیا اور دونون مہر سے محروم ہین۔ عالمگیری و درالمختار

۱۶۰ مقالہ دونون عورتون کو اوسکا مہر مثل ملیگا۔ عالمگیری

۱۶۱ مقالہ تین باتون سے مہر موکد ہوجاتا ہے ایک دخول دوم خلوت صحیح۔ سوم زوجہ یا زوج کے مرنے سے۔ عالمگیری و در المختار

فصل متعہ کے بیان مین

۱۶۲ مقالہ اگر دخول یا خلوت صحیح سے پہلے طلاق دے تو عورت کو متعہ ملیگا۔ عالمگیری

۱۶۳ مقالہ متعہ جب واجب ہوتا کہ شوہر کی طرف فرقت پائی جاوے مثلاً طلاق دیدے یا ایلا کرکے الگ کیا یا لعان کیا یا مجبوب نکلا یا عنین ظاہر ہوا یا مرتد ہوگیا۔ ایضاً

۱۶۴ مقالہ اگر عورت کے طرف سے فرقت پیدا ہو تو واجب نہوگا مثلاً عورت اسلام سے منکر ہوگئی یا شوہر کے بیٹے سے بوسہ لیا اور مثل اسکے۔ ایضاً

۱۶۵ مقالہ اگر طلاق قبل دخول کے واقع ہو تو فقط متعہ واجب ہوگا۔ ایضاً

۱۶۶ مقالہ واضح ہو کہ یہان متعہ سے مراد متعہ شیعہ کا نہین ہے بلکہ جسکا ذکر قرآن مین فرمایا ہے یعنے تین کپڑے مین قمیص اور چادر اور پاجامہ اور یہ کپڑے اوسط ہون گے نہ بہت بڑہ کے نہ بہت گھٹ کے۔ محیط

۱۶۷ مقالہ اگر اوسط درجہ کا آدمی ہے اوسکو قطن کے کپڑے دینا چاہئے اگر مرفع الحال ہے تو اوسکو ریشمی کپڑے دینا چاہئے اور یہی صحیح ہے مرد کے حال کا اعتبار کیا جائیگا۔ ہدایہ

۱۶۸ مقالہ بعض نے فرمایا ہے کہ دونون کے حال کا اعتبار کیا جائیگا بعض نے اس کو صحیح کہا اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

فصل مانع خلوت صحیح کے بیان مین

مقالہ ۱۶۹ دونون مین سے ایک حج فرض یا نفل کے احرام مین ہے یا روزہ فرض یا نماز فرض مین ہے یا حیض یا نفاس یا دونون کے ساتھہ وہان پر کوئی شخص سویا ہوا ہو یا دونون مین سے کسی کو مرض لاحق ہوگیا یا مرد کے ساتھہ دوسری جورو ہو یا دونون کے ساتھہ گہٹا کٹا ہو یا مسجد ہو یا حمام ہو تو خلوت صحیح نہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۷۰ اگر دونون کے ساتھہ عورت کی لونڈی ہو تو اسمین اختلاف ہے اور فتوی اسپر ہے کہ خلوت صحیح نہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۷۱ اگر چہار دیواری کے جسمین ایسا دروازہ نہین کہ جو بند کر دیا جاوے تو وہان خلوت صحیح نہوگی اگر دروازہ ہو اور بند کر دیا جائے تو خلوت صحیح ہوگی۔ عالمگیری

فصل مہر مقرر کرنے کے بیان مین

مقالہ ۱۷۲ عورت کو اختیار ہے شوہر کو مہر ہبہ کر دے قبل دخول ہو یا بعد دخول اور عورت کے اولیاء کو کوئی اعتراض کا حق نہین ہے۔ شرح طحاوی

مقالہ ۱۷۳ اگر عورت نے کسی شرط پر مہر ہبہ کیا پس اگر شرط پائی گئی تو جائز ہے اور اگر شرط نہ پائی گئی تو مہر جیسا تھا ویسا ہی عود کرے گا۔ عالمگیری

فصل جب فریقین مین مہر کا اختلاف واقع ہو

مقالہ ۱۷۴ اگر وقت نکاح کے زوج اور زوجہ مین اختلاف مقدار مہر مین واقع ہو تو مہر مثل لازم ہوگا۔

مقالہ ۱۷۵ اگر دونون مین کسی کی شاہد ہون تو اوسکا قول بدین طور کہ دعوی پر قسم کہالے قبول ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۷۶ اگر دونون کے پاس گواہ نہون تو پہلے دونون سے باہمی قسم لیجائیگی پھر اگر دونون نکہل گئے تو امام اعظم صاحب اور امام محمد کے نزدیک مہر مثل کا حکم قرار دیا جائیگا

اور یہی صحیح ہے۔ محیط

فصل جہیز کے بیان مین

مقالہ ۱۷۷ اگر اپنی دختر کو جہیز دیکر اوسکے سپرد کر دیا تو پہر استحساناً باپ کو یہ اختیار نہین ہے کہ اوس سے واپس لیوے اور اسی پر فتوی ہے۔

مقالہ ۱۷۸ اگر دولہن والون نے سپرد کرنیکے وقت کچہہ لیا تو شوہر کو اختیار ہوگا کہ یہ واپس کرلے اسواسطے کہ رشوت ہے۔ بحر الرائق۔

مقالہ ۱۷۹ اگر لڑکی کو جہیز دیکر رخصت کیا پہر دعوی کیا کہ جو کچہہ مین نے اوسکو دیا تھا وہ بطور عاریت تھا اور لڑکی نے کہا کہ یہ میری ملک ہے کہ تو نے مجہکو جہیز مین دیا تھا تو باپکا قول قبول نہوگا

مقالہ ۱۸۰ اگر رواج مشترک ہو کبھی جہیز ہوتا ہے اور کبھی عاریت تو باپ کا قول قبول نہوگا بعض فقہا نے اسی تفصیل کو فتوی کے لئے مختار کہا ہے۔ نہر الفائق۔

مقالہ ۱۸۱ صغیرہ نے اپنے مان اور باپ و مال ذاتی سے کوشش کرکے جہیز تیار کیا یہانتک کہ وہ بالغ ہوگئی پہر اوسکی مان مرگئی اور باپ نے سبب جہیز اوسکے سپرد کر دیا تو ورثا مستحق حصے کے نہونگے۔ عالم۔

مقالہ ۱۸۲ ایک شخص نے اپنی لڑکی کے واسطے جہیز تیار کیا اور سپرد کرنے سے پہلے مرگیا پہر باقی وارثون نے اپنے اپنے حصے کا دعوی کیا اگر تجہیز کے وقت لڑکی بالغہ ہو تو باقی وارثون کو حصہ ملیگا یہی صحیح ہے اسوجہ سے کہ بلوغ کے وقت اوسکا قبضہ نہ تھا۔

مقالہ ۱۸۳ اگر صغیرہ ہو تو باقی وارثون کو کچہہ حصہ نہ ملے گا اسواسطے کہ صغیرہ کا قبضہ وہی اوس کے باپ کا قبضہ ہے۔ عالمگیری

باب الطلاق

مقالہ ۱۸۴ طلاق عرف شرع مین رفع قید کو کہتے ہین اور مراد اس قید سے نکاح ہے اور جو نکاح مین ثابت ہین چنانچہ وطی اور حل نظر اور تملیک تمتع وغیر ذلک خواہ یہ قید فی الحال ہو جیسے طلاق بائن سے اور جیسے طلاق رجعی سے بعد گذرنے عدت کے اسواسطے کہ زوج کو عدت کے اندر رجعت کا اختیار ہے - عالم -

مقالہ ۱۸۵ اور اگر زوج عدت مین مرجائے تو زوجہ مطلقہ اوسکی وارث ہوگی -

فائدہ عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغضوب تر خدا کے نزدیک امور حلال مین سے طلاق ہے - ابن ماجہ

مقالہ ۱۸۶ طلاق کے تین قسمین ہین - حسن - احسن - بدعی -

مقالہ ۱۸۷ حسن وہ طلاق ہے جو حالت طہر مین واقع ہو اور دخول بھی نکیا ہو پھر دوسری طلاق بھی طہر ثانی مین پھر تیسری طلاق طہر ثالث مین واقع ہو الحاصل تین طلاقین تین طہرین مین واقع ہون بغیر دخول کے - کذا فی المحیط -

مقالہ ۱۸۸ احسن وہ طلاق ہے کہ ایک طلاق دے رجعی طہر مین اور جماع بھی نہین کیا اوس طہر مین چھوڑ دیا جہانتک کہ عدت پوری ہوگی یا حاملہ تھی تو وضع حمل سے اوسنے فراغت پالی

مقالہ ۱۸۹ فائدہ - طلاق سنون وہ طلاق ہے کہ طلاق بھی حالت طہر مین ہو اور صحبت بھی نکرے حالت عدت مین - عالمگیری -

مقالہ ۱۹۰ طلاق بدعی دو قسم ہے ایک باعتبار عدد کے ہے تین طلاق دیا ایکبار ایک لفظ سے یا تین طلاق ایک آن مین دین یا دو لفظون مین حالت حیض مین طلاق واقع ہوگی

اور زوج گنہگار رہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۹۱ ثانی باعتبار وقت کے ہے مدخولہ بہا کو طلاق دے حالت حیض مین یا طہر مین مگر دخول کر لیا اوس طہر مین نفس طلاق تو واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۱۹۲ اگر مدخولہ نہین ہے تو طہر اور حیض دونو برابر ہین یعنے حیض نہین آتا بسبب کم سنی یا کبر سنی کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۹۳ ابن عمر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن عمر نے پوچھا یا رسول اللہ اگر تین طلاق ایکبار دے تو کیا فرمایا تو نے نافرمانی کی رب اپنے کی اور تیری عورت تجھسے جدا ہوگئی۔ فقہا نے بدعت سے مراد حرام لیا کذا فی درالمختار۔

مقالہ ۱۹۴ الفاظ طلاق کے بھی تین ہین ایک صریح۔ دوسرے ملحق۔ تیسرے کنایہ۔

مقالہ ۱۹۵ طلاق صریح وہ ہے جو طلاق کے سوا اور معنون مین مستعمل نہوا اور نیت کی محتاج نہو جیسے لفظ طلاق اور طالق اور تطلیق اور مطلقہ کہ ان الفاظ سے طلاق پڑجاتی ہے خواہ نیت طلاق کی کرے یا نکرے لیکن وقوع طلاق مین عورت کا خطاب شرط ہے

مقالہ ۱۹۶ اور اگر عورت نے مرد سے طلاق چاہے ہو اور مرد نے طالق طالق طالق یا یون کہا کہ طلاق طلاق طلاق تو طلاق نہ واقع ہوگی اسواسطے ان الفاظون مین خطاب عورت کے طرف نہین۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ۱۹۷ کنایہ ہے طلاق رجعی ہوتی ہے جیسے ایکبار یا دوبار طلاق دینا۔ ایضاً

مقالہ ۱۹۸ اور کنایہ بائن ہوتی ہے جیسے تین بار طلاق دینا اور ملحق بصریح جیسے لفظ حرام اور تحریم کا کہ اوسمین بھی نیت کی حاجت نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۹۹ اور کنایہ وہ ہی جس طلاق اور غیر طلاق دونوں پر محتمل ہو اسمین بدون نیت کے طلاق نہین پڑتی

مقالہ ۲۰۰ محل طلاق کا منکوحہ عورت ہے لونڈی محل طلاق مین داخل نہین ہولا کیلئے۔

مقالہ ۲۰۱ مجنون اور نابالغ اور سوتے کی طلاق نہین واقع ہوتی۔ درالمختار

رکن طلاق

مقالہ ۲۰۲ طلاق کا لفظ مخصوص ہے جو خالی ہو استثنا سے اگر انشاء اللہ کو لفظ طلاق مین شامل یا متصل کر دیا تو طلاق نہ واقع ہوگی اسواسطے کہ لفظ مخصوص استثنا سے خالی نہین ہے

مقالہ ۲۰۳ جائز ہے طلاق دینا حیض اور طہر مین قبل دخول کے۔ ہدایہ

مقالہ ۲۰۴ اگر عورت کم سن ہے یا بہت بڈھی ہے بسبب کبر سنی کے زوج نے ارادہ کیا طلاق کا سنت طلاق یہہ ہے کہ جب ایکماہ گذرے طلاق دے پھر دوسرا ماہ گذرے طلاق دے پھر تیسرا ماہ گذرے طلاق دے۔ یعنے ایکماہ کے فصل سے طلاق واقع ہو تاکہ شمار حیض و طہر برابر ہو جاوے۔ عالم۔ و درالمختار۔

مقالہ ۲۰۵ جائز ہے طلاق حاملہ کی عقب جماع کے۔ ایضاً

مقالہ ۲۰۶ اگر طلاق دے مرد حالت حیض مین واقع ہوگی لیکن سنت یہہ ہے جب حیض سے فارغ ہو طلاق دے پھر حیض سے فارغ ہو طلاق دے پھر حیض سے فارغ ہو طلاق دے تینون طلاقین طہر مین واقع ہون۔ عالمگیری و درالمختار و ہدایہ

فصل صریح طلاق کے بیان مین

مقالہ ۲۰۷ طلاق صریح وہ ہے جو مستعمل ہو مگر اوسمین اگرچہ فارسی زبان مین ہو یا غیر اس کے

اور کوئی زبان ہو جو خاص اوسمین مستعمل ہون صریح اونکے صریح مین استعمال کرتے ہون اور کنایات اونکے کنایات مین استعمال کرتے ہون جیسے عربی مین صریح اور کنایہ ہے علیہ الفتوی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۰۸ یعنے ایسے الفاظ ہون کہ سوا طلاق کے غیر معنی مین مستعمل نہو وہ صریح ہے چنانچہ عربی مین طَلَّقْتُكِ بہ تشدید لام طلاق صریح ہے یعنے مین نے تجھکو طلاق دی اور اَنْتِ اور مطلقہ یہہ الفاظ بھی تشدید لام صریح ہین اور بتخفیف لام صریح نہین۔ عالم

مقالہ ۲۰۹ طلاق مین شرط ہے کہ وہ عورت مقصود بالخطاب ہو تب طلاق واقع ہوگی اگر مقصود بالخطاب وہ عورت نہین جیسے مسایل طلاق کو مرد نے عورت کے سامنے لکھہ رکھا بطر تفہیم اور مثال کے طور پر تو طلاق نہ واقع ہوگی نہ قضاً نہ دیانتاً۔ کذا فی حاشیۃ الطحطاوی

مقالہ ۲۱۰ ایک طلاق رجعی واقع ہوگی ان الفاظ مذکورہ سے جو ان الفاظ صریح کے معنی رکھتے ہون جیسے مین نے تیری طلاق چاہی اور مین راضی ہون تیری طلاق سے۔ درالمختار

مقالہ ۲۱۱ جب الفاظ صریح کو مخاطب کہے گا خواہ عالم ہو یا جاہل طلاق واقع ہوگی بدون نیت کے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۲۱۲ اگر مرد نے کہا مین نے مقصود طلاق سے طلاق نہین کی بلکہ عورت کے ڈرانیکے واسطے تو ظاہر مین اوسکی تصدیق نکیجاویگی۔ ایضاً

فصل تشبیہ الطلاق کے بیان مین

مقالہ ۲۱۳ اگر تین انگلیون سے اشارہ کیا تو تین طلاق واقع ہونگی اوسمین معتبر وہ انگلیان

ہونگی جو کہلی ہین اور جو بند ہین وہ معتبر نہونگی۔ قاضیخان و محیط و درالمختار

مقالہ ۲۱۷ اگر عورت کو کہا تو مطلقہ ہے مثل عدد اس چیز کے حالانکہ ایسی چیز کا نام لیا جسکا عدد نہین جیسے شمس و قمر تو امام صاحب کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۱۹ اگر طلاق کی اضافت ایسے عدد کے طرف کی جسکا ہونا معلوم ہے یا اوسکا ہونا یا نہونا مجہول ہے تو ایک طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۱۶ اگر کہا مرد نے تو مطلقہ ہے مانند ہزار کے یا مثل اسکے یعنے ہزار کے اگر تین طلاق کی نیت کی تو بالاجماع تین طلاقین واقع ہونگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۱۸ اگر ایک کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی تو امام صاحب اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۱۸ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے بایک طلاق مثل ہزار کے ہے تو بالاتفاق سب کے نزدیک ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۱۹ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے مثل تین کے اگر تین طلاق کی نیت کی ہے تو تین طلاقین بائن واقع ہونگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۲۰ اگر بعد دخول کے ایک طلاق دی اور کہا کہ مین نے اس طلاق کو بائن قرار دیا ہے یا تین تو صحیح یہی ہے کہ بائن ہوگی یا تین۔ عالمگیری

فصل غیر مدخولہ کے بیان مین

مقالہ ۲۲۱ اگر قبل دخول کے تین طلاق دین تو تینون واقع ہونگی اگر تین متفرق ہین تو پہلے طلاق بائن ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۲۲ اگر مرد نے کہا عورت غیر مدخولہ سے کہ تو طلاق ہے ایکبار اور ایکبار تین کہا کہ تو طلاق ہے ان تینون صورتون مین ایک طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۲۳ اگر کہا مرد نے اپنی عورتون سے جو غیر مدخولہ ہین کہ میری عورت طلاق ہے میری عورت طلاق ہے پھر زوج نے کہا کہ مین نے اس طلاق کو مکرر سے اون دونون سے ایک عدد کی طلاق کا ارادہ کیا ہے نہ ان دونونکا تو اُس کی تصدیق نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۲۴ اگر غیر مدخولہ سے کہا کہ تو اکیس طلاق سے طلاق ہے تو تینون علما کے نزدیک تین طلاقین واقع ہونگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۲۵ اگر کہا گیارہ طلاقین تو بالاتفاق تین طلاق واقع ہونگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۲۶ اگر کہا کہ ڈیڑھ طلاق تو باتفاق دو طلاق واقع ہونگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۲۷ اگر نصف اور ایک طلاق ہے تو ایک طلاق واقع ہونگی اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۲۸ اگر غیر مدخولہ سے کہا کہ تو طلاق ہے بیک طلاق جسکے بعد دوسری ایک ہے اگر تو دار مین داخل ہوئی تو پہلے طلاق سے بائنہ ہوجائیگی۔ درالمختار

فصل مکرر طلاق کے بیان مین

مقالہ ۲۲۹ جب مکرر کہا لفظ طلاق کہ انت طلاق تو ہر ایک طلاق علیحدہ علیحدہ واقع ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۰ پھر کہے گا کہ مین نے طلاق ثانی سے طلاق اول کی تاکید کی نیت کی تو باعتبار دیانت کے اوسکی تصدیق ہوگی نہ باعتبار قضا کے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۳۱ اگر کہا تو طلاق بہت فاحش طلاق ہے یا اخبث طلاق یا اس سے بھی بری یا یہ کہ طلاق شیطان یا طلاق بدعت یا طلاق مثل پہاڑ کے ان سب صورتون مین طلاق

واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۳۲ اگر کہا کہ تو طلاق سخت یا ایک بہرے گہر پس وہ طلاق واحد بائن ہوگی بشرط نیت۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۳ کہا کہ تو طلاق ہے عریض یا طویل پس یہ طلاق واحد بائن ہوگی۔ درالمختار

جب لفظ طلاق سے مراد قید سے چھوٹنا ہو یا غیر اس کے

مقالہ ۲۳۴ اگر کہا زوج نے کہ میری نیت طلاق صریح سے قید سے چھوڑنا ہے تو زوج کی دیانت پر عمل کیا جائیگا طلاق واقع نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۵ یا زبردستی سے زوج طلاق بولا پھر اوس نے قید سے چھوڑنیکا ارادہ بیان کیا تو اوسکی تصدیق ہوگی باعتبار حکم قضا کے۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۶ اگر طلاق صریح کے وقت وثاق یا قید کا لفظ مصرح کریگا تو ظاہر مین اوسکی تصدیق ہوگی طلاق واقع نہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۳۷ اگر کہا کہ اس شہر کی عورتین طلاق ہین اور زوجہ اوسکی اوسی شہر مین ہے تو طلاق واقع ہوگی۔ قاضیخان۔

مقالہ ۲۳۸ اگر مرد نے کہا اَنْتِ طَالِقٌ مَالَمْ اُطَلِّقْكِ یا مَتٰی لَمْ اُطَلِّقْكِ یعنے زوج نے کہا تو طلاق ہے دایما تجھکو طلاق ندون یا جبتک کہ مین تجھکو طلاق ندون تا وقتیکہ تجھکو طلاق ندون اور یہ کلام کہہ کر زوج ساکت ہوگیا تو عورت فی الحال مطلقہ ہوگی بسبب سکوت کے اسواسطے کہ کلمہ متی کا ظرف زمان ہے اور اسطرح کلمہ ما کا مصدر رہے قائم مقام ظرف کے اگرچہ بمعنی شرط کے بھی مستعمل ہے

لیکن فقہانے اتفاق کیا ہے کہ یہان بھی وقت ہے۔ درالمختار

فصل نسبت کے بیان مین

مقالہ ۲۳۹ نسبت طلاق کے یا عورت کے طرف ہوگی یا اوسکے عضو کے طرف جس سے کل بدن تعبیر ہوتا ہو جیسے گردن اور روح اور بدن اور جسد اور فرج اور چہرہ اور

مقالہ ۲۴۰ جب نسبت اون عضو کے طرف ہو جنکا اطلاق کل بدن پر صادق آتا ہے بشرطیکہ عرف مین بھی ان عضو کو بدن پر استعمال کرتے ہون اور مشہور بھی ہون تو طلاق واقع ہوگی باعتبار قضا کے بشرطیکہ الفاظ مذکورہ کے ساتھہ نیت بھی ہوے کذا فی فتح القدیر۔

مقالہ ۲۴۱ اگر کہا تجھکو طلاق ہے مکہ معظمہ مین یا گھر مین یا سایہ مین یا دھوپ مین یا مثل اسکے اس قول پر بالفعل طلاق واقع ہوگی قید مذکور کی کوئی ضرورت نہین یعنے موقوف علیہ نہین زوج کی تصدیق کیجاویگا ان مثالون مین باعتبار دیانت کے نہ باعتبار قضا کے۔ در

فصل قول لغو کے بیان مین

مقالہ ۲۴۲ اگر مرد نے کہا تو طلاق ہے میری موت کے ساتھہ یا اپنی موت کے ساتھہ تو یہہ دونون قول لغو ہونگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۴۳ اور اسیطرح لغو ہے یہ قول کہ تو طلاق ہے قبل اسکے کہ مین نکاح کرون یا یون کہے کہ تو طلاق ہے کل تو طلاق واقع نہوگی اسواسطے طلاق مین ملکیت شرط ہے اور ملکیت قبل از نکاح ثابت نہین ہوتی۔ درالمختار

مقالہ ۲۴۴ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے کوٹھری بھر کے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی لیکن اگر تین کی نیت کی ہو تو تین طلاق واقع ہونگی۔ ہدایہ

مقالہ ۲۴۵ اگر کہا عورت سے اس طرح منتشر انگلیون سے اشارہ کیا تو طلاق واقع ہوگی رد المحتار کے شمار پر موقوف ہے۔ عالمگیری و در المختار۔

مقالہ ۲۴۶ اگر ایک کا اشارہ کیا تو ایک طلاق واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۴۷ اگر دو کا اشارہ کیا تو دو طلاق واقع ہونگی۔ ایضاً

باب الکنایات۔ کنایات زبان کے علیحدہ ہین

مقالہ ۲۴۸ کنایات سے بدون نیت کے طلاق واقع نہین ہوتی۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۲۴۹ اگر لفظ کنایہ مین نیت کی تو طلاق واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۵۰ کنایات تین قسم پر ہین۔ حالت تبین۔ حالت مذاکرہ الطلاق۔ حالت الغضب

مقالہ ۲۵۱ اور الفاظ کنایات کے بھی تین احتمال سے خالی نہین بعضے اونمین سے محتمل ہین رد کو یعنے عورت کے سوال طلاق کا رد اونمین سے نکلتا ہے اور جواب طلاق کو بھی محتمل ہین اور بعضے اونمین صلاحیت سب اور دشنام کی رکھتے ہین اور جواب طلاق کے بھی محتمل ہین اور بعضے وہ ہین کہ نہ رد سوال کے محتمل ہین اور نہ لیاقت سب اور دشنامی کی رکھتے ہین لیکن جواب البتہ رکھتے ہین۔ ایضاً

مقالہ ۲۵۲ الفاظ کنایات مین طلاق واقع ہوتی ہے مگر جب نیت طلاق کی کی یا کوئی ایسی دلالت حال مین ہو جس سے صاف یہہ معلوم ہو کہ اس کنایہ سے مراد طلاق ہے تو اس صورت مین ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ ایضاً

جو کنایات فقط جواب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہین

مقالہ ۲۵۳ امرک - بیدک - اختاری - اعتدی یہ جملہ یعنے تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے - تو اختیار کر - تو عدت اختیار کر -

دوم جو فقط جواب اور رد کی صلاحیت رکھتے ہین

مقالہ ۲۵۴ اخرجی - اذھبی - قومی - تقنعی - استتری - تجہزی - ترجم یعنے تو نکل جا - تو جلی جا - تو اٹہہ کہڑی ہو - تو تقنع کر - تو ستر کر - تو خمار اوڑہ

سوم جو فقط جواب و شتم کی صلاحیت رکھتے ہین

مقالہ ۲۵۵ بریۃ - حبلک - بائن - حرام یعنے تیری رسی تیری گردن پر یہ استعارہ ہے عرب کے دستور پر جب اونٹنی کو چہوڑتے ہین تو اوسکی گردن مین رسی ڈالدیتے ہین بائن اور حرام کا ترجمہ صاف ہے یعنے تو جدا ہی اور حرام ہے

مقالہ ۲۵۶ امرک بیدک اور اختیاری الفاظ کنایہ ہین اسمین تفویض طلاق ہے جبتک عورت مطلقہ نہوگی جبتک کہ وہ اپنی ذات کو طلاق نہ دے صاحب کنز الدقائق نے فرمایا ہے کہ اسمین اگر نیت طلاق کی زوج نے وقت دلالت حال طلاق کے تو طلاق واقع ہوگی بشرطیکہ قرینہ طلاق بھی موجود ہو -

مقالہ ۲۵۷ انت واحدہ یعنے تو واحد ہے اس صورت مین ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اگرچہ اوسنے دو یا تین کی نیت کی ہو -

مقالہ ۲۵۸ اختیاری مین تین طلاق کی نیت ہی صحیح نہین ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۵۹ اگر کہا کہ مین نے اپنے نفس کو تجھپر حرام کیا تو استبرار کرا ور طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۶۰ اگر زوج نے زوجہ کو کہا تو دوسرا زوج طلب کرلے مین نے تجھکو جدا کیا اگر نیت طلاق کی کی تو طلاق ہوگی یا قرینہ طلاق کا موجود ہو جیسا ذکر طلاق کا۔ درالمختار

مقالہ ۲۶۱ اگر مرد نے عورت کو کہا کہ مین تین طلاقون سے بری ہون تو بعض نے کہا کہ نیت پر طلاق واقع ہوگی۔

مقالہ ۲۶۲ اور بعض نے کہا کہ طلاق نہوگی اور یہی ظاہر ہے۔ عالمگیری

باب تفویض الطلاق کے بیان مین

مقالہ ۲۶۳ تفویض کا معنی سپرد کرنا ہے یہ تین قسم ہے ایک تفویض غیر کو طلاق کا مالک کردینا دوم دوسرے کو طلاق کا وکیل کرنا۔ سوم رسالت یعنے غیر کو طلاق کہلا بھیجنا فرق تفویض اور توکیل مین یہ ہے کہ جسکو تفویض ہو وہ اپنی ذات کے واسطے عمل کرتا ہے اور وکیل مامور ہوتا ہے غیر کے واسطے جو غیر کے واسطے عمل کرتا ہے اور رسول تو محض ایلچی گری سے عبارت ہے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۲۶۴ اگر مرد نے کہا جو امر تیرا تیرے ہاتھ مین ہے یا اختیار کرلے تو یہ دونون لفظین تفویض ہین دونون کنایہ طلاق ہین تو طلاق واقع ہونے مین بدون نیت کے عمل نکرین گے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۲۶۵ اگر زوج نے یون کہا کہ اپنی ذات کو طلاق دے لے تو اس صورت مین زوجہ کو اختیار ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۶۶ اگر مرد نے کہا عورت کو تو اختیار کر نفس اپنے کو عورت نے کہا مین نے اختیار کیا تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۶۷ اگر کہا اختیار کر اختیار کرنا اور عورت نے کہا مین نے اختیار کیا طلاق بائن واقع ہوگی ایضاً

مقالہ ۲۶۸ اگر مرد نے کہا اختیاری اختیاری اختیاری پھر عورت نے کہا مین نے اختیار کیا پہلی اور دوسری اور تیسری تو تینون طلاقین واقع ہونگی نزدیک امام صاحب اور صاحبین کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۲۶۹ اگر مرد نے کہا عورت کو اختیار کر اختیار کر اختیار کر تین بار پھر عورت نے کہا اختیار کیا مین نے اختیار کرنا تو تین طلاقین واقع ہونگی سب کے نزدیک۔ عالمگیری و درالمختار

تفویض کرنا طلاق کا دیوانہ اور صبی کو

مقالہ ۲۷۰ صحیح ہے تفویض طلاق کی دیوانہ اور صبی کو بشرطیکہ دونون کلام نیک سمجھ سکتے ہون

مقالہ ۲۷۱ اگر مفوض الیہ مجنون ہوگیا بعد تفویض کے پھر اوسنے حالت جنون مین طلاق دی تو یہ طلاق واقع نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۷۲ اگر وکیل مجنون ہوگیا بعد تفویض کے تو وکالۃً باطل ہوگی اسواسطے کہ وکیل کا عاقل ہونا ضرور ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۷۳ اگر مرد نے عورت کو اختیار دیا پھر عورت نے اعراض کیا تو اختیار باطل ہوگا اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

فصل امر بالید کے بیانمین

۲۷۴ مقالہ امر بالید یعنے امر تیرے ہاتھہ مین مراد اس سے طلاق عورت کے اختیار مین یہ بھی ایک الفاظ تفویض مین سے ہے۔

۲۷۵ مقالہ شوہر کو بعد امر بالید کے تفویض کے رجوع کا اختیار نہین رہتا۔

۲۷۶ مقالہ سوائے ایک امر کے کہ تخییر کی صورت مین فقط ایک خیار سے تین طلاق کی نیت نہین صحیح ہے اور امر بالید مین صحیح ہے۔ کذا فی فتح القدیر

۲۷۷ مقالہ اگر اپنی عورت سے کہا کہ تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے اور اس سے طلاق کی نیت کی پس اگر عورت نے سنا ہے تو جبتک اس مجلس مین ہے امر طلاق اوسکے اختیار مین رہیگا اور عورت نے نہین سنا تو جب اوسکو معلوم ہوا خبر پہونچے تب امر طلاق اوسکے ہاتھہ مین ہوجائے گا۔ محیط

۲۷۸ مقالہ اگر عورت کو کہا کہ تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے اور اوس نے تین طلاقین کی نیت کی ہے پھر عورت نے کہا کہ مین نے اپنے نفس کو ایک طلاق اختیار کیا تو تین طلاقین واقع ہونگی۔ کذا فی ھدایہ

۲۷۹ مقالہ اگر زوج نے کہا کہ تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے اور تین طلاق کی نیت کی اور عورت نے بھی تین طلاق اپنے آپکو دیدین تو تین طلاقین واقع ہونگی اگر مرد نے دو طلاق کی نیت کی ہو تو ایک واقع ہوگی۔ عالمگیری

۲۸۰ مقالہ اور اسیطرح اگر عورت نے کہا کہ مین نے اپنے نفس کو طلاق دی یا اپنے نفس کو اختیار کیا اور تین طلاق کا ذکر نہ کیا تو بھی تین طلاقین واقع ہونگی۔ ایضاً

۲۸۱ مقالہ اگر شوہر نے عورت کا کام اوسکے ہاتھہ مین دیا پس اوسنے کہا کہ مین نے اپنے نفس کو قبول کیا تو طلاق پڑجاویگی۔ ایضاً

صغیرہ کی تخییر صحیح ہے مثل تعلیق کے

۲۸۲ مقالہ اگر یون کہا اگر تو اختیار کرے ذات اپنے کو تو ایسی ہے یعنے طلاق ہے پھر جبتک صغیرہ اختیار نکرے گی طلاق واقع نہوگی۔ درالمختار

۲۸۳ مقالہ جب صغیرہ کے باپ کو مخالعت کرکے کہا کہ اوسکو یعنے زوجہ کو اختیار ہے صغیرہ کے باپ نے قبول کیا تو طلاق ہوجائیگی جبکہ شوہر کی نیت ہین طلاق ہے۔ الخلاصہ

تفویض ایک روز یا ایک مہینہ یا ایک سال

۲۸۴ مقالہ اگر مرد نے روز یا مہینہ یا سال کو بطور نکرہ کے ذکر کیا ہے تو عورت کو وقت کلام شوہر سے دوسرے روز یا مہینہ یا سال کی اسی گھڑی تک اختیار حاصل ہوگا اور مہینہ دونون سے شمار ہوگا۔ عالمگیری

۲۸۵ مقالہ اگر کہا مرد نے عورت کو امر تیرا تیرے ہاتھہ مین آج اور کل کا روز اس صورت مین رات داخل ہے جو درمیان مین پڑے گی علیالفتوی۔ درالمختار

۲۸۶ مقالہ اگر کہا امر تیرا تیرے ہاتھہ مین ہے آج اور کل اور پرسون پھر مرد نے رد کیا اور اختیار کیا پہلے روز کو پس باطل ہوگا کل اختیار کچھہ حق نہین عورت کو کہ اختیار کرے نفس اپنے کو بعد اسکے بھی صحیح ہے۔ قاضیخان۔

۲۸۷ مقالہ اگر عورت کو کہا تیرا کام تیرے اختیار مین ہے اس ماہ مین پس اوسنے شوہر کو اختیار کیا تو بنا بر قول امام اعظم صاحب اور امام محمد صاحب کے عورت کے ہاتھہ سے اختیار نکل گیا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۲۸۸ اگر مرد نے دوسرے مرد کو اپنی عورت کا مختار کیا اور مجلس کو پاس منحصر کیا تو وہ مرد رجوع کا مالک نہین رہیگا ۔ محیط و خلاصہ

فصل مشیت کے بیانمین

اس فصل مین وہ مسائل ہین جن کو زوج عورت کے خواہش پر رکھدے

مقالہ ۲۸۹ اگر کہا عورت کو طلاق دے نفس اپنے کو پھر عورت نے کہا مین نے طلاق دی نفس اپنے کو تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی ۔ در المختار

مقالہ ۲۹۰ اگر زوج نے زوجہ کو کہا طلاق دے نفس اپنے کو اور عورت نے تین طلاق دین زوج نے بھی یہ ارادہ کیا تھا تو تین طلاقین واقع ہونگی ۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۱ اگر دو طلاقین کی نیت کی تو حرہ کے حق مین صحیح نہین ۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۲ اگر کہا جب تو چاہے طلاق دے تو اس صورت مین سب اوقات مین کسوقت چاہے طلاق دے تو جائز ہوگی ۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۳ اگر کیف مشیت مین عورت نے طلاق بائن کو چاہا یا تین کو تو جو کچھ وہ چاہے گی وہی واقع ہوگی اسواسطے کہ یہ عورت مختار ہے وصف اور عدد مین بطریق مشیت عورت کے موافق نیت زوج کی ہو ۔ در المختار

مقالہ ۲۹۴ اگر عورت کو کہا تو اپنے نفس کو تین طلاق دے عورت نے ایک طلاق دے تو ایک ہی ہوگی ۔ عالمگیری

مقالہ ۲۹۵ اگر عورت کو کہا تو اپنے نفس کو ایک طلاق دے اور عورت نے کہا مین نے اپنے نفس کو ایک ایک طلاق دی تو ایک ہی طلاق واقع ہوگی ۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۶ اگر مرد نے عورت کو رجعی طلاق کا حکم دیا اور اوسنے بائن کو لیا تو رجعی ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۷ اگر کہا کہ اپنے نفس کو تین طلاق دے اگر تو چاہے پس اوس نے اپنے نفس کو ایک یا دو طلاق دین تو بالاجماع کچھہ واقع نہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۸ اگر کہا تو چاہے اپنے نفس کو دس طلاقین دے اوس نے کہا مین نے اپنے نفس کو تین طلاق دین تو کچھہ واقع نہوگا۔ قاضیخان

مقالہ ۲۹۹ اگر کہا کہ تجھکو طلاق ہے ہر وقت کہ تو چاہے یا جب تو چاہے تو عورت کو اختیار رہے جاہے مجلس مین چاہے یا بعد اٹھنے مجلس کے اگر عورت نے فی الحال یہ ارادہ کیا تو رد نہوگا جب چاہے عورت کو اختیار رہے اپنے آپ کو طلاق دے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۰۰ اگر کہا کہ تجھکو طلاق ہے ہر بار جب تو چاہے تو عورت کو برابر پورا اختیار رہے گا خواہ اسی مجلس مین اختیار کرے یا بعد کو اختیار کرے۔ محیط

مقالہ ۳۰۱ اگر عورت مذکورہ نے یکبارگی تین طلاق دیدین تو امام صاحب کے نزدیک کوئی طلاق واقع نہوگی اور صاحبین کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی اور یہ تفویض عورت کے رد کر دینے سے رد نہوگی۔ عالمگیری۔

مقالہ ۳۰۲ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے جبتک چاہے تو جبتک عورت کوئی دوسرا کام شروع نکرے یا مجلس کو نہ بدلے تبتک اوسکو اختیار ہے۔ عالمگیری

طلاق بالتوکیل

مقالہ ۳۰۳ اگر کسی شخص سے کہا کہ میری عورتون مین سے جنکو چاہے طلاق دیدے تو اوسکو یہ اختیار نہین کہ اوسکی سب عورتون کو طلاق دیدے اور صاحبین کے نزدیک

۳۰۴ اسکو یہ اختیار رہے۔ عالمگیری

مقالہ اگر کسی نے کہا کہ میری عورتون مین سے جو طلاق چاہے اوسکو طلاق دیدے پس سب عورتون نے طلاق کو چاہا تو وکیل کو اختیار ہے کہ ان سب کو طلاق دیدے بالاتفاق۔ فتح القدیر

۳۰۵ مقالہ اگر کسی مرد سے کہا کہ میری جورو کو طلاق دیدے تو اسکو اختیار رہیگا چاہے اس مجلس مین طلاق دے یا اوس کے بعد طلاق دے اور زوج کو اختیار ہوگا کہ اس سے رجوع کرلے۔ ہدایہ

۳۰۶ مقالہ اگر دو مردون سے کہا کہ تم میری جورو کو تین طلاق دیدو تو ہر ایک کو تنہا طلاق دینے کا اختیار ہوگا۔ عالمگیری

۳۰۷ مقالہ اگر دو مردون سے کہا کہ تم دونون مل کے دونون اسکو تین طلاق دیدو پس ایک نے ایک طلاق دی پھر دوسرے نے دو طلاقین دین تو کچھ بھی واقع نہوگا تا وقتیکہ دونون مجتمع ہوکر تین طلاق نہ دین۔ قاضیخان

۳۰۸ مقالہ یہان پر یاد رکھنا چاہئے کہ اکثر خطوط طلاق کے جن عورتون کے شوہر پردیس سے لکھتے ہین اونمین یون لکھتے ہین کہ تو میری جورو کی طلاق کے واسطے وکیل ہے اور اوس سے دریافت کرتے کہ وہ طلاق چاہتی ہے پس اگر عورت چاہے تو اوسکو طلاق دیتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے ہین کہ طلاق واقع نہین ہوتی ہے۔ عالمگیری

۳۰۹ مقالہ اگر کسی نے کہا کہ تو میری جورو کی طلاق کا وکیل ہے اس شرط پر کہ مجھے اختیار ہے یا اس شرط پر کہ عورت مذکورہ کو اختیار ہے یا اس شرط پر کہ فلان کو اختیار ہے تو وکالت جائز ہے لیکن یہ خیار شرط باطل ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۱۰ اگر کہا کہ مین نے تجھے اپنے کل امور کا وکیل کیا پھر وکیل نے اسکی جورو کو طلاق دیدی تو مشایخ نے اسمین اختلاف کیا ہے اور صحیح یہی ہے کہ طلاق واقع نہوگی۔ عالمگیری

باب التعلیق۔ اس باب مین مسائل تعلیق کے ہین

مقالہ ۳۱۱ اہل عرب اس کلام کو اوسوقت کہتے ہین جب کسی چیز کو کوئی معلق کرلے اور اصطلاح فقہ مین تعلیق عبارت ہے مربوط کرنے حصول ایک کلام کا ساتھ حصول مضمون دوسرے کلام کے یعنے جزا کو مضمون شرط سے گانٹھنا اور لٹکانا اسکو تعلیق کہتے ہین چنانچہ انت طالق ان دخلت الدار تعلیق ہے اسواسطے طلاق مخاطبہ کی دخول دار سے مربوط ہے یعنے طلاق کا حصول دخول دار کے حصول پر موقوف ہے۔

مقالہ ۳۱۲ اگر وقت تکلم کے شرط موجود نہین لیکن موجود ہونا اوسکا محال نہین تو طلاق واقع ہوگی جیسے تو بازار کو گئی طلاق ہے پس جب بازار کو جاویگی اوسوقت سے طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری و درالمختار

اور امر محال پر معلق کرنا

مقالہ ۳۱۳ جیسے اگر اونٹ سوئی کے ناکے مین داخل ہو تو ایسی تعلیق لغو ہے جب کوئی طلاق کو امر محال پر معلق کرے تو طلاق واقع نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۳۱۴ شرط صحت تعلیق کی ہونا شرط کا متصل مشروط کے تو اگر انت طالق کہا پھر بعدہ سکوت کرکے شرط بیان کی تو صحیح نہوگی مگر بسبب عذر کے البتہ صحیح ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۱۵ شرط صحت تعلیق کی یہ ہے کہ مرد تعلیق سے عورت کے کلام کے بدلا دینے کا قصد نہ کرے۔ ایضاً

شرط تعلیق

مقالہ ۳۱۶ شرط تعلیق کی یہہ ہے کہ مشروط مذکور ہو یعنے صرف شرط کا بدون فعل شرط کے کہنا لغو ہے اس صورت مین طلاق واقع ہوگی اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۳۱۷ اور شرط لزوم تعلیق کی ملک ہے خواہ ملک حقیقی ہون چنانچہ یون کہنا مولا کا اپنے غلام کو اگر تو ایسا کام کریگا تو آزاد ہے یا ملک حکمی ہو اگرچہ ملک حکمی حقیقتہ نہو بلکہ حکما ہو مانند عدت

زوج کے اپنی مطلقہ یا عدت والی سے اگر تو چاہے تجھکو طلاق ہے

مقالہ ۳۱۸ باطل ہوجاتی ہے تعلیق بعد پائے جانے شرط کے ہر طرح یعنے وجود شرط کا ملک مین ہوا ہو یا غیر ملک مین دونون طرح تعلیق باقی ہی رہتی ہے لیکن اگر ملک مین شرط پائی گئی تو عورت مطلقہ ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۳۱۹ اگر وجود شرط مین زوج اور زوجہ کا اختلاف واقع ہو تو زوج ہی کا قول معتبر ہوگا ساتھ قسم کے اسواسطے زوج طلاق کا منکر ہے۔ درالمختار

مقالہ ۳۲۰ اگر شرط کا وجود معلوم نہو سکے بجز عورت کے تو عورت کا ہی قول معتبر ہوگا جیسے حیض۔ ایضاً

طلاق مریض بیان مین

مقالہ ۳۲۱ اگر کسی مرد نے اپنی جورو کو طلاق رجعی دیدی خواہ اپنی صحت مین یا مرض مین خواہ برضامندی عورت کے یا بغیر رضامندی کے عدت مین ہونے کی حالت مین مر گیا تو بالاجماع یہ دونون باہم ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔ عالمگیری درالمختار اگر عورت کو طلاق بائن دیدی یا تین طلاق دیدین پھر عورت کو عدت مین چھوڑ کر

مرگیا تو بھی اسی طرح ہمارے نزدیک عورت وارث ہوگی۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۳۲۲ اگر کہا مرد نے حالت صحت مین زوجہ اپنے کو جبکہ آوے ابتدا عدہ فلانی یا جب کہ پڑہے فلان نے نماز ظہر کی یا جبکہ داخل ہوا فلان دار مین پس تو طلاق ہے اگر وقوع

ان شار کا مرض کی حالت مین ہے پس ان صورتون مین زوجہ وارث نہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۲۳ اور اگر کہنا مرد کا حالت مرض موت مین ہے تو وارث ہوگی۔ ایضاً

جو شخص اپنی حاجات کو جو گھر کے باہر سر انجام پاتی ہین ادا نہ کرسکے وہ مریض ہے اگرچہ گھر کے اندر حاجات کو ادا کرسکے اسلئے کہ ایسا نہین ہے کہ ہر مریض گھر مین حاجات

کے انجام دینے سے عاجز ہوجاوے جیسے پیشاب و پاخانہ کے واسطے قیام کرنا۔ عالمگیری

مقالہ ۳۲۴ جسکے ہاتھہ یا پانون مین گٹھیا ہوگئی اور جسکو فالج نے مارا ہے جبتک اس کا مرض ترقی پر

ہو تبتک وہ مریض ہے اور جب ایک حالت مین ہو تو طلاق وغیرہ کے حق مین وہ مثل

صحیح کے ہے اور یہی حکم مدقوق کا بھی ہے اور بعض علما اسی پر فتوی دیتے تھے۔ محیط

مقالہ ۳۲۵ زخمی آدمی اور جسکے درد ہو طشتک اس تکلیف نے اوسکو صاحب فراش نہ کردیا ہو

تو وہ مثل صحیح کے ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۲۶ اگر عورت کے حکم سے عورت کو اپنے مرض مین تین طلاق دیدین پھر اوسکے واسطے

کچھہ ترکہ کا اقرار کیا یا کچھہ وصیت کی تو بالاجماع عورت کو اس مقدار اور اسکے حصہ میراث

دونون مین سے جو کم ہو وہ ملیگی۔ سراج الوہاج عن عالم و درالمختار

مقالہ ۳۲۷ اگر مرض الموت مین عورت کو تین طلاق دیدین پھر مرگیا اور اسکی مطلقہ کہتی ہے کہ

میری عدت ابھی تک نہین گذری تو اوسکا قول قسم سے قبول ہوگا اگرچہ زمانہ دراز

گذر گیا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۳۲۸ اگر قذف مرد کا عورت کو مرض مدت مین ہے تو قبل از اتمام عدت عورت وارث ہوگی سب کے نزدیک۔ درالمختار

مقالہ ۳۲۹ اگر ایلا کیا اور مفارقت دونون کی حالت مرض موت مین ہے تو وارث ہوگی۔ ایضاً

باب الرجعت تعریف مطلقہ جبتک عدت مین ہے اوسکے نکاح کو بدستور سابق رکھنے کو رجعت کہتے ہین

مقالہ ۳۳۰ رجعت دو قسم پر ہے اول سنی دوم بدعی رجعت وہ ہے کہ وقت رجعت کے دو گواہ نہون اور عورت کو بھی آگاہ کردے اور بدعی وہ ہے جسمین گواہ نہون۔ درالمختار

مقالہ ۳۳۱ الفاظ رجعت کے دو طرح پر ہین صریح اور کنایہ صریح جیسے عورت سے خطاب کرکے کہا کہ مین نے تجھ سے مراجعت کرلی اور مین نے تجھ سے ارتجاع کرلیا یا تجھ سے رجوع کرلیا یا تجھکو لوٹالیا یا تو میرے نزدیک جیسی تھی ویسی ہے یا تو میری جورو ہے تو ایسے الفاظ مین بدون نیت کے مراجعت ثابت ہوگی۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۳۲ اگر بلفظ تزویج اس سے رجوع کیا تو امام محمد کے نزدیک جائز ہے اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳۳ اور اسیطرح اگر اوسنے نکاح پڑھا تھا تو اس سے تو بنابر قول مختار مراجعت ہوجائیگی ایضاً

مقالہ ۳۳۴ رجعت جیسے قول سے ثابت ہوتی ہے ویسے ہی فعل سے بھی ثابت ہوتی ہے ایضاً

مقالہ ۳۳۵ وطی کرنے سے اور شہوت سے مساس کرنے سے اور دہن پر شہوت سے بوسہ لینے سے بالاجماع رجعت ثابت ہوتی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۳۳۶ نظر داخل فرج شہوت سے رجعت ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۳۷ مساس اور نظر بغیر شہوت ہو تو بالاجماع رجعت نہو گی۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳۸ مرد کے بوسہ لینے ولمس ونظر کرنے سے رجعت ہوتی ہے ویسی ہی عورت کے طرف سے بھی ایسے فعل سے رجعت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ جو فعل عورت سے صادر ہوا ہے مرد کی دانست مین ہو اور مرد نے اوسکو منع بھی نہ کیا ہو اسی مین اتفاق ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳۹ اگر گواہون نے جماع واقع ہونے کی گواہی دی تو بالاجماع قبول ہو گی۔ سراج الوہاج

مقالہ ۳۴۰ مجنون کی رجعت فعلی ہو گی قولی صحیح نہین۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۴۱ اگر دونون کا انقضاء عدت مین اتفاق ہے اور رجعت مین اختلاف ہے تو صحیح یہ ہے کہ عورت کا قول قبول ہو گا اور یہی جمہور کا قول ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۴۲ اور اگر عدت باقی ہے تو صحیح یہ ہے کہ قول زوج کا قبول ہو گا۔ ایضاً

مقالہ ۳۴۳ رجعت قولی صحیح ہے بدون نیت کے۔ درالمختار

باب ایلا کے بیان مین

مقالہ ۳۴۴ (تعریف) ایلا کہتے ہین اپنے نفس کو اپنی منکوحہ کی قربت سے روکنے کی قسم کھانا خواہ اللہ تعالے کی قسم کھاوے یا طلاق یا عتاق یا حج یا صوم یا غیر اسکے مثل انکے مطلق ہو یا مقید ہو کسی زمانہ کے ساتھ۔ عالمگیری ودرالمختار

مقالہ ۳۴۵ (شرط) ایلا کی یہ ہے کہ عورت محل ہو ایلا کے بسبب منکوحہ ہونے کے وقت ایلا کے شرط ایلا کی اہل ہونا زوج کا واسطے طلاق کے جسکو طلاق کی لیاقت ہے اسکو ایلا کی بھی لیاقت ہے۔ درالمختار

۳۴۶ مقالہ جیسی طلاق رجعی مین عورت سے گذرنے عدت کے مرد سے جدا ہوجاتی ہے ویسی ایلا مین بعد گزرنے مدت ایلا کے عورت سے جدا ہوجاتی ہے۔ درالمختار

۳۴۷ مقالہ ایلا کی مدت فقہا کے نزدیک چار ماہ ہین۔ درالمختار وعالمگیری

۳۴۸ مقالہ بروایت صحیح صحاح ستہ مین ثابت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایلا کیا ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک جب اونتیس روز پورے ہوگئے تو حضرت تشریف لائے ازواج مطہرات نے کہا آپنے تو قسم کہائی تھی کہ مین داخل نہونگا ایک مہینہ تک حضرت نے فرمایا یہ مہینہ اونتیس روز کا ہے اس روایت سے صاف ثابت ہوگیا کہ ایلا ایک ہی مہینہ کا ہوتا ہے۔

الفاظ صریح کے بیان مین

۳۴۹ مقالہ واللہ مین تجھسے قربت نہ کرونگا تجھسے وطی نہ کرونگا تجھسے غسل جنابت نکرون گا یا تجھسے قربت کرون تو مطلقہ ہے۔ درالمختار

الفاظ کنایات کے بیان مین

۳۵۰ مقالہ تجھسے مس نہ کرونگا ترے پاس نہ آونگا ترے فرش پر نہ آونگا ترے نزدیک نہ آونگا تیرے اوپر نہ داخل ہونگا اور مثل اسکے۔ درالمختار

۳۵۱ مقالہ اگر زوج نے زوجہ سے حالت ایلا مین وطی کی یعنے مدت کے اندر اگرچہ دیوانہ ہو تو حانث ہوگا تو تعلیق یمین مین جزا واجب ہوگی۔ ایضاً

۳۵۲ مقالہ جب بعد وطی کے کفارہ یا جزا لازم ہوئی تو اب حکم ایلا کا باقی نرہا تو اب طلاق

واقع نہوگی۔ درالمختار

۳۵۳ مقالہ اگر مرد نے عورت سے مدت کے اندر وطی کی تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کریگا۔ ہدایہ

۳۵۴ مقالہ اگر کہا کہ تو مجھپر حرام ہے یا مانند اس کلام کے کچھ کہا جسمین حرام کا لفظ ہو تو ایلا ہوگا۔ درالمختار

۳۵۵ مقالہ اگر کہا کہ تو مجھپر حرام ہے ہزار بار تو ایک طلاق واقع ہوگی اسواسطے کہ حرمت شے واحد ہے اوسمین تعدد کو گنجایش نہین بخلاف طلاق کے واللہ اعلم۔ ایضاً

۳۵۶ مقالہ اگر زوج نے کہا کہ تو مجھپر حرام ہے طلاق بائن واقع ہوگی اگرچہ اوس نے طلاق بائن کی نیت نہین کی بسبب غلبہ استعمال کے۔ درالمختار

باب خلع کے بیان مین

۳۵۷ مقالہ تعریف خلع ایک چیز کو دوسرے سے زائل کرنے کو کہتے ہین یعنے ملک نکاح کو بعوض بدل کے بلفظ خلع اوسکو خلع کہتے ہین۔ فتح القدیر و درالمختار

۳۵۸ مقالہ شرط خلع کی وہی ہے جو طلاق کی ہے اور خلع کے حکم سے طلاق بائن واقع ہوگی ایضاً

۳۵۹ مقالہ خلع مین تین طلاق کی نیت صحیح ہے۔ ایضاً

۳۶۰ مقالہ حقوق خلع کے قطع ہوجاتے ہین جو زوجیت سے ثابت تھے۔

۳۶۱ مقالہ جس چیز کا مہر ہونا جائز ہے اوسکا خلع ہونا بھی جائز ہے۔ ہدایہ

۳۶۲ مقالہ اگر عورت کو حیوان غیر موصوف پر خلع دیا تو طلاق واقع ہوگی۔

۳۶۳ مقالہ اگر مرد نے کہا کہ مین نے تجھکو خلع دیا اور عورت نے کہا کہ مین نے قبول کیا تو مہر ساقط نہوگا اور مرد کے اس قول سے عورت پر طلاق بائن واقع ہوگی بشرطیکہ

مردنے نیت کی ہو اور عورت کے قبول کو اوسمین کچھ دخل نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۳۶۴ اگر مردنے اس قول سے طلاق کی نیت کی اور عورت نے قبول نہین کیا ہے تو بھی ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۶۵ اور اگر اوس نے کہا کہ مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی تو طلاق واقع نہوگی اور قضاءً و دیانۃً دونون طرح اسکے قول کی تصدیق ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۶۶ اگر مرد عورت دونون نے خلع کرلیا اور مال عرض کا بیان نہ کیا تو صحیح یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کے حق سے بری ہوجائیگا۔ درالمختار

مقالہ ۳۶۷ اگر زوج مجلس بدلیگا تو خلع باطل نہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۳۶۸ اگر مردنے عورت کو کسیقدر مال پر طلاق دے اور اوسنے قبول کیا تو طلاق بائن واقع ہوگی۔ اور مال عورت کے ذمہ پر لازم ہوگا۔ ہدایہ درالمختار

مقالہ ۳۶۹ اگر عورت کو خلع کی خبر پہونچے اور وہ مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے تو خلع باطل ہوگا

مقالہ ۳۷۰ اگر زوج نے کہا کہ تو طلاق ہے بتعمیر ہزار روپیہ دینا لازم ہے اگر عورت نے ہزار روپیہ کو قبول کرلیا تو طلاق واقع ہوگی اور مال کا دینا لازم ہوگا باعتبار عمل کرنیکے علیہ الفتوی ایضاً

مقالہ ۳۷۱ اگر کہا کہ مین نے تجھکو طلاق دے ہزار روپیہ پر تو نے ہزار روپیہ کو دینا قبول نکیا تھا تو زوج کا قول معتبر ہوگا ساتھ قسم کے۔ ایضاً

مقالہ ۳۷۲ اگر کہا کہ مین نے کل طلاق تیری فروخت کردی تھی ایک ہزار پر تو نے ہزار روپیہ کو قبول نکیا تھا اور عورت نے کہا کہ مین نے قبول کیا تھا تو اس صورت مین عورت کا قول معتبر ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۳۷۳ اگر عورت نے دعوے خلع کا کیا اور زوج منکر ہے تو طلاق واقع نہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۷۴ ساقط کرتا ہے خلع نکاح صحیح کو اگرچہ خلع بلفظ بیع ہو یا شراء کے اسی پر اکثر علما نے اعتماد کیا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۳۷۵ صغیر کے طرف سے خلع کرنا صحیح نہین اگرچہ باپ ہو یا مان اسواسطے مان باپ صغیر کے طلاق کے مالک نہین اور نہ اوس کے نائب ہو سکتے ہین۔ درالمختار

باب ظہار کے بیانمین

مقالہ ۳۷۶ (تعریف) تشبیہ دینا اپنی زوجہ یا اوس کے کسی جزو کے جو اوسکے کل بدن سے تعبیر کیجاتی ہو محرمات کے ساتھہ یا ایسی چیز کے ساتھہ جسکے طرف نظر کرنا شرع نے حرام کیا ہو خواہ یہہ حرمت اصلی ہو یا رضاعت سے ہو یا مصاہرت سے فتح القدیر

مقالہ ۳۷۷ اہل عرب اوسوقت ظہار کہتے ہین جبکہ مرد نے اپنی عورت سے یون کہا کہ تو مجھہ ایسی ہے جیسی میری مان کی پیٹھہ یہ استعارہ ہے واسطے حرمت کے۔

مقالہ ۳۷۸ اور اصطلاح شرع مین اظہار عبارت ہے تشبیہ سے۔ درالمختار

تمثیلات

مقالہ ۳۷۹ تو میرے نزدیک ایسی ہے جیسے میری مان کی پیٹھہ یا تیری گردن ایسی ہے جیسے میری مان کی پیٹھہ یا تیرا نصف بدن ایسا ہے جیسی میری مان کی پیٹھہ۔ اگر اضافت طرف ملک کے کریگا تو ظہار صحیح ہوگی یعنے زوجہ منکوحہ سے ظہار جائز ہے نہ مطلقہ سے نہ قبل نکاح کے اور نہ لونڈی سے۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۰ جبکہ منکوحہ کو تشبیہ دی محرمات ابدی سے اون اعضا کی جنکو دیکھنا جائز نہین

تو ظہار صحیح ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۱ اگر ہاتھ یا پاؤن یا بال یا چہرہ کے ساتھ تشبیہ دیگا تو ظہار کا حکم ثابت نہوگا اسواسطے
ان اعضاء کا دیکھنا محرم کو جائز ہے بخلاف پشت اور پیٹ اور ران کے۔ عالمگیری درمختار

مقالہ ۳۸۲ اگر کہا کہ تو مجھپر مثل پشت میری ماں کے ہے تو ظہار ہوجائیگا خواہ یہ عورت
مدخولہ ہو یا نہ ہو۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۳ اگر زوج کہے کہ مین کفارہ ظہار کا دیچکا ہون تو اوسکی تصدیق کرنا چاہئے جبتک
کہ وہ مشہور بکذب نہو اگر وہ کذاب ہے تو بدون گواہون کے تصدیق نکرنا چاہئے

مقالہ ۳۸۴ زوجہ پر واجب ہے کہ شوہر کو کفارہ تک وطی سے روک تاکہ گناہ سے بچے۔ ایضاً

مقالہ ۳۸۵ فائدہ۔ یہہ سب ظہار مطلق مین ہے اگر ظہار موقت ہو جیسے قدر مدت معلومہ
مثل ایک روز یا ایک مہینہ یا ایک سال کے واسطے اظہار کیا تو ایسے اظہار موقت
مین اگر اوس نے اس مدت کے اندر اس سے قربت کی تو اسپر کفارہ لازم آویگا
اور اگر اوس سے قربت نہ کی یہانتک کہ یہہ مدت گذر گئی تو اس کے ذمہ سے
کفارہ ساقط ہوجائے گا اور ظہار باطل ہوگا۔ عالمگیری درالمختار

مقالہ ۳۸۶ اگر یون کہا کہ انتِ مثل امی تو اگر زوج نے اس قول سے تعظیم زوجہ کی نیت کی
یا طلاق کی نیت کی یا ظہار کی نیت کی تو صحیح جو نیت کرے گا وہی واقع ہوگا اسواسطے
یہ قول کنایہ ہے اور کنایہ نیت کا محتاج ہے بخلاف قول حرام یعنی تو مجھپر حرام ہے عالم و در

مقالہ ۳۸۷ اگر کہا کہ مرد نے اپنی عورتون سے تم مجھپر ایسی ہو جیسے میری ماں کی پشت
تو یہہ ظہار ہے سب عورتون سے باتفاق فقہا کے اور ہر ایک عورت سے
کفارہ لازم ہوگا علیحدہ علیحدہ۔ درالمختار

۳۸۸ مقالہ اگر ایک عورت سے ایک مجلس مین چند بار اظہار کیا تو ہر اظہار کے بدلے کفارہ واجب ہوگا۔ درالمختار۔

۳۸۹ مقالہ اگر اوس نے ارادہ تکرار سے تاکید کا کیا ہے تو باعتبار قضا کے اوسکی تصدیق ہوگی ایضاً

مقالہ اگر یون کہا کہ تو مثل میری ماں کے ہے اور یہہ نہ کہا کہ تو مجھپر یا میری نزدیک اور نیت بھی کچھ نہین کی تو بالاتفاق اوسپر کچھہ بھی لازم نہوگا۔ قاضیخان۔

۳۹۱ مقالہ جو شخص نشہ کی حالت مین اظہار کریگا تو اظہار صحیح ہوگا۔ درالمختار

باب کفارہ کے بیان مین

۳۹۲ مقالہ اظہار مین کفارہ جبھی واجب ہوتا ہے جب بعد اظہار کے عورت سے وطی کا قصد کیا ہو درالمختار

۳۹۳ مقالہ جب اوسنے عورت سے وطی کا عزم کیا اور اوسپر کفارہ واجب ہوا تو وہ کفارہ دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ ایضاً

۳۹۴ مقالہ کفارہ اظہار مین غلام کا آزاد کرنا ہے اگر غلام نہ ملے تو دو مہینے کے روزے متواتر رکھنا اگر دو مہینے کے روزے نہین رکھہ سکتا تو ساٹھہ مسکین کو طعام کھلاوے قبل از جماع ایضاً

۳۹۵ مقالہ اندہے غلام کا اور جسکے ہاتھہ اور پاؤن کٹے ہوے ہون کفارہ جایز نہین۔ درالمختار

۳۹۶ مقالہ اگر صاحب اظہار کفارہ کی طاقت نہین رکھتا تو دوسرے کو کہے تو میرے طرف سے کفارہ ادا کردے اگر اوس نے ادا کردیا تو کفارہ ادا ہوجائے گا۔ ہدایہ

کفارہ

۳۹۷ مقالہ گیہون نصف صاع دینا۔ جو پورا صاع دینا۔ کھجور بھی پورا صاع دینا۔

مقالہ ۳۹۸ اگر گیہون اور جو اور کھجور دستیاب نہون سکے تو دوسری قسم کا غلہ دینا چاہیئے بشرطیکہ اشیائے مذکورہ سے قیمت مین برابر ہو۔ درالمختار

مقالہ ۳۹۹ اگر کسی قسم کا غلہ دستیاب نہو سکے تو قیمت دیدے۔ درالمختار

باب لعان کے بیان مین

مقالہ ۴۰۰ تعریف شہادت مذکور ہو بالقسم از ہر دو جانب قذف دون بلعن وغضب ہین جو مرد کے حق مین قایم مقام حد قذف ہین اور عورت کے حق مین قایم مقام حد زنا ہین۔ عالمگیری

مقالہ ۴۰۱ اگر کسی نے اپنی جورو کو چند بار زنا کے طرف منسوب کیا تو اسپر ایک ہی لعان واجب ہوگا اور اس امر پر اجماع ہے۔ ایضا

مقالہ ۴۰۲ اگر عورت نے زنا کا اقرار کر لیا تو وہ اہل لعان ہونے سے خارج ہوگئی۔ عالمگیری نفس لعان سے دونون مین فرقت واقع نہوگی۔

مقالہ ۴۰۳ اگر مرد نے لعان سے انکار کیا تو حاکم اوسکو قید کریگا یہانتک کہ وہ لعان کرے یا اپنی تکذیب کرے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۴۰۴ اگر زوج نے اپنی تکذیب کی تو اوسکو حد قذف ماری جائیگی۔ کذا فی الدایہ۔

مقالہ ۴۰۵ لعان سے مراد چار گواہ ہین جو موکد اور مستحکم ہون قسمون سے اسواسطے کہ لفظ اشہد کا مشاہدہ یقینی ہے۔ عالمگیری ودرالمختار۔

مقالہ ۴۰۶ اول لعان کا حکم ہلال بن امیہ کے حق مین اترا ہے سورہ نور مین کہ جو لوگ اپنے ازواج کو زنا کا عیب لگاوین اور کوئی گواہ بھی بجز اونکے ذات کے پس عیب

لگانیوالا اللہ تعالے کے نام سے چار گواہی دے کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچوین
باریون کہے کہ اللہ تعالی کی لعنت اوسپر اگر وہ جھوٹا ہوا ور جب عورت کی باری
آوے تو وہ بھی چار بار اللہ کے نام کی گواہی دے کہ مقرر اوسکا زوج جھوٹا ہے
اور پانچوین باریون کہے کہ اللہ تعالی کا غضب اوسپر یعنے عورت پر اگر مرد سچا ہو۔ الختار
مقالہ ۴۰۷ پانچوین گواہی مرد کو مقرون بہ لعنت ہوا ور عورت کی پانچوین گواہی مقرون
بغضب ہو عورت کو غضب کا اسواسطے مخصوص ہوا کہ عورتین اپنی گفتگو مین بیحیائی
اور غیر پر بہت لعنت کیا کرتی ہین تو غضب کا لفظ اونکے واسطے زیادہ تر زجر
اور خوف کا باعث ہوگا۔ درالمختار وعالمگیری

مقالہ ۴۰۸ زوج اور زوجہ جب ایسا ہون تو پھر مجتمع نہون۔ ایضاً

مقالہ ۴۰۹ اگر بعد لعان کے اپنی تکذیب کرین تو بعد طلاق بائن کے واقع ہونیکے تو امام اعظم رح
اور امام محمد کے نزدیک باہم نکاح جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۱۰ اگر بعد نالش کے زوجین نے لعان سے انکار کیا تو دونون قید کئی جائینگے بحر الرائق

مقالہ ۴۱۱ اگر قذف بسبب نفی ولد کے ہے تو قاضی نفی کرے نسب مین اور ولد کو ماں
سے ملادے۔ ایضاً

مقالہ ۴۱۲ اگر زوج نے تہمت لگائی زوجہ صغیرہ کو تو دونون مین لعان جاری نہوگی ایضاً

مقالہ ۴۱۳ اگر کہا کہ یہ تیرا حمل مجھ سے نہین تو لعان نہوگی۔ ایضاً

باب عنین کے بیان مین یعنی نامرد

مقالہ ۴۱۴ تعریف عنین اوسکو کہتے ہین جو مطلق جماع پر قادر نہوسکے۔ درالمختار

مقالہ ۴۱۵ شرع - مین عنین اوسکو کہتے ہین جو اپنی زوجہ کے جماع پر قادر نہو یعنے جو شخص ولی فرج پر قادر نہو سکے وہ عنین ہے۔ عالمگیری و درمختار۔

مقالہ ۴۱۶ اگر عورت اپنے شوہر کو قاضی کے پاس لیگئی اور اسپر دعوی دائر کیا کہ یہ عنین ہے تو قاضی اوسکے شوہر سے دریافت کریگا کہ تو اس عورت تک پہونچا ہے یا نہین اگر اوس نے عدم وصال کا اقرار کیا تو اوسکو ایک سال کی مہلت دیگا خواہ عورت باکرہ ہو یا ثیبہ ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۴۱۷ اور اگر شوہر نے دعوی سے انکار کیا اور وصال کا اقرار کیا پس اگر یہ عورت ثیبہ ہے تو قول مرد کا معتبر ہوگا قسم کے ساتھ۔ عالمگیری

مقالہ ۴۱۸ اگر مرد نے قسم کہالی تو عورت کا کچھ نہین ہے اور اگر اوس نے انکار کیا قسم سے تو اوسکو ایک سال کی مہلت دیجائیگی۔ ہدایہ

مدت عنین کی ایک سال قمری ہے

مقالہ ۴۱۹ قمری سال وہ ہے کہ جسکے بارہ مہینے ہوتے ہین یعنے تین سو چون (۳۵۴) دن پورے اور نو ۹ ساعت اڑتالیس دقیقے۔ کذا فی الظہر الروایت۔ ہدایہ و عالمگیری

مقالہ ۴۲۰ فائدہ۔ سال شمسی گیارہ دن زیادہ ہوتا ہے قمری سے

مقالہ ۴۲۱ سال شمسی کی مہلت دیجاوے کہ اسکے اختیار کرنے مین احتیاط ہے اسی پر فتوی ہے۔ کفایہ و عالمگیری۔

مقالہ ۴۲۲ ماہ رمضان کی مدت اور عورت کے ایام حیض کے سال مین داخل ہونگی علیہ الفتوی (درمختار)

مقالہ ۴۲۳ مرد کے ایام سفر حج داخل ہونگی ابتدا سفر کی مدت روانہ ہونے سے شمار ہوگی۔ ایضا

۴۲۴ مقالہ حسقدر مدت بیماری زوجین مین ہوگی اوتنی مدت سال پر زیادہ کیجاویگی۔ درالمختار
۴۲۵ مقالہ اگراس سال مین مرد مریض ہوگیا تو بقدر مدت مرض کے امام محمد کے نزدیک اوسکو
اور ہلیگی اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

۴۲۶ مقالہ اگر مرد کے منی نہو اور وہ جماع کرتا ہے منزل نہین ہوتا ہے تو عورت کو
حق خصومت نہوگا۔ عالمگیری

۴۲۷ مقالہ اگر باندی کا شوہر عنین نکلا تو امام اعظم صاحب کے نزدیک قول مختار اوس کے
مولا کا ہوگا۔ علی الفتوی۔ عالمگیری

باب عدت کے بیان مین

لغت مین عدت شمار اور گنتی کو کہتے ہین

۴۲۸ مقالہ تعریف۔ عدت کہتے ہین انتظار مدت معلوم تک جو عورت کو لازم ہوا ہے بعد
زوال نکاح کے حقیقۃً ہو یا شبہۃً۔ فتح القدیر و عالمگیری

۴۲۹ مقالہ اگر قبل دخول کے تفریق کردے تو عدت واجب نہوگی۔

۴۳۰ مقالہ اجنبی کو مطلقہ ثلث سے نکاح کرکے وطی کرنا جائز نہین۔ درالمختار و عالمگیری

۴۳۱ مقالہ حاملہ زانیہ سے نکاح کرکے جماع کرنا قبل استبرا کے جائز نہین۔ درالمختار و عالمگیری

۴۳۲ مقالہ معتدہ کو قبل پوری ہونے عدت کے زوج کے گھر سے نکلنا جائز نہین ہے۔ ایضاً

۴۳۳ مقالہ عدت کی مدت پورے تین حیض ہین۔ تشریح۔ اول حیض واسطے دریافت ہونے
صفائی رحم کے ہے اگر حمل ہوتا تو حیض نہ آتا۔ دوسرا حیض واسطے تعظیم نکاح کے ہے

مقالہ ۴۳۴ تیسرا واسطے فضیلت حرہ کے اسواسطے لونڈی کے واسطے دو حیض ہین۔ البحرالرائق

مقالہ ۴۳۵ طلاق یا موت سے ایک روز یا اوس سے کم بعد وضع حمل ہو تو بھی عدت تمام ہوجائے گی۔ عالمگیری و ہدایہ و درالمختار

مقالہ ۴۳۵ اگر عورت کو خون ہمیشہ جاری ہو اور اوسکو اپنے حیض کی مدت یاد ہو تو بموجب اپنی عادت کے حساب کرے۔ البحرالرائق۔

عدت آسیہ کی

مقالہ ۴۳۶ آسیہ اوسکو کہتے ہین جسکو نہ حیض آتا ہو نہ حمل ہو اوسکے لئے تین مہینے عدت اگر قبل

مقالہ ۴۳۷ تمام ہونیکے حیض شروع ہوگیا تو اوسکو عدت ابتدا سے شروع کرنا ہوگی۔ درو عالم و ہدایہ

صغیرہ مطلقہ کی عدت تین مہینے ہین اگر درمیان حیض شروع ہوگا تو عدت تین حیضون سے پورا کرنی ہوگی۔ درالمختار

باب ثبوت نسب کے بیان مین

مقالہ ۴۳۸ اقل مدت حمل کے چھ مہینے ہین اور اکثر مدت حمل کی دو برس ہین باجماع ائمہ اربعہ

کے اسمین کسیکو اختلاف نہین۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۴۳۹ بغیر نکاح صحیح کے نسب ثابت نہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۴۴۰ اگر معتدہ رجعی بعد طلاق کے دو برس سے زیادہ مین جنی ہو تو اوسکا نسب ثابت ہوگا ایضاً

مقالہ ۴۴۱ اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور روز نکاح سے چھ مہینے سے کم مین اسکے لڑکا پیدا ہو تو اوسکا نسب ثابت نہوگا۔ عالمگیری

۴۴۲ مقالہ اگر چھ مہینے پورے یا زیادہ مین لڑکا پیدا ہوا تو اوسکا نسب اس مرد سے ثابت ہوگا خواہ اس مرد نے اقرار کیا ہو یا ساکت رہا اگر اوس نے ولادت سے انکار کیا تو ایک عورت کی گواہی سے جو ولادت مین شہادت دے ولادیت ثابت ہوجائے گی۔ ہدایہ

۴۴۳ مقالہ اگر مرد دخول یا بعد دخول کے زوجہ کو چھوڑ کر مر گیا پھر وقت وفات سے دو برس مین عورت کو بچہ پیدا ہوا تو اسی متوفی کا نسب ثابت ہوگا۔ عالمگیری

۴۴۴ مقالہ اگر وقت وفات سے دو برس کے بعد ہوا تو نسب ثابت نہوگا۔ عالمگیری

۴۴۵ مقالہ اگر عورت نے عدت وفات مین کہا کہ مین حاملہ نہین ہون پھر اوس نے دوسرے روز کہا کہ مین حاملہ ہون تو عورت کا قول قبول ہوگا۔ عالمگیری

۴۴۶ مقالہ اگر صغیرہ متوفی زوج نے اقرار کیا کہ مین حاملہ ہون تو وہ مثل کبیرہ کے ہے کہ دو برس تک اوسکے لڑکے کا نسب ثابت ہوگا کیونکہ اس بارہ مین قول اسی کا مقبول ہوگا ایضاً

۴۴۷ مقالہ پورے دو سال کی ولادت مبتوتہ مین دعوی زوج سے نسب ثابت ہوگا اگرچہ عورت زوج کی تصدیق نکرے بموجب ایک روایت کے اور یہی قوی روایت ہے اور اقرب بدلیل ہے۔ فتح القدیر

۴۴۸ مقالہ اگر تعیین ولد مین انکار ہو یعنے زوج کے ورثا کہتے ہین کہ یہ لڑکا معتدہ کا نہین تو اس صورت مین دائی جنائی کی گواہی ثبوت نسب مین کافی ہوگی باجماع امام صاحب اور صاحبین کے۔ درالمختار

۴۴۹ مقالہ اگر معتدہ جنی پھر دونون مین اختلاف واقع ہوا عورت نے کہا کہ تو نے مجھ سے نکاح کیا ہے چھ مہینے سے اور مرد نے کمتر مدت کا دعوی کیا تو قول عورت کا بدون

مقالہ ۴۵۰ قسم کے معتبر ہوگا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک عورت سے قسم لیجاویگی اور صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۵۱ فتح القدیر مین ہے کہ مدت حمل کی دو برس تک ہے تو چھ مہینے سے زیادہ مین نفی کرنا نسب کی مخالف ہے احتیاط کے اور یہ احتمال کرنا کہ بعد طلاق کے حمل حادث ہوا ہے نہایت بعید ہے اسواسطے کہ حدوث اکثر ولادت کا نو مہینے ہین تو اوس سے صاف معلوم ہوا کہ قید چھ مہینے کے اور دو سال کی کوئی ضرورت نہین یہ عادت پر موقوف ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۵۲ اگر لڑکا بعد عدت وفات کے پیدا ہوا اور وارثون نے ولادت مین اوسکے قول کی تصدیق کی اور ولادت پر کسی نے گواہی نہ دی تو یہ لڑکا اوسکے شوہر متوفی کا بیٹا ہوگا اور اسی پر اتفاق ہے اور یہ بیٹا اوسکا وارث ہوگا۔ عالمگیری

باب حضانت کے بیان مین یعنی بچہ کی پرورش کے احکام

مقالہ ۴۵۳ (اول) شرط۔ پرورش کیلئے حرہ بالغہ اور امینہ ہو اور قادر ہو پرورش پر اور زوج اجنبی کے نکاح مین نہ ہو اور اگر پرورش کرنیوالا مرد ہو تو اوسمین یہی شروط ہین سوائے شرط اخیر کے۔ درالمختار

مقالہ ۴۵۴ (دوم) پرورش کرنے والی چور نہ ہو اور زانی نہ ہو اور گانے والی نہ ہو اور نوحہ کرنیوالی نہ ہو اور گھر سے اکثر باہر نہ جاتی ہو بغیر حاجت کے۔ ایضاً

مقالہ ۴۵۵ مجبور نکیجاے شاید وہ محتاج ہو مگر یہ ذی المحرام جب ہو تو مجبور کیجاوے تاکہ بچہ ضائع نہو جائے۔ عینی شرح کنز الدقائق و عالمگیری

مقالہ ۴۵۶ اول مان بہتر ہے اگر مان نہو تو نانی سب سے بہتر ہے اگر نانی بھی نہو تو دادی بہتر ہے سب سے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۵۷ پہر سگے بہن بچے کی اگر اوس نے بھی نکاح کر لیا پہر اخیافی بہن اگر وہ مر گئی یا نکاح کر لیا تو پہر سگی بہانجی بچے کی اگر اوس نے بھی نکاح کر لیا یا مر گئی تو بہانجی اخیافی اس ترتیب مین اختلاف نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۴۵۸ بہانجیان علاتی ساتھہ خالہ کے ہون تو خالہ سگی بہتر ہے پہر خالہ اخیافی پہر خالہ علاتی۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۵۹ حدیث شریف مین ثابت ہو چکا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالہ سگی کو دلوایا تھا اور فرمایا کہ خالہ مان کے برابر ہے۔ صحیح البخاری

مقالہ ۴۶۰ باصغیر کا مقدم ہے پہر دادا پہر سگے بہائی پر سوتیلا بہائی پہر بھتیجے اور اسیطرح سگے بہائی کا بیٹا سوتیلے پر مقدم ہے اسی طرح سگے سوتیلے پر مقدم ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۶۱ اور بہانجیان بہتر ہین پھوپھیان سے اور اس ترتیب مین پھوپھی مثل خالہ کے ہے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۴۶۲ مان کی جہت مقدم ہے باپ کی جہت پر۔ ایضاً

مقالہ ۴۶۳ صغیر کی مان نے نکاح کر لیا باصغیر کا مر گیا تھا مان نے بدون صرف مقرر کے اوسکی پرورش کا ارادہ کیا اور صغیر کے وصی نے چاہا کہ نفقہ دیکر کسی اجنبی عورت سے پرورش کروالون تو لڑکے کی مان ہی کو دلایا جاوے گا نہ وصی کو تاکہ مال صغیر کا باقی رہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۶۴ جس عورت کو حق حضانت ثابت ہے اوسپر جبر کرنا پرورش کے واسطے جائز نہین شاید اوس سے نہو سکے مگر جبکہ حضانت تعین ہو جاوے اسطرح پر کہ صغیر کسیکی چھاتی نہ لیتا ہو سوائے اسکے یا باپ صغیر کا مالدار نہین کہ خادمہ نوکر رکھ لے تو اس صورت مین بالاتفاق حضانت پر جبر کیا جاویگا پرورش کے واسطے اور اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۴۶۵ اگر عورت نے خلع کیا اس شرط پر کہ صغیرہ کو چھوڑ جاوے زوج کے پاس خلع تو صحیح ہوگا لیکن شرط باطل ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۴۶۶ جبکہ سوائے مان کے کوئی حضانت کے واسطے نہ ملے تو مان پر جبر کیا جاویگا بلاخلاف۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۶۷ اگر صغیر کا مال نہو تو صرف پرورش کا اوسپر واجب ہوگا جس پر نفقہ لازم ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۶۸ جبکہ صغیر کا باپ نہو اور مال بھی نہین ہے تو پرورش کی اجرت وارثون پر واجب ہوگی بقدر ارث کے۔ درالمختار

مقالہ ۴۶۹ لڑکے کی مدت حضانت کے سات سال ہین یعنے استغنا کی مدت سات سال مقرر ہین اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار۔

مقالہ ۴۷۰ لڑکی کی مدت حضانت سن بلوغ ہے خواہ حیض سے ہو یا احتلام سے یا عمر سے اور یہی ظاہر الروایت ہے۔ البحرالرائق

مقالہ ۴۷۱ اگر اختلاف واقع ہو مان باپ مین تو صغیر سے دریافت کرنا چاہئے اگر وہ بلوغ کا اقرار کرے اوسکی تصدیق کرنا چاہئے کہ امین ہے اس امر مین مان باپ کو کیا اطلاع ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۷۴ نو برس کی لڑکی مشتہات ہے اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۷۵ گیارہ برس کی لڑکی مشتہات ہے باتفاق علماء کے۔ الزیلعی

مقالہ ۴۷۶ اگر بالغہ کا باپ اور دادا نہون اور انکے سوائے کوئی عصبہ بھی نہین یا عصبہ فاسق ہے تو امین حاکم فکر کرنا چاہئے اگر خوف فساد کا ہو تو حاکم اوس کو کسی امانتدار عورت کے پاس رکھے جو قادر ہو اوسکی حفاظت پر خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ امین حاکم کو اختیار ہے اسیواسطے مقرر ہوا ہے کہ مسلمانون کو دیکھتا رہے تاکہ مفاسد سے بچاوے۔ ذکرہ العینی فی شرح الکنز والزیلعی

باب نفقہ کے بیانمین

مقالہ ۴۷۷ نفقہ سے مراد نفقہ زوجہ کا ہے یعنے طعام اور لباس اور مکان سکونت۔ عالم لغت مین نفقہ اوسکو کہتے ہین جسکو آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔ عالم

فرضیت نفقہ زوجہ کی قرآن و حدیث سے ثابت ہے

مقالہ ۴۷۸ صاحب قدر اپنے مقدور سے خرچ کرے خواہی ذی مال ہو یا کنگال ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۴۷۹ مرد پر اپنی زوجہ کا نفقہ واجب ہے خواہ زوجہ مسلمان ہو یا کتابیہ خواہی دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ خواہی کبیرہ ہو یا صغیرہ ہو کہ اوس سے جماع کیا جا سکتا ہو۔ فتاوی قاضیخان

مقالہ ۴۸۰ نو برس کی لڑکی قابل جماع ہوتی ہے اور اسی پر فتوی اور صحیح یہ ہے کہ سن کا کچھ اعتبار نہین بلکہ اعتبار اسی کا ہے کہ وہ شخص جماع کو برداشت کر سکے اور اوسکی قدرت اوسکو حاصل ہو جاوے۔ عالمگیری

۴۷۹ مقالہ نفقہ زوجہ کا واجب ہے اگرچہ صغیرہ ہو بطیکہ تقبیل اور مساس کے قابل ہو۔ درالمختار
اگر زوج فقیر محتاج ہو تو بھی نفقہ واجب ہے۔ ایضاً

۴۸۰ مقالہ جب زوجین دونون صغیر ہین تو صغیرہ مستحق نفقہ کی نہوگی۔ درالمختار و عالمگیری

۴۸۱ مقالہ نفقہ زوجہ کا واجب ہے باتفاق ایمہ ثالثہ کے اگرچہ زوجہ اپنے نفس کو وطی سے
روکا ہو مہر معجل لینے کے لئے خواہ وہ مدخولہ ہو چکی یا نہ اگرچہ مؤجل ہو تو بھی
منع نفس سے نفقہ ساقط نہین ہوتا نزدیک ابی یوسف کے اسواسطے کہ جب
زوج نے مہر کو موجل کر دیا یا کچھ تھوڑا مہر بھی زوجہ کو بالفعل ندیا تو اپنے حق استماع
کو سقوط سے راضی ہوا اور اسی قول ابو یوسف پر فتوی ہے۔ البحر الرائق

۴۸۲ مقالہ نفقہ واجب ہے موافق حال زوجین کے اور اسی پر فتوی ہے۔ ہدایہ

۴۸۳ مقالہ وجوب نفقہ مین زوج کا حال معتبر ہے نہ زوجہ کا اور یہی ظاہر الروایت ہے یہ مسئلہ
موافق نص قرانی کے ہے اور یہی روایت مفتوی بہ ہے۔ ہدایہ

۴۸۴ مقالہ نفقہ زوجہ کا واجب ہے اگرچہ زوجہ مان باپ کے گھر مین ہو بشرطیکہ زوج نے مطالبہ
نقل مکان کا نکیا ہو اور سسرال مین استمتاع پر قادر ہوتا ہے اور اسی پر فتوی
ہے۔ البحر الرائق

۴۸۵ مقالہ اگر زوج زوجہ کو گھر مین بلاتا ہو اور زوجہ نہ آتی ہو یا سسرال مین دونون سے خلوت
نہین ہوتی تو نفقہ واجب نہوگا بسبب عدم تسلیم کے۔ درالمختار

۴۸۶ مقالہ اور اسیطرح نفقہ واجب ہوتا ہے جبکہ زوج نے زوجہ کو بلایا ہو اور اوس نے
آنے سے انکار نکیا ہو یا انکار کیا ہو مہر معجل لینے کے واسطے یا بیمار ہوگئی یا اپنے
گھر مین بیمار ہے اور زوج کو اپنے پاس کے آنے سے مانع نہوئی اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

۴۸۷ مقالہ اگر شوہر نے دعوی کیا زوج کے نشوز کا اور گواہ نہین ہین اور زوجہ منکر ہے نشوز کی اور اسپر قسم کہاتی ہے تو زوجہ ہی کا قول معتبر ہوگا زوج پر نفقہ دینا لازم آوے گا۔ درالمختار

۴۸۸ مقالہ اور ساقط ہوتا ہے نفقہ بسبب نشوز کے جبکہ نفقہ مفروضہ اور ساقط ہوتا ہے نفقہ مفروضہ نفقہ مفروض بسبب نشوز کے نہ نفقہ مقروضہ قول اصح مین مانند موت کے یعنے زوج نے قرض لیا ہو اور پھر ٹل گئے تو یہ ساقط نہوگا زوج کو نفقہ دینا پڑے گا۔ ایضاً

۴۸۹ مقالہ نفقہ واجب نہین اوس عورت کا جو زوج کے گھر سے ناحق نکل گئی ہو بلا عذر شرعی ایسی عورت کو شرع مین ناشزہ کہتے ہین یہانتک کہ زوج کے گھر مین پھر آوے تو ناشزہ نہ رہیگی۔ درالمختار

۴۹۰ مقالہ اگر زوج زوجہ کو سفر مین لیجاوے اور اوس نے ساتھ جانے سے انکار کیا تو وہ ناشزہ نہین اوسکا نفقہ بقول مفتوی بہ کے واجب ہوگا۔ ایضاً

۴۹۱ مقالہ اگر شوہر آسودہ حال ہے اور عورت تنگدست ہے یا برعکس تو اسمین اختلاف ہے اور صحیح یہی ہے کہ دونون کے حال اعتبار ہوگا اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

۴۹۲ مقالہ خضاب و سرمہ و اشنان و صابون وغیرہ شوہر پر واجب نہین ہے۔ عالم

۴۹۳ مقالہ عورت کے غسل اور وضو کے پانی کا خرچ شوہر پر واجب ہے خواہ عورت غنیہ ہو یا فقیرہ علی الفتوی۔ عالمگیری

۴۹۴ مقالہ زوجہ نے اپنا مکان زوج کو کرایہ پر دیا اور حالانکہ دونون اوس مکان مین رہتے ہین تو اس صورت مین کرایہ زوج پر واجب ہوگا

اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

۴۹۵ مقالہ طلاق رجعی مین عدم سقوط نفقہ پر فتوی ہے اور اعتماد ہے۔ ایضاً

۴۹۶ مقالہ نفقہ زوج پر متوسط واجب ہوگا بقول مفتی بہ کے۔ ایضاً

۴۹۷ مقالہ نفقہ اور لباس دونون واپس نہونگے جو پیشگی دیا گیا ہو۔ اگرچہ نفقہ اور لباس بعد موت اور طلاق کے موجود ہون صرف مین نہین آیا اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

۴۹۸ مقالہ جب عورت نے نکاح کے گواہ گذرانے تو نفقہ کا حکم دیا جاوے اور قاضی کو اس قول پر بالفعل عمل کرنا ہوگا اسی پر فتوی ہے۔ البحر الرائق والنہر الفائق

۴۹۹ مقالہ بعد مرجانے اوس شخص کے جسپر نفقہ واجب ہے اوسکے مال مین سے دینا ثابت ہوگا بقول صحیح اور مفتوی بہ کے۔ البحر الرائق۔

۵۰۰ مقالہ اور ایک روایت مین اوس کے مال سے نہ دلایا جاویگا اور وہ روایت بھی مفتوی بہ ہے تو یہان مفتوی کو غور کرنا چاہئے۔ درالمختار

۵۰۱ مقالہ محارم کے گھر مین جانا بدون اجازت کے جائز نہین۔ ایضاً

فصل نفقہ متفرق کے بیان مین

۵۰۲ مقالہ نفقہ اولاد کا باپ پر واجب ہے ماں کے نفقہ مین شریک نہوگا۔ ہدایہ

۵۰۳ مقالہ ماں کو دودہ پلانا صغیر کا یا صغیرہ کا واجب نہین بغیر اجرت کے کیونکہ رضاع باپ پر ہے نہ ماں پر۔ درالمختار

۵۰۴ مقالہ نفقہ زوجہ کا زوج پر واجب ہے گو وہ دین سے مخالف ہو جیسے کتابیہ۔ ایضاً

۵۰۵ مقالہ نفقہ ماں باپ اور دادا۔ دادی کا واجب ہے جبکہ یہ فقیر ہون بشرطیکہ اختلاف

دین کا نہ ہو۔ درالمختار

قضا علی الغائب

مقالہ ۶۰۵ قاضی اسکے گواہون کی سماعت کرے مال شوہر سے اوسکا نفقہ دلاویگا بشرطیکہ اوسکا مال ہو ورنہ عورت کو حکم دے کہ قرضہ لیوے اور یہی قول ائمہ ثلثہ کا ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۰۶ زوجہ کو جائز ہے ایک ماہ یا ایک سال کے نفقہ کا ضامن لینا بخوف غائب ہوجانے زوج کے بقول ابو یوسف کے اور اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

باب یمین کے بیان مین

مقالہ ۶۰۸ لغت مین یمین بمعنی قوت کے ہے قسم کہانا والا بسبب حلف کے قوت حاصل کرتا ہے حصول فعل پر یا ترک فعل پر۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۶۰۹ شرع مین یمین ایسے عقد سے عبارت ہے کہ اوسکے کرنے یا نکرنے سے ایک نوع کا غرم ہوجاوے۔ عالمگیری و کفایہ

مقالہ ۶۱۰ رکن۔ قسم باللہ کا اللہ تعالی کا نام ذکر کرے یا جس صفت سے قسم کہائی اوس صفت کا ذکر کرے۔ ایضا

مقالہ ۶۱۱ حلف بمعنی قسم۔ حالف قسم کہانیوالا مستحلف قسم لینے والا۔ محلوف جس کو قسم دلائی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۲ قسم دو قسم پر ہے ایک قسم اللہ تعالی یا اوسکے صفات کے ساتھہ دوقسم بغیر اللہ تعالی

مقالہ ۱۳ وبغیر صفات اللہ تعالیٰ اور وہ اسطور پر ہے کہ جزا کو کسی شرط پر معلق کرے۔ عالم

مقالہ ۱۴ جو قسم بغیر اللہ تعالیٰ کے ہو اوسمین دو قسم ہین ایک اپنے باپ دادا وغیرہ یا انبیا علیہ السلام

باملائکہ علیہم السلام یا نماز و روزہ یا کعبہ و حرم و زمزم ایسے چیزون کی قسم کہانا جائز

نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵ دوم شرط و جزا کے طور پر ہو مثلاً کہا کہ اگر مین ایسا کرون تو مجھپر روزہ یا حج یا عمرہ

یا عتق رقبہ یا صدقہ یا مثل اسکے واجب ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶ قسم تین نوع پر ہے ایک یمین غموس۔ دوم یمین منعقدہ۔ تیسری یمین لغو ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۱۷ پس یمین غموس ایسی قسم ہے کہ کسی چیز کی اثبات یا نفی بزمانہ حال یا ماضی پر عمداً

دروغ کے ساتھہ ہووے اور ایسی قسم کہانیوالا سخت گنہگار ہوتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۸ قسم منعقدہ یہ ہے کہ زمانہ مستقبل مین کسی فعل کے کرنے یا نکرنے پر قسم کہاوے

اوسمین بسبب حانث ہونیکے کفارہ لازم ہوتا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۹ تیسری لغو ہے یعنی تیسری قسم لغو ہے اور اوسمین مواخذہ نہین مگر تین چیزونمین

طلاق و عتاق اور نذر مین۔ کذا فی اشباہ

فائدہ۔ فرق درمیان غموس اور لغو کے صرف تعمد کذب ہے

مقالہ ۲۰ قاصد یمین اور کرہ اور ناسی سب برابر ہین سبکو کفارہ لازم ہے دلیل قول علیہ السلام

کا ثلاث جدہن جد و ہزلہن جد النکاح والطلاق والیمین۔ ہدایہ

مقالہ ۲۱ الفاظ قسم واللہ باللہ تاللہ ایم اللہ بعمر اللہ صفات الرحمن اور الرحیم و عزۃ اللہ

و جلالہ و کبریائہ علیم حلیم مالک یوم الدین وغیرہ ذلک۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۵۲۱ اسما غضب و سخط سے قسم کہانا جائز نہین اگر کوئی قسم کہاوے ان اسما کے ساتھہ تو حانث نہوگا اور اسیطرح ساتھہ علم الہ کے قسم کہانا جائز نہین اور اسیطرح غیر الہ قسم کہانہ جائز نہین۔ ایضًا

مقالہ ۵۲۲ عرش اور سموات اور زمین اور شمس اور قمر اور حق رسول اور حق قران اور حق ایمان اور حق صوم اور حق صلوۃ اور نفس صلوۃ اور صوم اور حج کی قسم سے یمین نہین ہوتی۔ در

مقالہ ۵۲۳ اور اسیطرح یہون کہنا کہ یا اللہ مین تجھکو گواہ کرتا ہون اور تیرے فرشتون کو گواہ کرتا ہون کہ ایسا کرونگا یہ بھی یمین نہین بسبب عدم عرف کے۔ ایضًا

مقالہ ۵۲۴ اس قول سے یمین ہوگا اگر مین ایسا کرون تو آسمان مین معبود نہین اور اس کا قائل کافر ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۵۲۵ اگر قسم کہانیوالے نے ارادہ کیا قول حق سے اسم اللہ کا تو یہ لفظ یمین ہوگا بنا بر مذہب صحیح کے چنانچہ اس قول کی تصحیح کی ہے خانیہ مین۔ درالمختار

مقالہ ۵۲۶ طریقہ قسم۔ قسم اللہ کی البتہ مین کرونگا ایسا۔ قسم ہے اللہ کی تحقیق مین نے کیا ایسا قسم ہے اللہ کی مین نہین کرونگا ایسا۔ اور قسم ہے اللہ کی مین نے نہین کیا ایسا قسم ہے اللہ کی مین کرونگا ایسا آج۔ قسم ہے اللہ کی مین آج زید کو مارون گا عالم

مقالہ ۵۲۷ قسم لینا حاکم کا کافر سے اگر وہ قسم سے انکار کرے تو حق ثابت ہوجائیگا اور اگرچہ کافر کے حق مین شرعًا قسم ثابت نہین لیکن چونکہ اوسکے اعتقاد مین نام الہی کی تعظیم کرتا ہے تو چھوٹی قسم سے انکار کرے گا تو مقصود حاصل ہوگا اسواسطے کافر سے یمین ظاہر لینا چاہیے۔ ایضًا

باب منقود کے بیان مین

مقالہ ۵۲۸ تعریف۔ مفقود اس شخص کو کہتے ہین جو اپنے اہل یا شہر سے غائب ہوگیا ہو خواہ دار حرب مین گرفتار ہوگیا ہو یا غیب اسکے معلوم نہین کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے اور نہ اوسکا پتہ کا نا معلوم ہو اسی پر ایک زمانہ گذر گیا ہو وہ شخص اپنے حق مین زندہ اور غیر کے حق مین مردہ ہے اسوجہ سے اوسکی جورو کسی سے نکاح نہین کر سکتی اور اسکا مال تقسیم نہین کیا جا سکتا ہے اور اوسکا اجارہ فسخ ہوگا اور جو شخص اسکے بعد مرا اسکی میراث نہ پاویگا۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۵۲۹ اور قاضی اوسکے طرف سے ایسا شخص مقرر کردے گا جو اسکے مال کی حفاظت کریگا۔ ایضاً

مقالہ ۵۳۰ اور مفقود کا مال جسکو سڑنے اور بگڑنے کا خوف ہو اوسکو قاضی بیچ ڈالے اور قیمت اس کی رکھہ دیوے۔ درالمختار

مقالہ ۵۳۱ اور جس مال کا خوف بگڑنے کا نہین اوسکا فروخت کرنا جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ۵۳۲ بعض علمانے اسپر فتوی دیا ہے کہ اسکے بگڑنے کا خوف ہو یا نہ ہو بیچڈالا جاوے پھر اگر مفقود زندہ ظاہر ہو تو اسکے واسطے قیمت ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۳۳ اوسکی زوجہ کو اسکے مال سے نفقہ ملیگا اور اصول اور فروع کو بھی نفقہ ملیگا اگر طبکہ محتاج ہون۔ درالمختار

مقالہ ۵۳۴ مفقود اور اوسکی جورو کے درمیان تفریق نہ کیجائے گی۔ ایضاً

مقالہ ۵۳۵ اور جب نوے برس گذر جاوین تو اوسکی موت کا حکم دیا جائیگا اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۳۶ علماء متاخرین نے امام مالک اور امام شافعی کے قول پر موضع ضرورت مین فتوی دیا ہے یعنے چار سال کے بعد اوسکو نکاح کا حکم دیا جاوے۔ المنح عن درالمختار

مقالہ ۵۳۷ زیلعی نے کہا ہے حاکم جسوقت مصلحت دیکھے تو اسکو موت کا حکم دے۔

مقالہ ۵۳۸ اگر مفقود آیا بعد گذرنے مدت کے تو اپنی زوجہ کا وہی مستحق ہے اور اگر اوسکی زوجہ نے دوسرے سے نکاح کرلیا تو اوسکا اوسپر کچھ اختیار نہین۔ درالمختار

مقالہ ۵۳۹ جب مفقود کی مدت پوری ہوگئی تو اوسدن سے اوسکی زوجہ موت کی عدت بیٹھی گئی اور اوسکا مال تقسیم کیا جاوے گا وارثون پر اور جو وارث قبل مدت کے مرگیا تو اوسکو حصہ نہ ملیگا۔ درالمختار

باب شرکت کے بیانمین

فصل انواع شرکت کے بیانمین

مقالہ ۵۴۰ شرکت دو قسم ہین (اول) شرکت ملک مین مثلاً دو شخص ایک چیز کے مالک ہوجاوین بدون اسکے کہ دونون مین عقد شرکت واقع ہو مثلاً زید مرا اور اسکے میراث مین ایک مکان ہے جو اسکے دو بیٹون کے درمیان مشترک ہے۔ کنز الدقائق (دوم) شرکت عقد مین مثلاً دو آدمیون مین سے ایک نے کہا کہ مین نے تیرے ساتھہ اس امر مین شراکت کی اور دوسرا کہے کہ مین نے قبول کی۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۱ پھر شرکت ملک کے دو قسم ہین۔ اول۔ شرکت جبر ہو۔ دوم۔ شرکت اختیار ہو شرکت جبریہ۔ مثلاً دو شخصون کا مال بغیر اختیار مالکون کے مخلوط ہوگیا کہ دونون مین تمیز ممکن نہو بوجہ اتحاد جنس کے تمیز نہو سکے۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۵۴۲ شرکت اختیاری مثلاً دونون کو ایک مال ہبہ کیا جاوے یا دونون ایک مال کے مالک ہون یا دونون اپنا اپنا مال باہم مخلوط کردین۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۵۴۳ (رکن) ہر دو حصہ کا مجتمع ہونا۔

مقالہ ۵۴۴ (حکم شرکت کا) اختیار یہ ہے کہ مال مشترک مین جو زیادتی ہو وہ بھی شرکت پر باندازہ ملک ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۵۴۵ شرکت عقود کے تین قسمین ہین۔ اول شرکت بالمال دوم شرکت بوجوہ۔ سوم شرکت باعمال اور ادنین سے ہر ایک کی دو قسمین ہین شرکت مفاوضہ و شرکت عنان

مقالہ ۵۴۶ (رکن) شرکت عقد کا ایجاب و قبول ہے اور اوسپر گواہ کر لینا مندوب ہے۔ بہر الرائق (شرط) نفع کی مقدار معلوم ہو اگر مقدار مجہول ہوگی تو شرکت فاسد ہوگی اور شرط ہے کہ جزو نفع ایک ایسا جزو قرار دیا جاوے جو تمام مین شائع ہو ایسا نہو کہ معین ہو مانند دس یا بیس یا سو وغیرہ کے معین کر دیا تو شرکت فاسد ہوگی عالمگیری و در

مقالہ ۵۴۷ شرکت وقت عقد کے مال کا ہونا شرط نہین بلکہ خرید کے وقت مال کا ہونا شرط ہے بسبب حصول مقصود کے۔ در المختار

مقالہ ۵۴۸ (فصل دوم) ان الفاظ کے بیان مین جن سے شرکت صحیح ہے اور جن سے صحیح نہین ہوتی جیسے دو آدمیون نے بغیر مال کے اس شرط سے شراکت کی کہ جو کچھ ہم دونون آجکے روز خریدین وہ ہم دونون مین مشترک ہوگا خواہ کسی صنف یا عمل کی خصوصیت بیان کیا یا مطلق چھوڑ دیا تو یہ جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۴۹ شرکت جائز نہین غائب کے مال اور دین سے۔ در المختار

مقالہ ۵۵۰ اگر شریک نے اپنا حصہ عمارت سے زمین کے ساتھ بیچا تو جائز ہے بلا تعین۔ در عن الحاوی

مقالہ ۵۵۱ ایک گھر مشترک دو مردون مین ہے ادنین سے ایک نے اپنا حصہ اجنبی کے ہاتھ بیچا تو جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ۵۵۲ اگر ایک نے اپنا حصہ اشجار مین سے بدون زمین کے بلا اذن شریک کے فروخت کیا اگر اوسکے قطع کا وقت ہے تو بیع جائز ہے اسواسطے کہ مشتری کو ضرر نہوگا قنیہ و درالمختار

مقالہ ۵۵۳ اگر دو شخص وارث ہون زمین کے تو ایک وارث کو اپنا حصہ زمین مذکور سے بغیر شریک بیچنا جائز نہین بلا اذن شریک۔ کذا فی الطحاوی و درالمختار

فصل سوم۔ جو چیز راس المال ہوسکتی ہے اور جو چیز نہین ہوسکتی ہے اسکے بیان مین

مقالہ ۵۵۵ شرکت کے عقد کے وقت یا خرید کے وقت اونکا حاضر و موجود ہونا شرط ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۵۶ اگر مال غائب ہو یا قرض ہو تو ہر دو حال مین ایسے مال سے شرکت صحیح نہین ہے۔ محیط

مقالہ ۵۵۷ اور ہر دو مال کا سپرد کرنا شرط نہین ہے اور نیز دونون کا خلط کرنا بھی شرط نہین ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۸ پیسون سے شرکت جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۹ (فصل مفاوضہ) دو شخص باہم شرکت کرین کہ دونون اپنے مال مین و تصرف مین اور دین مین مساوی ہون۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۰ مفاوضہ مین دونون کا آزاد ہونا اور مسلمان ہونا ضرور ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۱ شرط ہے کہ دونون مین سے ہر ایک کفالت کی اہلیت رکھتا ہو باین طور کہ دونون آزاد و عاقل اور بالغ اور دین مین متفق ہون۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۲ شرط ہے کہ شریک عنانہ عموم تجارت مین ہون۔ محیط۔

مقالہ ۵۶۳ شرط ہے اگر راس المال جنس واحد و نوع واحد سے ہو تو مقدار کی راہ سے مساوی ہون عالم

مقالہ ۵۶۴ دو شریک مفاوضہ مین سے ہر ایک جو چیز خریدیگا وہ شرکت پر ہوگی۔ درالمختار و عالمگیری

فصل شرکت عنان کے بیان مین

مقالہ ۵۶۴ (تعریف) دو آدمی ایک نوع کی تجارت مثل گیہون یا چانول وغیرذالک مین شرکت کرین یا عموم تجارت مین شرکت کرین مگر خاصتہ کفالت کو ذکر نہ کرین اور نہ مفاوضت کو ذکر کرین - عالمگیری و درالمختار -

مقالہ ۵۶۵ (شرائط) مال عین ہو اور حاضر ہو اگر غائب ہو تو مشارٌ الیہ ہو اور اس حال مین وساطت ہونا شرط نہین - درالمختار

مقالہ ۵۶۶ جو کچھہ نفع حاصل ہوگا وہ دونون کے درمیان بقدر ہر ایک کے راس المال کے دونون مین مشترک ہوگا اور جو کچھہ نقصان یا تلف ہو وہ بھی دونون پر اسی حساب سے ہوگا - فتح القدیر

مقالہ ۵۶۷ ہر دو مال مین سے جو مال قبل خرید واقع ہونے کے تلف ہوا وہ اپنی مالک کا مال گیا خواہ مالک کے ہاتھہ مین تلف ہوا ہو یا دوسرے کے قبضہ مین سے ضایع ہوگیا ہو محیط

مقالہ ۵۶۸ جب شرکت عقد ہوگئی پس دونون مین سے ہر ایک کو اوسمین سے تصرف کرنے کا اختیار ہوگا اور یہی صحیح ہے - نہر الفائق و محیط

مقالہ ۵۶۹ اگر دونون نے درمون کے عوض ایک متاع خریدا پھر اوسکے بعد دینارون سے ایک متاع خریدا پھر دونون نے ایک مین نفع کہایا اور دوسرے مین نقصان کہایا تو خریدی چیزین خریدکرنیکے روز جقدر دونون مین سے ہر ایک کی ملک تھی اوسقدر اوسکا نفع یا نقصان ہر ایک کے حق مین ہوگا اور یہی صحیح ہے - محیط

باب شرکت فاسد کے بیان مین

مقالہ ۵۷۰ (تعریف) شرکت فاسد وہ ہے کہ جسمین شرائط صحت مین سے کوئی شرط نہ پائی جاوے

مقالہ ۵۶۱ جلانے کی لکڑی اور پانی مین اور خشک گھاس مین شرکت کرنا جائز نہین ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۶۲ مٹی لانے مین اور اس کے فروخت کرنے مین یا کانچ یا نمک یا برق یا سرمہ وغیرہا مین شرکت جائز نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۵۶۳ اگر دو شخص غیر مملوکہ مٹی سے عمارت بناوین یا پختہ اینٹین پکاوین تو بھی یہی حکم ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۵۶۴ جو چیزین بطور مباح ہون ان مین شرکت کرنا جائز نہین۔ ایضاً

باب الوقف۔ یعنے باب وقف کے بیان مین

مقالہ ۵۶۵ (تعریف) امام اعظم صاحب کے نزدیک وقف شرع مین حبس کرنا مال عین کا ملک واقف کنندہ پر اور خیرات کرنا اوسکے منفعت کا فقرون پر یا اور کسی وجہ خیر پر پس یہ لازم نہوگا کہ اس سے رجوع نہ کرسکے بلکہ واقف کنندہ کو اختیار ہوگا کہ وقف سے رجوع کرے اور اس مال کو فروخت کردے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۵۶۶ امام صاحب کے نزدیک ملک واقف کا زائل نہین ہوتا وقف سے مگر جب حاکم حکم کردے کہ یہ وقف واقف کے ملک مین نہین۔ درالمختار

مقالہ ۵۶۷ اور صاحبین کے نزدیک شرع مین وقف مال عین کا حبس کردینا ملک اللہ تعالے پر ایسی وجہ سے کہ اس مال عین کی منفعت بندون کی طرف عودت کرتی رہے پس صاحبین کے موافق لازم ہوتا ہے اور مال وقف فروخت نہین کیا جاسکتا اور نہ وہ میراث ہوسکتا ہے فتوی صاحبین کے قول پر ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۵۶۸ امام محمدؒ کے نزدیک ملک واقف زائل نہین ہوتا جبتک واقف متولی مقرر نہ کرے اور وقف متولی کو تسلیم نکرے۔ علیہ الفتوی درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۵۷۹ صاحبین کے نزدیک واقف کو وقف مین نہ صرف کرنا جائز ہے اور نہ بیچنا وقف کا اسواسطے واقف کے ملک سے خارج ہوگی۔ ہدایہ

مقالہ ۵۸۰ (رکن) وقف مین الفاظ مخصوص ہین چنانچہ یون کہنا کہ یہ زمین میری صدقہ ہے مساکین پر اور مانند اسکے یہ زمین خدا کے واسطے موقوف ہے ان الفاظ کو رکن اسواسطے کہا کہ اگر وقف مع شرائط لکھے بلا لفظ تو وقف صحیح نہین بالاتفاق مجرد لفظ وقف بلا ذکر دوام اور جہت مصرف کافی ہے یہ مذہب ابو یوسف کا ہے اور اسی پر فتوی دیا ہے اور صاحب فتح القدیر نے کہا ہے اسپر ائمہ ثلاثہ نے بھی اتفاق کیا ہے۔ عالمگیری والبحر الرائق

مقالہ ۵۸۱ اکثر علما نے امام محمد کے قول پر فتوی دیا ہے اشتراط تسلیم مین۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۲ صحیح ہے وقف مشاع (یعنے غیر مقسوم) نزدیک ابو یوسف کے اسواسطے کہ ابو یوسف کے نزدیک قبض شرط نہین اور یہ ظاہر الروایت ہے اسی پر فتوی دیا ہے۔ درالمختار عن شرح الکنز م

مقالہ ۵۸۳ امام محمد کے قبض کو شرط کہا ہے تو وقف مشاع یعنے غیر مقسوم کو جائز نہین رہا وقف کا جدا کر دینا قسمت کرکے مبنی ہے اشتراط قبض پر اور محتمل القسمۃ اور غیر محتمل القسمۃ کا وقف تو بالاتفاق جائز ہے سوائے مسجد اور مقبرون کے کہ اوسکا وقف باوجود عدم احتمال قسمت بھی تمام نہین بالاتفاق۔ مشایخ بلخ نے ابو یوسف کے قول کو لیا ہے اور مشایخ بخارا نے محمد کے قول کو لیا ہے اور اکثر علما نے امام محمد کے قول پر فتوی دیا۔ البحر الرائق۔

مقالہ ۵۸۴ غلام اور صغیر اور مجنون کا وقف صحیح نہین۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۵ بلاتعین وقف صحیح نہین یا یون کہنا کہ یہ زمین فقرا پر یا مسجد قرابت والون پر وقف ہے تو یہ وقف باطل ہے بسبب عدم تعین وقف کے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۸۶ امام محمدؒ اور ابو یوسف کے قول کی ترجیح مختلف ہے اور ابو یوسف کا قول احوط اور اسہل ہے وقف کی ترغیب کے واسطے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی الدر و شرح وقایہ و در المختار

مقالہ ۵۸۷ قید وقت کی وقف مین باطل ہے مثل ایک مہینے یا ایک سال تک بالاتفاق۔ الخیار اگر وقف کیا ایک شخص پر بعینہ تو اسکی موت کے بعد واقف کے وارثون کے طرف موقوف علیہ عود کریگا اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۵۸۸ قسمت نہ کیا جاوے وقف مستحقین پر بلکہ سب نوبت بنوبت اوس سے فائدہ لین مگر صاحبین کے نزدیک غیر مقسوم قسمت ہو اور اوسیکا فتوی دیا ہے قاری ہدایہ

مقالہ ۵۸۹ صاحبین کے نزدیک قسمت مشاع صحیح ہے جبکہ قسمت ہو درمیان واقف اور اوس کے شریک کے مالک کے یا دوسرے واقف یا اوسکے ناظر کے بشرطیکہ جہت اوسی کے واقف کے مختلف ہو۔ کذا فی شرح قاری ہدایہ و عالم

مقالہ ۵۹۰ اگر واقف نے اوس زمین کا نصف وقف کیا جسکے کل کا وہ مالک ہے تو قاضی اوسکو تقسیم کردے باوجود واقف اور واقف کی مدت کے بعد اوسکے وارثون کو یہ تقسیم جائز ہے تو قاضی وقف کو ملک سے جدا کردے اوسپر فتوی دیا ہے اور قاری ہدایہ نے اسی پر اعتماد کیا ہے اور بعض علمار نے بھی اسی طرح اعتماد کیا ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۹۱ واقف کی ملک زائل ہوجاتی ہے مسجد یا عبدگاہ کے علیحدہ کردینے سے

اور اسیطرح زبان سے کہدینے سے اس مکان کو مسجد کردیا ابو یوسف کے نزدیک
اور امام صاحب اور امام محمدؒ نے اوسمین جماعت سے نماز پڑہنا شرط کیا ہے اور
ایک قول مین ایک آدمی کا بھی نماز پڑہنا کافی ہے بعض علمانے اسی قول کو ظاہر الروایت
کہا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۹۲ ایک شخص کی زمین میدان ہے اوسمین کچھہ عمارت نہین اور اوسنے لوگون کو
جماعت سے نماز پڑہنا کی اجازت دے دیا یا دوام کا لفظ ذکر نہ کیا لیکن نیت دوام
کی پھر وہ مرگیا تو وہ مکان مسجد ہوگا اوسمین میراث نہین۔ درالمختار والنہر الفائق

مقالہ ۵۹۳ ایک شخص نے اپنے گھر کے درمیان مین مسجد بنائے اور اوسمین نماز پڑہنے کا
اذن دیا تو وہ مسجد نہوگی مگر جبکہ مسجد کے واسطے راہ بھی شرط کرے۔ درالمختار

مقالہ ۵۹۴ اگر مسجد کا گرداگرد پیش منہدم ہوکر ویران ہوگیا اور اوسکی کچھہ حاجت نرہی تو وہ بھی
مسجد ہی باقی رہے گی امام ابو یوسف کے نزدیک ہمیشہ قیامت تک اسی پر فتوی
ہے گو اوسمین کوئی نماز علی الدوام پڑہے یا نہ پڑہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۹۵ اگر مسجدون کی اصلاح کے واسطے مال وقف کیا تو جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۹۶ اگر پلون کے بنانے اور راستون کی درستی اور قبرون کے کھودنے اور مسلمانون
کے لیے سقایہ اور سرائین یا مسلمانون کے واسطے کفن خرید کرنیکے لئے کیا ہے تو
توقف جائز ہے اسی پر فتوی دیا جاوے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۵۹۷ اگر زمین وقف کیا جسمین چکی گڑی ہے تو وہ چکی داخل وقف ہوگی خواہ پنچکی ہو
یا ہاتہہ کی چکی ہو اور اس طرح کنوئیں کے چرخ داخل ہونگے۔ محیط

مقالہ ۵۹۸ حمام کے وقف مین دیگین داخل ہونگی اور وہ مقام بھی جہان اوسکا گوبر اور راکھ

ڈالی جاتی ہے اور پانی بہنے کی نالی جو زمین مین ہو اور راستہ آمد و رفت کا داخل نہ ہوگا۔ فتح القدیر

مقالہ ۵۹۹ اگر مکان وقف کیا جسمین شہد کی مکھیون نے چھتے ہین تو جائز ہے اور مکھین تارج مکان ہونگی۔ عالمگیری

فصل وقف مشاع کے بیان مین

مقالہ ۶۰۰ یہان پر مشاع سے مراد تمام مین وقف پھیلا ہوا ہو منقسم و متعین کسی حصہ مین نہو ایضاً

مقالہ ۶۰۱ جو چیز قابل تقسیم ہے اور اسمین وقف مشاع امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۰۲ امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے یعنے جو چیز قابل تقسیم ہے اوسمین وقف مشاع اور متاخرین مشائخ نے اسی پر فتوی دیا ہے اور یہی مختار ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۰۳ اسپر اتفاق ہے کہ غیر مقسوم کو مسجد یا مقبرہ کر دینا مطلق جائز نہین جو قابل تقسیم ہو یا نہ ہو۔ فتح القدیر

فصل اگر فقیرون پر وقف کیا پھر خود یا اوس کے بعض اولاد یا قرابت محتاج ہوگی جنکو اس وقف کی حاجت ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۶۰۴ اگر کوئی زمین فقیرون اور مساکین پر صدقہ موقوفہ کر دے پھر اوسکے بعضے قرابت یا وہ خود محتاج ہو اگر وہ خود محتاج ہوا تو اسکو اس وقف کے غلہ سے سب امامون کے نزدیک کچھ نہ دیا جائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۶۰۵ اگر واقف کے قرابت مین سے بعضے یا اس کے بعضے فرزند اس کے محتاج ہون

مقالہ ۶۰۶ اور وقف مذکور حالت صحت مین واقع ہوا ہے تو اسمین چند کام ہین ایک یہ کہ وقف کا غلہ قرابتی فقیرون پر صرف کرنا اولی ہے اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

فصل وقف مین شرط کرنیکے بیان مین

مقالہ ۶۰۷ اگر اراضی یا اور کوئی چیز وقف کی اور کل اپنے واسطے شرط کرلے یا بعض اپنے واسطے شرط کرلے جبتک کہ زندہ ہے اور بعد اسکے فقیرون کے واسطے کردے تو وقف صحیح ہے اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۶۰۸ اگر اپنی ذات کے واسطے شرط کرلے کہ وقف کی آمدنی سے میرا قرضہ ادا کیجاوے یا کہا کہ جب مین مرون تو پہلے اس وقف کی آمدنی سے جو مجھپر قرضہ ہے ادا کیا جاوے پھر جو باقی رہے وہ وقف کی راہ پر صرف ہو تو یہ سبب جائز ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۰۹ اگر اصل وقف مین یہ شرط کی کہ جب چاہیگا اس اراضی کی جگہہ دوسری اراضی کو بدل لیگا جو بجاے اسکے وقف ہوگی تو امام ابو یوسف کے نزدیک وقف اور شرط دونون جائز ہین اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۰ اگر کہا کہ میری یہ اراضی صدقہ موقوفہ ہمیشکے واسطے اس شرط پر ہے کہ اسکی جگہہ مین دوسری بدل سکتا ہون تو استحساناً وقف جایز ہوگا اگر پہلے اراضی کے ثمن سے دوسری کی خرید واقع ہو۔ محیط

مقالہ ۶۱۱ اگر واقف نے کہا کہ اس شرط سے کہ مین بجائے اسکے دوسری زمین بدل سکتا ہون تو اسکو یہ اختیار نہ ہوگا کہ بجائے اسکے مکان بدل دے۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۱۲ اگر ایک سال تک زمین کا غلہ کسی شخص معین کے واسطے کردیا تو جائز ہے اسکے

بعد اسکو اختیار ہوگا کہ جسکے واسطے چاہے کر دے۔ عالمگیری

۶۱۳ مقالہ اگر اوس نے والدین کے واسطے غلہ وقف کر دیا تو صحیح ہے۔ محیط

۶۱۴ مقالہ اگر واقف نے وقف کا غلہ فرزند کے واسطے کیا تو جائز ہے۔ عالمگیری

۶۱۵ مقالہ اگر کسی نے کہا کہ میری یہ اراضی صدقہ موقوفہ ہے زید اور خالد اور عمرو پر کہ زید سے شروع کیا جاوے پس جبتک زید زندہ رہے اسکو صدقہ کی آمدنی مین سے دیجاوے پھر اسکے بعد خالد کو جبتک زندہ رہے اس صدقہ کی آمدنی دیجاوے پھر بعد اسکے عمر کو دیجاوے جبتک وہ زندہ ہے پھر بعد اسکے مسکینون پر صدقہ ہے اسی پر عمل ہے۔ عالمگیری و محیط

باب ولایت وقف اور تصرف قیم وغیرہ ذلک کے بیانمین

۶۱۶ مقالہ وقف پر وہ متولی کیا جاوے جو امین ہو اور بذات خود یا اپنے نائب سے اسکے سرانجام پر قادر ہو خواہ مرد ہو یا عورت ہو۔ عالم و مختار۔

۶۱۷ مقالہ (شرط وقف) متولی وقف ہونے کی صحت کے واسطے یہ شرط ہے کہ عاقل و بالغ ہو۔ البحر الرائق

۶۱۸ مقالہ اگر کسی وقف کرنے والے نے یہ شرط کیا کہ اس وقف کی ولایت میری اولاد مین سے جو میرے بعد ہو اسکو ہے تو قاضی اس وقف کنندہ کے فرزند صغیر کا ایک شخص خلیفہ مقرر کر دیگا بشرطیکہ وہ لائق ہو ولایت کے۔ عالمگیری

۶۱۹ مقالہ اگر کسی غائب کو وصی مقرر کیا تو قاضی اپنے طرف سے ایک شخص کو چند روز کے واسطے مقرر کرے جبتک وہ حاضر نہو جب وہ حاضر ہوا وسکو سونپ دے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۰ ایک مرد نے ایک طفل کو وصی کیا تو قاضی بجاے طفل کے مرد کو مقرر کریگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۱ اگر واقف نے ولایت وقف کی شرط اپنی اولاد کے واسطے اس شرط سے کی کہ اولاد مین سے جو افضل ہو وہ متولی ہو پھر اسکے بعد جو افضل ہو وہ متولی ہو اسی ترتیب سے تو اسکی ولایت واقف کی اولاد مین سے افضل کو ہوگی پھر اگر افضل مذکور فاسق ہوگیا تو ولایت اس شخص کو حاصل ہوگی جو فضیلت مین اسکے مثل یا قریب قریب ہے پھر اگر افضل نے فسق چھوڑ کر توبہ کرلی اور دوسرے کی نسبت اعدل افضل ہوگیا تو ظاہر الروایت کے موافق ولایت اسکی طرف منتقل ہوجائیگی۔ کذا فی المحیط۔

مقالہ ۶۲۲ اگر واقف نے کہا کہ اس وقف کی ولایت میری اولاد مین سے افضل کو ہے پھر اسکے بعد جو افضل ہو اوسی ترتیب سے پھر افضل نے انکار کیا تو استحساناً ولایت وقف اسکو ملے گی جو فضیلت مین اوس سے ملتا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۳ اگر فضیلت مین سب برابر ہین تو سن کا اعتبار ہوگا جو سن مین بڑا ہوگا اوسکو ولایت حاصل ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۴ اگر متولی مرگیا اور وقف کرنے والا زندہ ہے تو دوسرے متولی مقرر کرنے کی رائے واقف کے اختیار ہے قاضی کو کوئی اختیار نہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۵ اگر واقف مرگیا ہو تو متولی مقرر کرنے کا اختیار درجہ اول مین اوسکے وصی کو ہوگا اسواسطے کہ وہ قاضی سے افضل اور اولی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۶ اگر میت نے کسیکو وصی نہین کیا تو اوسکا اختیار قاضی کو ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۷ اگر واقف کے گھرانے مین کوئی لائق نہو پس قاضی نے کسیکو متولی مقرر کردیا پھر اسکے گھرانے مین کوئی لائق ہوگیا تو ولایت منتقل ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۸ اگر قاضی مرگیا یا معزول ہوگیا تو جسکو وقف پر متولی مقرر کیا ہے وہ اپنے حال پر متولی رہے گا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۹ متولی کو اختیار ہے کہ اپنی موت کے وقت دوسرے کو ولایت وقف سپرد کرے۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۰ اگر کسی کو خاصتہ وقف کا وصی کر گیا تو یہ شخص اسکے جملہ اموال کا وصی ہوگا یہ ظاہر الروایت کے موافق امام اعظم و امام ابو یوسف کا قول ہی اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۱ اگر کسی نے وقف مین ایک شخص کو متولی کیا اور اوسپر یہ شرط کر لی کہ اسکو یہ اختیار نہین ہے کہ دوسرے کو اپنے طرف سے وصی کرے تو شرط جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۲ اگر دو آدمیون کو اپنا وصی کر گیا پھر ایک نے قبول کیا دوسرے نے انکار کیا تو قاضی بجاے اسکے دوسرا شخص مقرر کر دے گا۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۳ اگر واقف نے ایک مرد اور ایک طفل کو وصی کیا تو قاضی بجاے طفل کے ایک مرد مقرر کر دے۔ کذا فی حاوی۔

فصل دعوی کے بیانمین

مقالہ ۶۳۴ اگر کسی نے ایک زمین فروخت کی پھر کہا کہ مین اسکو وقف کر چکا تھا یا کہا کہ زمین میرے اوپر وقف ہے پس اگر اسپر گواہ قائم نہ ہوے اور اوس نے مدعا علیہ سے قسم لینے چاہے تو ایسا نہین کر سکتا ہے اسواسطے کہ قسم لینے کی شرط یہ ہے کہ پہلے دعوی صحیح ہو لے حالانکہ یہان بسبب تناقض کے دعوی صحیح نہ ہوا اسلئے کہ وقف بتقضے عدم ملک و بطلان بیع ہے اور یہان بیع کی ہے جو

مقتضی ملک ہے اور اگر اوس نے وقف ہونے پر گواہ قایم کیا تو مختار یہ ہے کہ گواہ سنے جاوین گے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۵ اگر وقف کا دعوی کیا یا گواہون نے وقف کی گواہی دی اور انہون نے وقف کے زمانے کا حال بیان نکیا تو وقف کا دعوی اور وقف کی گواہی بدون بیان وقف کے زمانے کے صحیح ہے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۶۳۶ اگر کسی نے دعوی کیا کہ یہ اراضی مجہر وقف ہے تو دعوی مسموع نہوگا اور یہی اصح اور مفتوی بہ ہے۔ عالمگیری عن خلاصہ

مقالہ ۶۳۷ جسپر وقف ہے اوس نے دعوی کیا کہ مجہر وقف ہے پس اگر اوسکا دعوی باجازت قاضی ہو تو باتفاق صحیح ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۸ اگر دعوی باجاز قاضی ہے تو اصح یہ ہے کہ ایسا دعوی نہین صحیح ہے۔ ایضاً اگر متولی نے وقف ہونے پر گواہ قایم کیے اور کسی مدعی نے اپنی ملک ہونے پر گواہ دے اور فی الحال قبضہ متولی کا ہے تو قابض کے گواہ مسموع نہونگے بلکہ غیر قابض مدعی کے گواہون پر حکم ہوگا پھر اگر اسکے بعد متولی نے خارج ہوکر وقف ہونے کے گواہ دے تو مسموع نہونگے علیہ الفتوی۔ عالمگیری

فصل گواہون کے بیان مین

مقالہ ۶۳۹ اگر دو گواہون نے ایک شخص پر گواہی دی کہ اوس نے اپنی زمین وقف کی ہے اور گواہون نے اس زمین کے حدود بیان نہ کئے تو گواہی باطل ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۴۰ اگر گواہون نے تین حدین بیان کی ہون تو ہمارے علماء رحمہم اللہ کے نزدیک گواہی

مقبول ہوگی - محیط

مقالہ ۶۴۱ اگر دونون گواہون نے گواہی دی کہ اس نے اپنی زمین جو فلان مقام پر ہے وقف کی اور ہم سے اسکے حدود بیان کئے تھے لیکن ہم بھول گئے ہین تو گواہی قبول نہوگی - عالمگیری

مقالہ ۶۴۲ دو گواہون نے گواہی دی کہ اس نے اپنی زمین وقف کی ہے مگر دونون نے اسکا مقام بیان کرنے مین باہم اختلاف کیا تو یہ گواہی قابل حجت نہوگی - ایضاً

باب اقرار وقف کے بیان مین

مقالہ ۶۴۳ جبکہ ایک زمین ایک شخص کے قبضہ مین ہے اگر اوس نے اقرار کیا کہ یہ وقف ہے تو یہ وقف کا اقرار ہوگا اور ابتدار وقف نہین ہوگی - عالمگیری

مقالہ ۶۴۴ اگر زید نے اپنی مقبوضہ زمین کے وقف ہونے کا اقرار کیا اور اُسکے وقف کرنے کو لیکن بیان نہین کیا اور نہ اوسکے مستحقون کو بیان کیا تو اوسکو اقرار صحیح ہوگا اور یہ زمین فقیرون پر وقف ہوجائے گی - محیط و قاضیخان -

مقالہ ۶۴۵ اگر زمین متنقبضہ کا زید پر خالد نے دعوی کیا کہ یہ زمین میری ہے اور زید کہتا ہے کہ زمین وقف ہے ایک مسلمان نے اسکو وقف کیا تھا اور میرے قبضہ مین دیدی ہے تو قاضی اس زمین کو اسی جہت پر وقف قرار دیگا جو اوس نے اقرار کیا ہے لیکن اس حکم سے مدعا علیہ کے ذمہ سے خصومت مندفع نہوگی یہانتک کہ مدعا علیہ سے قسم نہ لیجاوے کہ یہ زمین میری نہین ہے - الخ - عالمگیری

باب وقف کو غصب کرلینے کے بیان مین

مقالہ ۶۴۶ اگر زمین وقف کی پہراو سپر متولی مقرر کیا پہر جس شخص کو سپرد کی تھی وہ انکار کر گیا تو
وہ غاصب ہے زمین اوسکے قبضہ سے نکال لیجاوے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۶۴۷ اگر وقف کی چیز مین بعد انکار کے نقصان آگیا تو غاصب اوسکا ضامن ہوگا۔

مقالہ ۶۴۸ اگر یہ زمین متولی سے غصب ہوئی تھی نہ واقف سے تو غاصب پر واجب ہوگا
کہ واقف کو واپس دیدے جب غاصب نے انکار کیا اور غضب ثابت ہوگیا تو
قاضی اوسکو محبوس کرے یہانتک وہ وقف مغصوبہ کو واپس کردے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۴۹ جبکہ زمین چند آدمیون پر وقف ہے اور اسپر کسی ظالم نے زبردستی قبضہ کرلیا اور
اوسکے قبضہ سے نکالنا ممکن نہین ہے جن لوگون پر وقف تھا انہون نے
اپنون مین سے ایک پر دعوی کیا کہ اس نے اس ظالم کے ہاتھہ فروخت کرکے
اوسکو سپرد کردیا ہے اور وہ شخص منکر ہے پس باقیون نے اوس سے قسم لینی
چاہے تو انکو یہ حق پہونچتا ہے اور جب اوس شخص نے انکے دعوی سے انکار کیا
تو اوس سے قسم لیجائے گی پس اگر اوس نے قسم کہانے کا انکار کیا تو اوسپر
قیمت وقف مذکور ادا کرنے کا حکم کیا جائے گا اور اسی طرح اگر باقیون نے
اوسپر گواہ قایم کئے تو بھی ثابت ہوجانے پر بھی حکم دیا جائے گا غضب کی صورت
مین وقف پر نظر کرکے یہی فتوی ہے کہ غاصب ضامن ہے جیسے کہ وقف کے
منافع غضب کرلینے کی صورت مین بنظر وقف یہی فتوی ہے کہ منافع وقف کا غاصب
ضامن ہے اور یہی ہمارے مشایخ نے اختیار کیا ہے۔ اور جب اس غاصب
پر قیمت کا حکم دیا گیا تو قیمت اوس سے وصول کرکے اوسکے عوض دوسری ارضی
خرید کیجائے گی پس وہ بجائے اصل کے وقف رہے گی۔ عالمگیری

باب مریض کے وقف کے بیانمین

مقالہ ۶۵۰ اگر مریض نے اپنے مرض الموت مین اپنا دار وقف کیا تو جائز ہے بشرطیکہ تہائی ترکہ سے زیادہ نہو۔ علیہ الفتوی کتب الفقہ

مقالہ ۶۵۱ اگر میت کا کچھ اور مال ظاہر ہوا جسکے کہ دار مذکور اوسکے تہائی ترکہ تمام سے برآمد ہوگیا تو پورا وقف مذکور نافذ کردیا جائے گا۔ قاضیخان

مقالہ ۶۵۲ اگر میت پر قرضہ تھا پس قاضی نے اسکے دار یا زمین وقف کو اس قرضہ مین فروخت کیا پھر میت کا اسقدر مال ظاہر ہوا جس سے میت کا قرضہ ادا ہوتا اور اوسکی تہائی سے یہہ زمین وقف برآمد ہوتی ہے تو بھی بیع مذکور نہین توڑی جائیگی ولیکن مال میت سے بقدر ثمن وقف مذکور کے نکال کر اوس سے دوسری زمین خرید کر فقیرون پر صدقہ موقوفہ کردیجائے گی۔ محیط

باب مسجد کے بیان مین اور اوسکے متعلقات کے بیانمین

فصل اون امور کے بیانمین جس سے مسجد ہوجاتی ہے اور اوسکے احکام

مقالہ ۶۵۳ جس نے مسجد بنائی اوس کی ملک اس سے زائل نہوجائیگی یہان تک کہ اسکو حاکم کے لگاؤ سے مع راستہ کے الگ کردے اور اوسمین نماز پڑھنے کی اجازت دیدے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۵۴ اگر کسی نے اپنے درمیان احاطہ یا مکان کو مسجد کردیا اور لوگون کو اوسمین داخل ہونے

اور اوسمین نماز پڑہنے کی عام اجازت دیدے پس اگر اوسکے ساتہہ راستہ شرط کردیا
تو وہ بالاتفاق مسجد ہوجائے گی۔ عالمگیری

۶۵۵ مقالہ اگر کسی نے مسجد بنائی جسکے نیچے تہ خانہ ہے یا اوسکے اوپر بالاخانہ ہے اور مسجد کا دروازہ
بڑے راستہ کے طرف بنادیا اور اوسکو جدا کردیا تو اوسکو اختیار رہوگا کہ اوسکو
فروخت کردے اور جب مرجاوے تو یہ مکان اوسکے وارثون کی میراث ہوگا اور
اگر اوسکا تہ خانہ بغرض مصالح مسجد ہو تو یہ مسجد ہوجائے گی۔ ہدایہ

۶۵۶ مقالہ اگر اذان اقامت کے ساتہہ بالجہر اجازت سے اوسمین جماعت کے ساتہہ دیا
زیادہ آدمیون نے نماز پڑہی تو مسجد ہوجائے گی۔ عالمگیری و محیط

۶۵۷ مقالہ اگر ایک شخص نے ایک ہی مرد کو موذن اور امام کردیا اوس نے اذان دی اور
اقامت کہی اور تنہا نماز پڑہے تو وہ بالاتفاق مسجد ہوجائے گی۔ کفایہ و ہدایہ

۶۵۸ مقالہ اگر مسجد کسی ایسے متولی کو سپرد کردے جو اوسکے مصالح کے سرانجام پہ قایم
رہتا ہے تو جائز ہے اگرچہ وہ متولی اس مسجد مین نماز پڑہتا ہوا ور یہی صحیح ہے
بلکہ اصح ہے۔ محیط

۶۵۹ مقالہ اگر اوسکو قاضی یا اوس کے نائب کو سپرد کردیا تو جائز ہے۔ البحر الرائق

۶۶۰ مقالہ اگر مسجد کے پاس یعنے پہلو مین ایک زمین ہے جو اوسی مسجد پر وقف ہے اور
لوگون نے چاہا کہ اوسکو مسجد مین بڑہادین تو جائز ہے ولیکن قاضی یا حاکم کے
سامنے پیش کرین تاکہ وہ اونکو اجازت دیدے۔ خلاصہ عن عالمگیری

۶۶۱ مقالہ اگر ایک قوم نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور اونکو جگہ کی ضرورت ہے تاکہ مسجد
کشادہ ہوجاوے پس اونہون نے راستہ مین سے کچہہ زمین لیکر مسجد مین

مین داخل کردیا پھر اگر راستے والون کو کچھ ضرورت واقع نہوئی تو جائز ہے اور
بھی مختار ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۶۶۲ اگر لوگون نے مسجد مین سے کوئی ٹکڑا مسلمانون کے لئے عام راستہ کردیا
تو اونکو یہ اختیار نہین ہے اور یہ قول صحیح ہے ۔ محیط

مقالہ ۶۶۳ اگر کوئی مسجد خراب ہوگئی اور مسجد والے اس سے بے پروا ہین اور مسجد نماز
پڑھنے کے قابل نہین رہی تو اوسکے مالک کو یا ورثا کو اسکے فروخت کرنے کا
کوئی حق نہین وہ مسجد ہمیشہ کے لئے مسجد ہے اور یہی اصح اور مفتوی بہ ہے ۔ عالم

مقالہ ۶۶۴ اگر زید نے اپنے ذاتی مال مین مسجد مین فرش ڈالا بعد کو مسجد خراب ہوگئی اور
لوگ بھی اوس فرش سے مستغنی ہین تو وہ فرش زید کے ملک مین ہوگا ۔ علیہ الفتوی ۔ عالم

مقالہ ۶۶۵ مسجد کے کوجائز نہین ہے کہ حد مسجد مین صحن مین دوکانین بنوائے کیونکہ مسجد
جب دوکان وسکن کی گئی تو اوسکی حرمت ساقط ہوجائے گی اور یہ جائز نہین ہے ۔ محیط

کتاب البیوع

باب بیع کے احکام مین

مقالہ ۶۶۶ (تعریف) واضح ہو کہ رضامندی سے ایک مال کو دوسرے کے مال سے
باہم بدلنے کو بیع کہتے ہین ۔ ہدایہ درالمختار و عالمگیری کفایہ

مقالہ ۶۶۷ (شرط بیع کی) شرط بیع کی چار قسمین ہین ایک[۱] بیع کے منعقد ہونے کی شرط
دوسری[۲] نافذ ہونے کی تیسری[۳] صحیح ہونے کی اور چوتھی[۴] لازم ہونے کی شرط

چندطرح پر ہے منجملہ اوسکے عاقدین عاقل اور بالغ ہون تمیزدار ہون۔ عالمگیری درالمختار

۶۶۸ مقالہ بیع چار قسم پر ہے۔ نافذ۔ موقوف۔ فاسد۔ باطل۔ درالمختار

۶۶۹ مقالہ بیع منعقد نہین ہوتی مگر ایجاب اور قبول سے دونون لفظ ماضی کے ہون۔ ایضاً

۶۷۰ مقالہ جو بیع عین ساتھہ عین کے ہو اوسکو بیع مقایضہ کہتے ہین اور ایک مبیع ہوتا ہے دوسرا ثمن ہوتا ہے۔ کفایہ

۶۷۱ مقالہ جو بیع عین ساتھہ ثمن کے ہو اوسکو بیع المطلق کہتے ہین۔ درالمختار

۶۷۲ مقالہ جو ثمن ساتھہ ثمن کے ہو اوسکو بیع صرف کہتے ہین۔ درالمختار

۶۷۳ مقالہ جو بیع دین ساتھہ عین کے ہو اوسکو بیع سلم کہتے ہین۔ ایضاً

۶۷۴ مقالہ جو بیع پہلی قیمت سے زیادہ ہو اوسکو بیع مرابحہ کہتے ہین۔ ایضاً

۶۷۵ مقالہ جو بیع پہلی قیمت سے زیادہ نہو اوسکو بیع تولیہ کہتے ہین۔ ایضاً

۶۷۶ مقالہ جو بیع پہلی قیمت سے کم مین فروخت کیجاوے اوسکو بیع وضعیہ کہتے ہین۔ ایضاً

۶۷۷ مقالہ اور یہی بھی شرط ہے کہ شرعاً قیمت دار چیز ہو اور مشتری کے سپرد ہوسکتی ہو۔ فتح القدیر

۶۷۸ مقالہ اور شرط ہے متعاقدین باہم دونون ایک دوسرے کا کلام سنے بالاجماع۔ عالم

۶۷۹ مقالہ ایجاب اور قبول ایک مجلس مین ہونا شرط ہے۔ ایضاً

۶۸۰ مقالہ اور یہہ بھی شرط ہے کہ بیع کی کوئی میعاد مقرر نہو۔ ایضاً

۶۸۱ مقالہ صحیح ہے بیع لڑکے کی جبکہ بیع کی عقل رکھتا ہو نقصان اور فائدہ کو جانتا ہو۔ درالمختار

۶۸۲ مقالہ اگر ایک عاقد نے عدم سماع کا دعوی کیا باوجودیکہ وہ بھی نہین اور اہل مجلس نے اوسکو سنا اوسکی تصدیق نہوگی۔ طحطاوی و عالمگیری۔

۶۸۳ مقالہ (رکن) ایجاب اور قبول بیع مین رکن ہے خواہ قولی ہو یا فعلی ہو جو تبادل ملکین کی

رضامندی پر دلالت کرے فیہ اشارۃ الی قولہ تعالے ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم۔

۶۸۴ مقالہ ایجاب وقبول عبارت ان دو لفظون سے ہے جو غیر کے ملک کرنے اور اپنے مالک ہونے پر دلالت کریں۔ درالمختار و فتح القدیر

۶۸۵ مقالہ (لغت) مین ایجاب بمعنی اثبات ہے مطلقاً اور یہان اثبات فعل خاص سے مراد ہے جو رضامندی پر دلالت کرے خواہ بائع سے واقع ہو خواہ مشتری سے

۶۸۶ اور قبول عبارت ہے اثبات فعل ثانی سے۔ ایضاً

۶۸۷ مقالہ جبکہ ایجاب اور قبول بصیغہ ماضی ہو تو ثبوت بیع کے واسطے نیت کی کچھ حاجت نہین بخلاف ثانی کے یعنے جبکہ ایجاب اور قبول بلفظ مضارع ہو تو نیت کی حاجت ہو گی اگر صیغہ مضارع سے ایجاب حال کی نیت کی نہ استقبال کی تو صحیح ہے بنا بر قول اصح کے۔ درالمختار۔

۶۸۸ مقالہ ماضی کے صیغہ مین بدون نیت کے بیع منعقد ہوتی ہے اور مضارع مین اصح یہ ہے کہ نیت چاہیے۔ البحر الرائق

۶۸۹ مقالہ الفاظ مبیع کے خواہ بلفظ عربی ہون یا فارسی ہون یا اور کسی زبان مین ہون۔ عام ازین بیع منعقد ہوتی ہے ساتھ لفظ سلم کے بالاتفاق الروایات۔ کذا فی المحیط

۶۹۰ مقالہ بیع منعقد ہوتی بلفظ ہبہ کے یعنے جب بائع نے کہا مین نے اس چیز کو بعوض اتنے ثمن کے ہبہ کیا۔ عالمگیری

۶۹۱ مقالہ بیع منعقد ہوتی ہے جب بائع نے کہا یہ چیز تمہارے لئے گردانی اتنے یا اتنے مین تو بیع صحیح ہو جائے گی۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۶۹۲ ایک شخص نے کہا کہ یہ گھوڑا میرا بدل تیرے گھوڑے کے ہے پھر دوسرے نے کہا اسیطرح تو بیع منعقد ہو جائے گی۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۶۹۳ اگر ایک متعاقدین کا اٹھ کھڑا ہوا وقت عقد کے مجلس سے تو بیع باطل ہو گی اسواسطے یہ فعل اعراض پر دلالت کرتا ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۶۹۴ جب ایجاب و قبول حاصل ہو تو بیع لازم ہو جاتی ہے اور بایع اور مشتری کو خیار باقی نہین رہتا مگر خیار عیب اور خیار رویت مین باقی ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۶۹۵ تفریق ایجاب جائز نہین مگر جبکہ بائع اور مشتری دوبارہ ایجاب اور قبول کرین تو بیع جائز ہو گی دوسرے ایجاب اور قبول سے نہ اول سے۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۶۹۶ بیع کے صحیح ہونے کے واسطے شرط ہے مقدار مبیع اور ثمن کے معرفت فقط۔ در

مقالہ ۶۹۷ بیع اعواض مین جب اشارہ کیا مبیع کے طرف تو اب معرفت اور مقدار کی ضرورت نہین اسواسطے کہ اشارہ کافی ہے تعریف جہالت وصف مین مقتضی نزاع نہین ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۶۹۸ مطلق ثمن سے بیع صحیح نہین ہوتی مگر جبکہ معرفت مقدار اور وصف ہو کیونکہ بیع مین تسلیم واجب ہے بالقدر اور بلاقدر جہالت ہے پس جہالت منع کرتی ہے تسلیم کو۔ درالمختار

مقالہ ۶۹۹ معرفت مقدار اور وصف غیر مشار الیہ مین شرط ہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۰ بیع صحیح ہے بلا مدت کے بخلاف موجل کے۔ ہدایہ و درالمختار

مقالہ ۷۰۱ بیع صحیح ہے ثمن موجل مین جسکی مدت معلوم اور مقرر ہو تاکہ نزاع کی نوبت نہ پہونچے۔ ہدایہ و درالمختار

مقالہ ۱۰۲ اگر بیع موجل کی تو ایک مہینے کے طرف پھیر جاوے گی اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۳ اگر بایع اور مشتری مین نزاع واقع ہو تو اوسکا قول معتبر ہوگا جو مدت کی نفی کرتا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۴ اگر بلا مدت فروخت کیا ہے اور مشتری کی مدت مین اختلاف واقع ہوا تو بائع کا قول معتبر ہوگا اسواسطے کہ بیع مین عدم تاجیل اصل ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۵ اگر دونون مختلف ہون مدت کے گذر جانے کے بایع کہتا ہو کہ مدت ہوچکی ہے اور مشتری کہتا ہو کہ ہنوز مدت باقی ہے تو قول اور گواہی مشتری کی قبول ہوگی الخ

مقالہ ۱۰۶ اور مدت باطل ہوتی ہے مدیون کی موت سے۔ ایضاً

باب مبیع کو ثمن کے واسطے روک رکھنے کے بیان مین

مقالہ ۱۰۷ اگر قیمت نقد ٹھہری ہے تو بایع کو مبیع کے روکنے کا اختیار ہے کذا فی المحیط و عالم

مقالہ ۱۰۸ اگر کچھ دام نقد ٹھہرے ہین اور کچھ میعاد پر تو باقی داموں کے واسطے مبیع کو روکنے مین بائع کو اختیار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۹ اگر مبیع بائع کے پاس سے ضائع ہوگی تو قیمت کا بائع ضامن ہوگا۔ کذا فی المحیط

فصل مبیع کو سپرد کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۱۰ اگر کسی شخص نے کوئی اسباب ثمن کے عوض بیچا تو مشتری سے یہ کہا جاوے گا کہ پہلے ثمن دیدے اور اگر اسباب کے عوض بیچا تو ثمن کو ثمن کے عوض بیچا تو دونون سے کہا جاوے گا کہ ایک ساتھ سپرد کر دین۔ ہدایہ

مقالہ ۱۱۱ کنجی پر قبضہ کرنا بھی گھر پر قبضہ کر لینا ہے بشرطیکہ بلا تکلف اوسکو کھولنے کا

اختیار حاصل ہوجاوے ورنہ قبضہ نہین ثابت ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲ اگر مکان فروخت کیا اور مشتری کو کنجی حوالہ کردی اوس نے کنجی پر قبضہ کرلیا اور مکان کے طرف گیا تو مکان پر قابض ہوگا بشرطیکہ کنجی اوسی مکان کی ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳ اگر کوئی ایسا مکان جو وہان پر موجود نہ تھا اور بائع نے کہا مین نے وہ مکان تجھکو سپرد کردیا اور مشتری نے کہا کہ مین نے قبضہ کرلیا تو یہ قبضہ نہ ہوگا لیکن اگر مکان قریب ہے تو قبضہ شمار نہ ہوگا اور یہی صحیح ظاہر الروایت کے موافق ہے البحر الرائق وقاضیخان

مقالہ ۱۴ اگر ایک مکان کسی کے ہاتھہ فروخت کیا اور وہ مکان دوسرے شہر مین ہے اور بائع نے صرف زبان سے سپرد کیا ہے پھر مشتری نے قیمت کے دینے سے انکار کیا تو مشتری کو اس انکار کا اختیار ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۵ اگر مبیع بائع کے پاس تھی اور مشتری نے اوسکو ضائع کردیا یا اوسمین کوئی عیب پیدا کردیا تو یہ مشتری کے قبضہ کرنے مین شمار ہوگا اسیطرح اگر بائع نے کوئی ایسا فعل مشتری کے حکم سے کیا تو یہی حکم ہے۔ عالمگیری

فصل بلا اجازت بائع کے مبیع پر قبضہ کرنے کے بیان مین

مقالہ ۱۶ اگر مشتری نے ثمن ادا کرنے سے پہلے بلا اجازت بائع کے مبیع پر قبضہ کرلیا تو بائع کو اختیار ہے کہ مبیع کو واپس لے۔ عالمگیری وقاضیخان

مقالہ ۱۷ اگر مشتری نے اوسمین یعنی ایسا تصرف کرلیا ہے کہ جو ٹوٹ سکتا ہے تو اوس کو توڑ دے۔ کذا فی المحیط

فصل ایسے قبضہ کے بیان مین جو خرید کے قایم مقام ہوتا ہے

اور جو اوس کے قائم مقام نہین ہوتا ہے۔

مقالہ ۴۱۸ اگر کوئی چیز بطور غصب کے یا عقد فاسد کے کسی کے قبضہ مین ہو پہر اوس کے مالک سے اوسکا عقد صحیح کرلے تو پہلا قبضہ دوسرے کا نائب ہوجائے گا یہانتک کہ اگر مشتری کے اپنے گھر جانے اور اوس چیز تک پہونچنے یا اوسکے لینے پر قادر ہونیسے پہلے وہ تلف ہوجاوے تو مشتری کا مال تلف ہوگا۔ عالم عن خلاصہ

مقالہ ۴۱۹ اگر غصب کی ہوئی چیز کو بیع الصرف کا بدل گردانا اور دونون جدا ہوگئے تو بیع باطل نہ ہوگی۔ محیط

مقالہ ۴۲۰ اگر مبیع دونون کے سامنے موجود تھی اور بائع نے اوسکو فروخت کیا تو بائع کو اوسکے روکنے کا اختیار نہین ہے۔ کذا فی المحیط

فصل دونون عقد کرنیوالون کو مبیع اور ثمن کے سپرد کرنے کے بیان مین

مقالہ ۴۲۱ اگر مشتری نے گیہون خریدے اور مشتری شہر مین موجود تھا اور گیہون شہر مین تھے تو بائع پر اون کا شہر مین سپرد کرنا واجب ہوگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۴۲۲ اگر گیہون بالیون کے اندر خریدے تو بائع پر اوسکا کھڑا کرکے صاف کرکے مشتری کو دینا واجب ہے یہی مختار ہے۔ عالم عن خلاصہ

مقالہ ۴۲۳ اگر گیہون ناپکے ساتھ خریدے تو اوسکا ناپنا بائع کے ذمہ ہے اور مشتری کے برتن مین سپرد دینا بھی بائع کے ذمہ پر ہی مختار ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۲۴ اگر ایک کشتی مین غلہ خریدا تو کشتی سے باہر نکالنا مشتری کے ذمہ ہے اور یہ حکم ریل کا بھی ہے۔ کذا فی المحیط و در المختار

مقالہ ۲۲۵ اگر بائع نے ناپ یا تول یا گنتی کی چیز فروخت کی تو ناپنے والے اور تولنے والے اور شمار کرنے والے کی اجرت بائع لازم ہوگی یہی قول مختار ہے۔ عالمگیری فی درر المختار

مقالہ ۲۲۶ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اجرت مذکور قبل قبضہ کے مشتری کے ذمہ ہے اور بعد قبضہ کے بائع کے ذمہ ہے۔ عالمگیری

باب اون چیزون کے بیانمین جو بدون صریح ذکر کرنیکے بیع مین داخل ہوجاتی ہین اور جو نہین داخل ہوتی ہین

فصل اول

مقالہ ۲۲۷ *دار وغیرہ کی بیع مین جو چیزین داخل ہوتی ہین اونکے بیانمین۔ اگر ایک بیت خریدا تو اوسکا بالاخانہ داخل نہوگا اگرچہ تمام حقوق کے ساتھہ خریدا ہوتا وقتیکہ صریح طور پر بالاخانہ کا ذکر نہ آوے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۲۲۸ مشائخ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم جدا جدا اس تفصیل کے ساتھہ اہل کوفہ کے رواج کے موافق ہے اور ہمارے رواج کے موافق سب صورتون مین بالاخانہ داخل ہوجائے گا خواہ بیت کے نام سے فروخت ہو یا منزل کے نام سے یا دار کے نام سے اسلئے کہ ہمارے محاورہ مین ہر مسکن کو خانہ کہتے ہین خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ عالم

مقالہ ۲۲۹ اگر کسی شخص نے کوئی دار فروخت کیا تو اوسکی عمارت بیع مین داخل ہوجائے گی اگرچہ نام بنام بیان کیا ہو۔ ہدایہ

*دار بمعنی گھر کے ہے اور منزل اور بیت کو شامل ہوسکتا ہے اور منزل اترنے کی جگہ کو کہتے ہین جسمین چند بیوت ہون اور بیت اوسکو کہتے ہین جسکی چار دیواری اور حیت اور دروازہ ہو ۱۲

مقالہ ۳۰ اگر کسی نے کوئی بیت کسی دار کے اندر خریدا تو اوسکا خاص راستہ اور پانی بہنے کی موری بدون ذکر کے داخل نہوگی اور اگر اوسکو مع مرافق خریدا تو داخل ہوجائیگی یہی اصح ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۱ اگر کسی نے ایک منزل یا مسکن کسی دار مین سے خریدا تو اوسکا کوئی خاص راستہ اس دار مین سے منزل یا مسکن تک مشتری کے واسطے نہوگا مگر اوس صورت مین کہ اوسکو بہ حق و مرافق کے ساتھہ خریدے یا بہ قلیل و کثیر کا لفظ کہے تو اوس کو راستہ ملے گا۔ فتح القدیر و قاضیخان

مقالہ ۳۲ اگر ایک دار فروخت کیا اور حقوق و مرافق کا یا بہ قلیل و کثیر کا ذکر نہ کیا تو جو کچھہ اوسمین ہے بیت اور منزلین اور بالاخانہ اور نیچے کے مکان اور کل وہ چیزین جو اوسکے حدود اربعہ کے اندر موجود ہین از قسم بادرچیخانہ اور تنور اور پائخانہ وغیرہ سب بیع مین داخل ہوجائین گی۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳ دار کے بیع مین مخرج اور اصطبل اور کنوان داخل ہوجاتا ہے خواہ حقوق و مرافق کا ذکر کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ کذا فی المحیط

دوسری فصل ان چیزون کے بیان مین جو زمین کی بیع مین داخل ہوتی ہین

مقالہ ۳۴ اگر کوئی زمین فروخت کیا اور حقوق و مرافق اور قلیل و کثیر کا ذکر نہ کیا تو بیع کی تحت مین وہ کل چیزین جو ہمیشہ کے واسطے اوسمین رکھی گئی ہین جیسی درخت اور عمارت وغیرہ ذلک داخل ہوجائے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۳۵ امام محمد نے فرمایا کہ درخت زمین کی بیع مین بلا ذکر داخل ہوجاتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ

سب بدون ذکر کے داخل ہوجاتے ہین۔ عالمگیری عن فتاوی صغری

مقالہ ۳۶ اگر کوئی زمین فروخت کی مع مرافق کے تو کیتے اور پہل ظاہر روایت کے موافق بیع مین داخل نہونگے گو قلیل وکثیر کے لفظ کو بھی ذکر کیا ہو۔ قاضیخان

مقالہ ۳۷ اگر زمین کی قیمت پانچسو روپیہ ہو اور درخت کی قیمت بھی اسیقدر ہو اور پہلون کی قیمت بھی اسیقدر ہو تو بالاجماع ثمن کے تین حصہ کئے جاوین گے پس اگر قبضہ سے پہلے کسی آسمانی آفت سے تلف ہون یا بائع انکو کہا جاوے تو مشتری سے ایک تہائی ثمن ساقط کیا جائے گا اور اوسکو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے تو زمین اور درخت کو دو تہائی ثمن مین سے لیلے اور اگر چاہے تو ترک کردے یہی قول سب اماموں کا ہے۔ عالم عن سراج الوہاج

مقالہ ۳۸ درخت کے نیچے کی زمین داخل ہوتی ہے تو مشتری کے تصرف کے وقت جسقدر درخت کی موٹائی ہے صرف اسیقدر زمین داخل ہوگی یہانتک کہ اگر بیع کے بعد درخت زیادہ موٹا ہوجاوے تو زمین کے مالک کو اختیار ہے کہ اوسکو جہانتک درخت کی شاخین اور جڑ کے ریشے پھیلے ہوے ہین وہان تک کی زمین بیع مین داخل نہوگی اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۳۹ اگر زمین کے اوپر سے کاٹنے کے واسطے چند درخت خریدے اور قطع کرنے مین زمین اور درختون کی جڑون کو ضرر پہونچتا ہے تو مشتری کو کاٹنے کا اختیار نہین ہے کیونکہ اوسمین زمین کے مالک کا ضرر ہے پس مالک کو اختیار ہے کہ ضرر کو دفع کرے اور بیع ٹوٹ جائے گی۔ یہی مختار ہے۔ کذا فی المحیط

باب خیار شرط کے بیان مین

مقالہ ۴۴۰ بیع دو قسم پر ہے ایک لازم ہوتی ہے دوم غیر لازمی ہے لازم وہ ہے کہ بعد بیع کے اختیار نہو غیر لازم وہ ہے جسمین بعد بیع کے اختیار فسخ کا ہو۔ کفایہ و در المختار

مقالہ ۴۴۱ ہندوستان کے سوداگر خیار کو جاکڑ کہتے ہین۔

مقالہ ۴۴۲ خیار شرط چند طرح پر ہے ایک وہ کہ بالاتفاق فاسد ہے جیسے کہا کہ مین خریدتا ہون اس شرط پر کہ مجھے خیار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۴۴۳ یعنے لینے نہ لینے کا اختیار ہے یا اس شرط پر کہ مجھے چند روز خیار ہے یا اس شرط پر کہ مجھے ہمیشہ خیار ہے یہ سب فاسد ہین۔ در المختار و عالمگیری

مقالہ ۴۴۴ اور ایک وہ جو بالاتفاق جائز ہے وہ یہ ہے کہ مشتری کہے کہ مجھے تین روز کا یا اوس سے کم خیار ہے۔ عالمگیری و ہدایہ

مقالہ ۴۴۵ صاحبین کے نزدیک مدت مسمی تک ہے (یعنے خیار شرط) خواہی ایک مہینے کا یا زیادہ اور یہی مذہب صحیح ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۴۴۶ خیار شرط مین مال یعنے مبیع بائع کے ملک سے نکل نہین جاتا بائع کو اختیار ہے بالاتفاق۔ ہدایہ و در المختار

مقالہ ۴۴۷ خیار شرط جیسا بیع جائز مین ثابت ہوتا ہے ویسا ہی بیع فاسد مین ثابت ہوتا ہے عالم

مقالہ ۴۴۸ اگر بیع تمام ہونیکے بعد مشتری نے بایع سے کہا کہ مین نے تجھے تین روز تک کا خیار دیا تھا یا اسی معنی مین اور کوئی لفظ کہا تو موافق شرط کے خیار حاصل و ثابت ہو جاوے گا۔ ایضاً در المختار

فصل عمل خیار کے بیان مین

مقالہ ۴۹ اگر خیار بایع کے واسطے شرط کیا گیا ہو تو بیع بالاتفاق اوس کے ملک سے نہین نکلتی اور ثمن بالاتفاق مشتری کے ملک سے نکل جاتا ہے۔ لیکن اوس کے ملک سے نکلکر امام صاحب کے قول پر بائع کے ملک مین داخل نہین ہوتا ہے اور صاحبین کے قول سے موافق داخل ہوجاتا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۰ بیع مشتری کے خیار سے بائع کے ملک سے نہین نکلتا۔ درالمختار

مقالہ ۵۱ اگر خیار مشتری کے واسطے شرط کیا گیا ہو تو ثمن بالاتفاق اوس کے ملک سے نہین نکلتا ہے اور بیع بایع کے ملک سے بالاتفاق نکل جاتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۲ ہمارے اصحاب نے فرمایا ہے کہ خیار شرط کی وجہ سے صفقہ تمام نہین ہوتا ہے پس اگر خیار بایع کا ہو یا مشتری کا اور بیع ایک ہو یا چند چیزین ہون تو یہ نہین ہوسکتا کہ بعض مین بیع قبول کرے اور بعض مین نہ قبول کرے خواہ مبیع قبضہ مین ہو یا نہو کیونکہ اس صورت مین تمام ہونے سے پہلے صفقہ متفرق ہوتا ہے اور یہ جایز نہین ہے ہان تمام ہونے کے بعد اس کے برخلاف ہے کیونکہ اسوقت صفقہ کی تفریق جائز ہے۔ کذا فی المحیط

فصل اس کے بیان مین کہ کن وجہون کے ساتھہ اس بیع کا نفاذ ہوتا ہے اور کن کے ساتھہ نہین ہوتا۔

مقالہ ۵۳ جس شخص کے واسطے خیار کی شرط کی گئی ہے خواہ وہ بائع ہو یا مشتری تو فقہا کا اتفاق ہے کہ اوسکو مدت خیار کے اندر اختیار ہے چاہے بیع کی اجازت دے اور چاہے فسخ کردے۔ عالمگیری و فتح القدیر

مقالہ ۵۴ اگر اوس نے کہا کہ مین نے اوس کے لینے کی خواہش کی یا محبوب رکھا یا مجھے

خوش آیا یا مجھے موافق ہوا تو ایسے کہنے سے اوسکا خیار ساقط نہوگا۔ البحر الرائق

مقالہ ۵۵ بیہوشی خیار کو ساقط نہین کرتی ہے صرف مدت کا گذر جانا بدون بیع یا فسخ اختیار کرنے کے خیار کو ساقط کرتا ہے۔ ایضا

مقالہ ۵۶ اگر کسی نے کوئی زمین فروخت کی تین دن کے خیار پر اور بایع نے ثمن پر اور مشتری نے زمین پر قبضہ کر لیا پھر بایع نے تین دن کے اندر بیع توڑ دی تو زمین مشتری کے پاس قیمتی ضمانت مین رہے گی اور اوسکو اختیار ہوگا کہ اپنے پورے ثمن کے حاصل کرنیکے واسطے جو اوس نے بایع کو دیا ہے زمین کو روک رکھے پس اگر بایع نے اس کے بعد مشتری کو اس زمین مین ایک سال تک زراعت کرنے کی اجازت دی اور مشتری نے اوسمین کھیتی کی تو زمین مشتری کے پاس امانت ہو جائے گی اور بایع کو ثمن ادا کرنے سے پہلے اختیار ہوگا کہ جب چاہے مشتری کو اپنے ثمن لینے کے واسطے کہ جو اوسکا بایع کے ذمہ چاہیے ہے زمین کے روکنے کا اختیار نہوگا۔ قاضی خان

مقالہ ۵۷ اگر خیار مشتری کا تھا اور بایع نے خیار توڑ دیتے اس طرح صلح کی کہ ثمن سے اسقدر کم کر دونگا یا یہ اسباب خاص مبیع مین بڑھا دونگا تو جائز ہے۔ ایضاً قاضیخان

فصل

دونون باہم بیع کرنے والون کے شرط خیار کر لینے مین اختلاف کرنے کے بیان مین۔

مقالہ ۵۸ اگر دونون مبیع کرنے والے شرط خیار مین اختلاف کرین تو اوسکا قول لیا جائیگا جو خیار کی نفی کرتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۹ اگر دونون مدت خیار کی مقدار مین اختلاف کرین تو اس شخص کا قول معتبر ہوگا

جو کتر وقت کہتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۰ اگر مدت کے گذرنے مین اختلاف کرین تو اس شخص کا قول معتبر ہوگا بعد اسکے گذرنے کا منکر ہے۔ ایضاً

باب خیار رویت کے بیان مین

مقالہ ۶۱ خیار چار مقام مین ثابت ہے۔ اعیان کی خرید۔ اور اجارہ۔ اور قسمت۔ اور صلح۔ ہر ایک چارون مین سے معاوضہ ہے تو دیون اور نقودان عقود مین جو فسخ کرنیسے فسخ نہین ہوتی خیار الرویت مین ۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۲ خیار رویت کا مطلب وہ ہے جو خیار شرط کا تھا مطلق صراحتہ اور دلالتہ اور جو مفید ہے رضا مندی کا بعد رویت کے نہ قبل رویت کے۔ الدرر

مقالہ ۶۳ جس چیز کو دیکھا نہین اسکی بیع جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۴ صحیح ہے بیع اور شرا اوس چیز کی جسکو بایع اور مشتری نے نہین دیکھا۔ درالمختار

مقالہ ۶۵ اشارہ کرنا مبیع کے طرف شرط ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۶ اگر بیع یا اوس کے مکان کے طرف اشارہ کیا تو باتفاق بیع جائز نہین۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۷ مشتری کو جائز ہے کہ بیع کو پھیر دے جب اوسکو دیکھے۔ درالمختار

مقالہ ۶۸ بعد رویت کے مشتری کو اختیار ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۹ اگر مشتری نے بیع کو فسخ کیا قبل رویت کے تو صحیح ہے فسخ اوسکا قول اصح مین۔ درو بحر الرائق

مقالہ ۷۰ اندھے کی خرید مین اختیار ثابت ہے جب کوئی شخص بیع کا حال اوس سے بیان کردے تو اوسکے حق مین بیان شخص غیر کا بجائے رویت کے ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۷۷۱ خیار رویت ثابت ہے اگر تمام عمر تک نہ دیکھیگا اختیار ثابت ہے قول اصح مین۔ عنایہ

مقالہ ۷۷۲ اختیار نہین اس بائع کا جس نے مبیع کو بغیر دیکھے فروخت کیا قول اصح مین۔ در

مقالہ ۷۷۳ مختار یہ ہے کہ اسکا کوئی وقت مقرر نہین ہے بلکہ جبتک کوئی ایسا امر نہ پایا جاوے

جو خیار روایت کو باطل کرتا ہے اوسوقت تک باقی رہتا ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۷۷۴ تاوقتیکہ مشتری کے جانب سے خیار رویت ساقط نہو جاوے بایع کو مشتری سے

ثمن کے مطالبہ کرنے کا اختیار نہین ہے۔ ایضاً فتح القدیر

مقالہ ۷۷۵ اگر کسی نے ایسی چیز خریدی کہ جسکو دیکھہ چکا ہو اگر وہ متغیر ہوگئی ہو تو اوسکو خیار ہوگا

اور اگر نہ متغیر ہوگی ہو تو خیار نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۷۷۶ اگر متغیر ہونے مین دونون اختلاف کرین اس طرح پر کہ مشتری نے کہا کہ مبیع متغیر

ہوگئی ہے اور بائع نے کہا کہ تغیر نہین ہوئی ہے تو قسم کے ساتھہ بایع کا قول

لیا جائے گا اور مشتری کو گواہ قایم کرنی چاہیے اور بایع کے قول کا اعتبار کرنا

اوس صورت مین ہے کہ مدت اسقدر قریب ہو کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی

مدت مین ایسی چیز متغیر نہین ہوتی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۷۷۷ اگر اس طرح پر اختلاف واقع ہوا کہ بایع کہتا ہے مشتری سے تو خریدتے وقت اسکو

دیکھا ہے اور مشتری کہتا ہے کہ مین نے نہین دیکھا ہے تو قسم کے ساتھہ مشتری

کا قول لیا جائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۷۷۸ خیار رویت کی وجہ سے رد کرنا قبضہ سے پہلے اور قبضہ کے بعد بیع کا فسخ کرنا ہے

اوسمین قاضی کی قضا اور بایع کی رضا کی حاجت نہین ہے صرف اتنے کہنے سے

کہ مین نے واپس کیا بیع فسخ ہو جائے گی۔ عالمگیری۔

۷۷۹ مقالہ اگر مبیع گھوڑا ہے تو اسکو اپنے ذاتی تضرورت کے واسطے اوسپر سوار ہوا یا مثل اسکے تو اسکا خیار باطل ہوجاتا ہے۔ عالم عن بدایع

۷۸۰ مقالہ اس طرح اگر پہلے دیکھنے کے اسکو ہبہ کردیا تو بھی خیار ساقط ہوجائیگا۔ کذا فی المحیط

۷۸۱ مقالہ اگر دیکھنے کے ساتھ ثمن ادا کردیا تو بھی خیار باطل ہوجاے گا۔ قاضیخان

۷۸۲ مقالہ اگر مشتری کے پاس مبیع مین سے کچھ تلف ہوجاوے تو اوسکا خیار باطل ہوجائیگا عالم عن الجامع الاصغری

۷۸۳ مقالہ اگر مکان خریدا اور اوسکو دیکھا نہین تھا اور اوس کے پہلو مین دوسرا مکان فروخت ہوا اور مشتری نے اوسکو شفعہ کی راہ سے اوسکو بھی لیا تو ظاہر الروایت کے موافق اوسکا خیار باطل نہوگا۔ قاضی خان

۷۸۴ مقالہ اگر سیپ کے اندر کوئی موتی خریدا تو امام ابو یوسف نے کہا کہ بیع جائز ہے اور جب اوسکو دیکھے تو مشتری کو خیار رویت حاصل ہوگا اور امام محمد نے کہا کہ بیع باطل ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

۷۸۵ مقالہ اگر کوئی اسباب خرید کر اوسکو کسی جگہہ اٹھالے گیا تو اوسکو خیار عیب اور خیار رویت کی وجہ سے واپس کرنے کا اختیار ہوگا بشرطیکہ اوسکو اس جگہہ واپس لاوے جہان کہ عقد ہوگا وانہ رد کرنا صحیح نہوگا۔ البحر الرائق۔

۷۸۶ مقالہ اگر مشتری نے گھر کے اندر کسی کو بسایا تو اوسکا خیار رویت ساقط نہوگا لیکن اگر کرایہ پر بسایا ہو تو خیار رویت باطل ہوجائے گا۔ البحر الرائق

۷۸۷ مقالہ اگر کسی نے بے دیکھے خرید کر لے پھر بایع سے کہا کہ اسکو فروخت کردے یا کہا کہ اپنے واسطے اوسکو فروخت کردے تو اوسیوقت وہ واپس ہوجائے گی خواہ بائع نے اوسکو فروخت کرلیا ہو یا نہ کیا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۴۸۸ اگر چوپایون کے بیچنے والون کو یہ قول ہو کہ چوپایون کے چارون پانون کے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اونکا دیکھنا بھی خیار ساقط ہونیکے واسطے شرط ہوگا عالمگیری عن شرح قدوری

مقالہ ۴۸۹ گہریاسم اور پیشانی اور دم کا دیکھہ لینا کافی نہین ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۰ اسقدر مبیع کا دیکھنا ہی کفایت کرتا ہے جس سے مقصود حاصل ہوجاوے جیسا کہ غلہ کا ڈہیر سطح کے اوپر سے دیکھنا یعنے تمام مبیع کا دیکھنا ضرور نہین بسبب تعذر کے۔ ایضاً درالمختار

مقالہ ۴۹۱ اگر غلہ کے ڈہیر کے اندر سے ناقص غلہ نکلا تو اسکا رد کرنا خیار العیب کے سبب سے جایز ہوگا نہ خیار الرویت کے سبب سے۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۲ لپٹے کپڑے کی ظاہر کی تہ نہ دیکھے بلکہ سب کو کھولکر دیکھے اور یہی قول مختار ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۹۳ گھر کا دالان اور کوٹہریون کا اندر سے بھی دیکھنا ضرور ہے اور یہی قول اصح اور مفتوی بہ ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۴ خیار رویت باطل ہوجاتا ہے زمین مین زراعت کے اذن سے جب دوسرے کو اذن دیا۔ درالمختار

مقالہ ۴۹۵ اگر عاقدین نے مبیع عین کی عوض عین کی بیع کی تو دونون کے واسطے خیار الرویت حاصل وثابت ہے۔ درالمختار

فصل اندہے اور وکیل کی خرید کے احکام مین

مقالہ ۴۹۶ اندہے کی خرید فروخت جایز ہے اسپر تینون اماموں کا اتفاق ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۹۷ اندھے کو اپنی خریدی ہوئی چیز مین خیار ہے اور اپنی فروخت کی ہوئی چیز مین خیار نہین ہے۔ سراج الوہاج

مقالہ ۴۹۸ اندھے کا چھونا مانند آنکھون والے آدمی کے دیکھنے کے ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۴۹۹ عقار مین جبتک اوسکا وصف بیان نہ کیا جاوے تب تک اندھے کو خیار ساقط نہین ہوتا ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔ عن شرح قدوری

باب خیار عیب کے بیان مین

مقالہ ۵۰۰ خیار عیب بدون شرط کرنیکے ثابت ہوتا ہے۔ عالم عن سراج الوہاج

مقالہ ۵۰۱ اگر کسی نے کوئی چیز خرید کیا جسمین کوئی عیب خریدنے کے وقت یا اوس سے پہلے اوسکو معلوم نہ تھا اور پھر عیب قلیل یا کثیر ظاہر ہو تو اوسکو اختیار ہے چاہے پورے ثمن مین لیلے ورنہ واپس کردے۔ عالم عن شرح طحاوی۔

فصل چوپایون وغیرہ کے بیان مین

مقالہ ۵۰۲ جو جانور خلاف عادت کے بہاگے وہ عیب مین داخل ہوگا۔ عالمگیری در المختار

مقالہ ۵۰۳ جانور مین حاملہ ہونا عیب مین داخل نہین۔ ایضاً

مقالہ ۵۰۴ چوپایون اور سواری کے جانور مین حمل ہونا عیب نہین لیکن اوسمین کسی کہلے ہوئے نقصان کا موجب ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری عن المضمرات

مقالہ ۵۰۵ جو جانور کہ دودہ نہ دہونے دے وہ عیب مین داخل ہے بشرطیکہ دودہ کی غرض سے خریدا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۸ چوپایون مین کم کہانا عیب ہے۔ ایضاً

مقالہ ۸ بیل مین کام کے وقت سونا عیب ہے۔ ایضاً

مقالہ ۸ جو جانور قربانی کے واسطے خریدا پھر اوسمین وہ عیب ظاہر ہوا جو قربانی کا مانع ہے وہ عیب مین داخل ہوگا۔ قاضی خان

مقالہ ۸ گائے اور بکری کا ہمیشہ پلیدی کہانا عیب مین داخل ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۸ گھوڑے کے منہ سے کثرت سے پانی آنا عیب ہے بشرطیکہ تو برا تر ہو جاتا ہو اور یہ شرط ہے کہ قیمت مین بھی نقصان واقع ہو اس کے سبب سے۔ عالمگیری

مقالہ ۸ اگر بایع کے پاس مبیع معیوب تھا پھر مشتری کے پاس دوسرا عیب پیدا ہو بلا فعل بایع کے تو مشتری مختار ہے چاہے عیب قدیم کے موافق ثمن پھیر لے چاہے مبیع پھیر دے بشرط رضا بایع کے۔ درالمختار

مقالہ ۸ اگر کسی نے زمین خریدی کہ جو مشتری کے پاس سیل گئی اور بایع کے پاس بھی نمناک ہو جاتی تھی تو اوسکو واپس کرنے کا اختیار ہے لیکن اگر مشتری نے زمین کے اوپر سے مٹی اٹھا ڈالی کہ جس سے ظاہر ہوا کہ مٹی اٹھا دینے سے زمین سیل گئی ہے یا کسی دوسری جگہ سے اوسمین زیادہ پانی آگیا ہو تو واپس نہین کر سکتا ہے۔ کذا فی المحیط

فصل ایسے چیزون کے بیان مین کہ عیب کی وجہ سے اونکا واپس کرنا ممکن ہے اور جنکا واپس کرنا ممکن ہے۔

مقالہ ۸ واضح ہو کہ مبیع کے اندر زیادتی دو قسم کی ہوتی ہے ایک متصلہ اور دوسری منفصلہ پھر متصلہ کی دو قسمین ہین ایک وہ جو مبیع سے نہ پیدا ہوئی ہو جیسے رنگ وغیرہ جو

کے مانند ہون اور ایسی زیادتی سے بالاتفاق عیب کی وجہ سے واپس نہین ہوسکتا ہے اور دوسری وہ ہے جو مبیع سے پیدا ہوتی ہے جیسے موٹا ہوجانا یا جمال بڑہ جانا یا آنکہ کا صاف ہوجانا اور ایسی زیادتی سے ظاہر روایت کے موافق عیب کی وجہ سے واپس کرنا ممکن ہے اور یہی صحیح ہے۔ قاضی خان و عالمگیری

مقالہ ۱۴ جب مشتری نے مبیع مین بعد مرافق ہونیکے اوسمین مالکانہ تصرف کیا تو اوسکا واپس کرنے کا حق باطل ہوگیا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۵ اگر مشتری نے مبیع مین کوئی عیب نہ پایا ولیکن زیادتی مین پایا تو اوسکو واپس کرنے کا اختیار نہوگا لیکن جبکہ قبضہ سے پہلے اس زیادتی کے پیدا ہونے سے مبیع مین کچھہ نقصان آیا ہو تو مبیع مین نقصان آنے کے سبب سے اوسکو واپس کرنے کا اختیار رہے۔ شرح الطحاوی

مقالہ ۱۶ **فصل** ۔ عیب کا دعوی اور اوسمین خصومت اور گواہ قایم کرنیکے بیان مین۔ واضح ہو کہ عیب کی دو قسمین ہین ایک ظاہر جسکو قاضی خود آنکہون سے دیکہہ کر پہچان سکتا ہے جیسے رحم اور اندہا ہونا اور مثل اسکے وغیرہ دوم قسم پوشیدہ کہ جسکو قاضی بالمشاہدہ دیکہہ کر نہین پہچان سکتا ہے باطنی عیب کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ اپنے نشانون سے جو موجود ہین پہچانا جاتا ہے دوسری وہ کہ جو اپنے آثار سے موجود ہ سے نہ پہچان جاوین جیسے چوری پس اگر دعوی کسی عیب ظاہر مین کہ جسکو قاضی بالمشاہدہ پہچان سکتا ہے تو اوسکو دیکہے پس اگر اوس عیب کو پاوے تو خصومت کی سماعت کرے ورنہ سماعت نکرے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

فصل وصی اور وکیل اور مریض کی بیع و مشتری کے بیان مین

مقالہ ۵۱۸ اگر وصی نے میت کا مال فروخت کیا تو اوسکا عہدہ اوس کے ذمہ ہے اور عیب کیوجہ سے اوسکو واپس کیا جاوے گا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۱۹ اگر وکیل نے کوئی چیز خریدے اور اوسکو موکل کے سپرد کر دیا اور موکل نے اوسمین کچھ عیب پایا تو وکیل کو واپس کردے پھر وکیل بائع کو واپس کریگا۔ قاضی خان۔

مقالہ ۵۱۹ اگر بایع اور مشتری دونون نے دوبارہ از سر نو پہلے ثمن سے کم یا زیادہ پر بیع کی پھر اوسکو عیب کی وجہ سے واپس کیا تو دوسرے بایع کو یہ اختیار نہوگا کہ عیب کی وجہ سے اپنے بایع کو واپس کرے خواہ یہ عیب ایسا ہو کہ اس کے مثل پیدا ہو سکتا ہے یا نہین ہو سکتا ہے۔ عالمگیری عن خلاصہ

باب بیع فاسد کے بیانمین یعنی غیر جائز کے احکام مین

مقالہ ۵۲۰ واضح ہو کہ بیع دو قسم کی ہے ایک باطل اور دوسرے فاسد پس باطل وہ ہے کہ جسکا محل بیع قیمت دار مال نہو جیسے شراب اور فاسد وہ ہے کہ جسکا دونون بدل مال نہون مثلاً کوئی چیز بعوض شراب کے خریدے یا اوسمین کوئی شرط فاسد لگائے یا مثل اسکے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۲۱ بیع کے واسطے مال متقوم ہونا شرط ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۲۲ محل بیع کا مبیع مال متقوم ہونا۔ ایضاً

مقالہ ۵۲۳ بیع باطل ہے اوس چیز کی جو عند الشرع مال متقوم نہین اور اس طرح مال معدوم کی بیع باطل ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۲۴ جو مال حلال حرام سے ملگیا تو اوس کی بیع جائز نہین۔ ایضاً۔

مقالہ ۵۲۵ اگر بیع فاسد مین مشتری نے بلا اجازت اور بلا ممانعت بایع کے مبیع پر قبضہ کر لیا پس اگر یہ قبضہ اوسی مجلس مین ہوا تو استحساناً صحیح ہوگا اور ملک ثابت ہو جائیگی اور اگر مجلس بایع سے جدا ہونے کے بعد قبضہ کیا تو قیاساً اور استحساناً دونون طرح صحیح نہین اور ملک ثابت نہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۵۲۶ بیع صحیح نہین اوس مدت مقرر تک جسکی مدت معین نہین جیسے کہیت کے کاٹنے تک بسبب جہالت کے۔ ہدایہ و درالمختار

مقالہ ۵۲۷ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جسکی مدت مین جہالت ہو وہ صحیح نہین۔ عالمگیری و درالمختار اگر مدت کو متعاقدین جانتے ہون تو بیع جایز ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۲۸ عورت کی دودہ کی بیع فاسد ہے خواہ وہ دودہ برتن مین ہو یا پستان مین خواہ وہ عورت لونڈی ہو یا حرہ ہو بنا بر قول اظہر کے۔ درالمختار

باب بیع موقوف کے بیان مین

مقالہ ۵۲۹ اگر کسی نے غیر کا مال فروخت کیا تو ہمارے نزدیک مالک کی اجازت پر موقوف رہیگی اور اجازت کے صحیح ہونیکے واسطے شرط یہ ہے کہ دونون عقد کرنیوالے اور جس چیز پر عقد ہوا ہے قایم ہون اور ثمن اگر نقود مین سے ہے تو اوسکا قایم ہونا شرط نہین ہے اور اگر اسباب سے ہے تو اوسکا بھی قایم ہونا شرط ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۵۳۰ اگر مالک مرگیا تو وارث کی اجازت سے بیع نافذ ہوگی اور مالک کی اجازت کے بعد مشتری اوس زیادتی کا بھی جو بیع کے بعد اجازت سے پہلے پیدا ہوئی ہے

مالک ہوگا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۵۳۱ اگر کسی نے اپنے بیٹے کی زمین فروخت کی اور بیٹے نے کہا کہ جبتک مین زندہ ہون اس بیع پر راضی ہون تو یہ اجازت ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۵۳۲ اگر کسی نے دوسرا کا کپڑا بغیر اجازت کے فروخت کیا اور مشتری نے اوسکو رنگا پھر کپڑے کے مالک نے بیع کی اجازت دی تو جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۳۳ اگر کپڑے کو قطع کرلیا اور سلالیا تو اجازت سے بھی بیع جائز نہوگی کیونکہ مبیع تلف ہوگئے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۳۴ اگر نصف کنوان فروخت کیا تو جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۳۵ مگر یہ حکم اوس صورت مین ہے کہ وہ عمارت واجبی حق سے بنائی ہوا ور اگر ناحق ہو تو نصف عمارت کی بیع اجنبی یا شریک کے ہاتھہ جائز ہے۔ ایضاً

باب اقالہ کے بیان مین

مقالہ ۵۳۶ (تعریف) اقالہ شرعاً رفع بیع سے ہے یعنے بیع کو بعد ثبوت کے زائل کرنا اور مٹا دینا ایضاً اقالہ رفع عقد کو بھی کہتے ہین یعنے اقالہ دونون عقد کرنیوالون کے حق مین فسخ ہے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۵۳۷ (رکن) اقالہ دو لفظون کے ساتھہ کہ ایک ماضی ہو اور دوسرا مستقبل ہو تو صحیح ہوجاتا ہے مثلاً ایک نے کہا کہ مجھہ سے اقالہ کرلے اور دوسرے نے کہا کہ مین نے اقالہ کیا تو صحیح ہے مگر یہ مذہب ابو یوسف کا ہے اور امام محمد نے کہا صحیح نہین ہوتا مگر صرف دو لفظون ماضی کے ساتھہ مثل بیع کے عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۵۳۸ اقالہ صحیح ہے بیع مین مثل ثمن اول کے۔ ہدایہ

مقالہ ۵۳۹ (شرائط) بمنجملہ شرائط کے اقالہ مین رضامندی طرفین کی ہو یا اون کے وارثون کی ہو۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۵۴۰ اور شرط ہے باقی رہنا محل کا جو قابل فسخ ہو یعنے خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت باقی ہو۔ درالمختار و ہدایہ

مقالہ ۵۴۱ شرط ہے قبض کرنا صرف کے بدلین کا صرف کے اقالہ مین۔ درالمختار

مقالہ ۵۴۲ شرط ہے کہ بائع نے مشتری کو ثمن ہبہ نہ کیا ہو قبل اسکے قبضہ کرنیکے۔ درالمختار

اقالہ صحیح ہے ثمن اول کے برابر سے اور ثمن کے سکوت سے۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۳ ثمن اول اور سکوت سے اقالہ صحیح ہے اگرچہ غیر جنس ثمن مشروط ہو یا ثمن مشروط سے زیادہ تر مشروط ہو یا ثمن کی مدت مشروط ہو۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۴ اقالہ فاسد نہین ہوتا شرط فاسد سے اگرچہ اسکی تعلیق شرط فاسد سے صحیح نہین۔ درالمختار

مقالہ ۵۴۵ اقالہ جائز ہے قبض کرنا مکیل اور موزون کا مشتری سے بعد اقالہ کے بلا اعادہ مکیل اور وزن کے۔ درالمختار

مقالہ ۵۴۶ اگر اقالہ قبل قبض کے ہے تو وہ فسخ ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۷ اقالہ صحیح ہونے کی شرط یہ ہے دونون اقالہ کرنے والے راضی ہون اور مجلس بھی متحد ہو۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۸ اور شرط ہے کہ اقالہ کے وقت مبیع قائم ہو پس اگر اوسوقت تلف ہوچکی ہو تو اقالہ صحیح نہوگا ولیکن ثمن کا اوسوقت قائم ہونا شرط نہین ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۹ اگر ایک اقالہ کے وقت مرگیا تہا اور دوسرا موجود تہا اور اقالہ صحیح ہوگیا پہر واپس کرنے سے پہلے دوسرا بہی مرگیا تو اقالہ باطل ہوجاویگا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۰ اگر دونون واپس دینے سے پہلے تلف ہوے تو اقالہ باطل ہوگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۵۱ اگر کسی شخص نے ترصابون خریدا اور اوسپر قبضہ کیا پہر وہ اوس کے پاس خشک ہوگیا پہر دونون نے بیع کو فسخ کیا تو فسخ صحیح ہے اور مشتری کو اس نقصان کے سبب سے کچہہ نہ دینا پڑیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۲ جو شخص کہ بیع کرنیکے واسطے وکیل کیا گیا ہے وہ ثمن پر قبضہ کرنے سے پہلے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک اقالہ کرنے کا مالک ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۳ وارث اور وصی کا اقالہ جائز ہے اور موصی لہ کا اقالہ جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ۵۵۴ کیلی چیزون مین بدون کیل کے اقالہ کرنا جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۵۵ امام صاحب کے نزدیک فاسد شرطون سے اقالہ کرنا باطل نہین ہوتا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۵۶ اگر اقالہ کے بعد مشتری کے ہاتہہ فروخت کیا تو جائز ہے۔ ایضاً

باب بیع مرابحہ اور تولیہ اور وضعیہ کے بیان مین

مقالہ ۵۵۷ (تعریف) بیع مرابحہ وہ ہے کہ مثل پہلے ثمن کچہہ نفع زیادہ لیکر فروخت کرے اور تولیہ وہ بیع ہے کہ مثل پہلے ثمن پر بدون زیادتی کے فروخت کرے اور وضعیہ وہ ہے کہ پہلے ثمن سے کسقدر نقصان معلوم کے ساتہہ فروخت کرے یہ سب جایز ہین۔ کذا فی المحیط کفایہ

مقالہ ۵۵۸ (شرط) مرابحہ اور تولیہ کی صحیح ہونے کی شرط ہونا عوض یعنے ثمن

اول کا قیمت والی چیز مملوک مشتری کے ۔ درالمختار

مقالہ ۵۵۹ اور شرط صحت مرابحہ کی ہونا نفع کا چیز معلوم کا اگرچہ نفع مثلی نہو بلکہ قیمت والی چیز مشارالیہ ہو جیسے یہ کپڑا بسبب منتفی ہونے جہالت کے ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۰ اگر مشتری نے مبیع کسی پر ہبہ کر دیا پھر ہبہ سے رجوع کر لیا تو اسکو مرابحہ فروخت کرنا جایز ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۵۶۱ اگر دو کپڑوں کو خریدا اور ہر ایک کا ثمن بیان نکیا تو ایک مرابحہ فروخت کرنا جایز نہین ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۲ اگر دو شخصون نے کیلی یا وزنی چیز یا ایسی گنتی کی چیز جو باہم قریب قریب ہین خریدی اور اوسکو تقسیم کر لیا تو ہر ایک کو اپنا حصہ مرابحہ فروخت کیا توجایز ہے ۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۶۳ راس المال مین دھولائی اور رنگائی اور نقش کرائی اور حمالی ملانا جائز ہے ۔ عالم مال کی حفاظت سے رکھنے کے اور مکان کا کرایہ راس المال مین ملاوے ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۴ اگر رب المال نے اپنے مضارب سے مال مضاربت کو خریدا تو اوس کے حصہ نفع کے اوپر اوسکو مرابحہ فروخت کرنا جائز ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۵ اگر مشتری نے مبیع کو ہلاک کر دیا یا ہلاک ہو گیا تو مشتری کو پھیر دینے کا اختیار ساقط ہو گیا ۔ درالمختار ۔

مقالہ ۵۶۶ مال معیوب کا بائع پر بیان کرنا واجب ہے تاکہ فساد پیدا نہ ہو ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۷ اگر اوسکو کسی نے دھوکا نہین دیا تو اوسکو وہ مبیع کا اختیار نہین اسی پر فتوی دیا ہے صدرالاسلام نے ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۸ اگر کیل یا موذون ثمن ہو تو جائز ہے اوسمین تصرف کیل اور موذون کے
بسبب جواز تصرف ثمن کے قبل قبض۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۹ قبل قبضہ کرنے ثمن کے تصرف کرنا جائز ہے بشرطیکہ ثمن عین ہو۔ ایضاً
مشتری کو جائز نہین کہ مبیع کو فروخت کرے جبتک کیلی کو کیل نہ کرلے اور
وزنی کو وزن نہ کرے اور مشتری پر موذونی اور کیلی چیز کا وزن اور کیل
کرنا واجب ہے۔ ہدایہ

فصل قرض کے بیان مین

مقالہ ۵۷۰ (تعریف) قرض ایک عقد کو کہتے ہین جو وارد ہو مال مثلی کے دینے پھر دوسرے
شخص کو تاکہ وہ شخص ویسا ہی مال پھیر دے۔ ایضاً

مقالہ ۵۷۱ قرض صحیح ہے مال مثلی مین مال مثلی وہ ہے جسکے تلف ہونے سے اوسکی
مثل دیسکے۔ درالمختار

مقالہ ۵۷۲ اشیا کیلی اور وزنی اور عددی متقارب ہین۔ ایضاً

مقالہ ۵۷۳ جو چیز قیمتی ہو اوسمین قرض لینا جائز نہین مثل حیوانات کے اور ہر متقارب
چیز کے بسبب متعذر ہوجانے دوشل کے۔ درالمختار

مقالہ ۵۷۴ اگر زید نے عراق مین خالد سے غلہ قرض لیا پھر صاحب قرض نے
کوفہ مین مواخذہ کیا تو اوسپر قیمت طعام واجب ہے اگر دونون شہور
کی قیمت غلے کی برابر ہے تو کچھ مضائقہ نہین۔ درالمختار

مقالہ ۵۷۵ اگر صغیر سن کو قرض دیا جو ممنوع التصرف تہا اور اوس نے مال کو تلف کردیا

تو اوسپر ضمان نہین بخلاف ابو یوسف کے نزدیک صغیر پر ضمان ہے اور اسی قول کو صحیح کہا ہے صاحب الطحاوی نے۔ درالمختار

مقالہ ۵۷۶ اگر مال مین کسی شخص کی عادت تحفہ اور ہدیہ کی نہین ہے اور بعد قرض لینے کے صاحب دین کو ہدیہ یا تحفہ بھیجے تو صاحب دین پر جائز نہین یہہ ربا مین داخل ہے اگر قرابت کے سبب سے ہو تو کچھہ مضائقہ نہین اور یہی حکم دعوت وغیرہ کا بھی ہے۔ درالمختار

باب استحقاق کے بیان مین

مقالہ ۵۷۷ استحقاق دو قسم پر منقسم ہے اول مبطل ہے ملک مین بالکل جنانچہ عتق وغیرہ ذلک دوم استحقاق کی ملک کی نقل کرنیوالی ہے ایک شخص سے دوسرے کے طرف جنانچہ ملک کی سبب سے مستحق ہونا اسی طرح پر زید نے بکر پر دعوی کیا کہ جو اوس کے قبضہ مین غلام ہے وہ میرا مملوک ہے اور اوسپر گواہی گذرانی۔

مقالہ ۵۷۸ مبیع کا حقدار پیدا ہونے سے پہلا عقد حقدار کی اجازت پر موقوف تھا اور ظاہر الروایت کے موافق اوسکا ٹوٹ جانا اور فسخ ہوجانا واجب نہین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۷۹ اگر استحقاق مشتری کے اقرار سے ہو یا اوس کے انکار قسم سے یا بامشتری کی خصومت کے وکیل کے اقرار یا اوس کے انکار قسم سے تو ثمن پھیرنا ثابت نہین۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۰ اگر شہادت اور اقرار دونون مجتمع ہون اگر حق دونون سے ثابت ہو تو اقرار پر حکم کیا جاوے گا مگر حاجت کے وقت تو شہادت پر حکم کرنا ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۱ اگر مبیع مغصوب کا بکتے یا غصب ہونے کے وقت سے کوئی حقدار نکلا تو مشتری اپنا ثمن واپس کرلے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۸۲ اگر کسی نے ایک دار مین اپنے حق مجہول کا دعوی کیا اور مدعی علیہ نے اوس سے انکار کیا پھر سودرم پر صلح کی اور اونکو مدعی نے لیلیا پھر دار کے ٹکڑے کا کوئی حقدار نکلا تو مدعا علیہ مدعی سے کچھ نہین لیسکتا ہے ایضاً

مقالہ ۵۸۳ اگر اوس نے پورے دار کا دعوی کیا تہا اور سودرم پر صلح ہوئی تو اب صلح کا ٹوٹ جانا ضروری ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۸۴ اگر مشتری نے صلح کی شے قلیل پر یا ثمن پر بایع سے بعد حکم رجوع قاضی کے تو مشتری کو بایع سے ثمن پھیر لینا جائز ہے بسبب زایل ہونے بدل کے مشتری کی ملک سے۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۵ جب سب لوگ پر حرمت ثابت ہوگئی تو کسی شخص کی ملک کا دعوی اسپر مسموع نہ ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۶ اگر کوئی چیز خریدی اور اوسپر قبضہ نہین کیا یہانتک دوسری شخص نے اوسکا دعوی کیا وہ چیز میری ہے تو دعوی اوسکا مسموع نہ ہوگا بغیر حاضر ہونے بائع کے اور مشتری کے۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۷ اگر مدعی کے واسطے بائع اور مشتری کے سامنے حکم قاضی ہوجاوے پھر بایع یا مشتری اوسپر گواہ لائے کہ مستحق نے اوسکو بایع کے ہاتھہ فروخت

مقالہ ۵۸۸ کیا تہا پہر بائع نے اوسکو مشتری کے ہاتہہ فروخت کیا تو گواہی قبول ہے اور بیع لازم ہوگی فتح القدیر
اگر مشتری نے ملک بائع کا اقرار کیا پہر مبیع غیر نکلی مشتری کے قبضہ مین
اور مشتری نے بایع سے ثمن پہیر لیا تو مشتری کا قرار باطل نہوگا۔ درالمختار

باب ثمن مین زیادتی اور کمی اور ثمن سے بری کرنے کے بیان مین

مقالہ ۵۸۹ جو زیادتی کہ مبیع سے پیدا ہوتی ہے جیسے بچہ اور اون اور پہل اور دودہ
اور صوف وغیرہ وہ بھی مبیع ہین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۹۰ اگر یہ زیادتیان قبضہ سے پہلے پیدا ہون تو ان کے لئے ثمن مین سے
حصہ ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۹۱ اور اگر قبضہ کے بعد پیدا ہون تو تبعا مبیع ہونگی اور ثمن مین سے انکا کچہہ حصہ
نہوگا اور اگر قبضہ سے پہلے وہ زیادتی کہ جو مبیع سے پیدا ہوئی ہے بایع نے
تلف کردی تو ثمن مین سے اوسکا حصہ ساقط ہوجائیگا اور ثمن کو مبیع کے
عقد کے روز کی قیمت اور اوس کے بچہ کے تلف کردینے کے دن
کی قیمت پر تقسیم کیا جاویگا امام اعظم کے نزدیک مشتری کو اختیار نہوگا اور
صاحبین کے نزدیک اوسکو خیار ہوگا اور اگر اس زیادتی کو کسی اجنبی نے
تلف کیا تو اوسکی قیمت کا ضامن ہوگا اور مبیع کے ساتہہ ملاکر مبیع قرار
دیجاویگی۔ کذا فی المحیط

باب باپ اور وصی اور قاضی کے نابالغ لڑکے کا مال فروخت اور اوس کے لئے خریدنے کے بیان مین

۵۹۲ مقالہ باپ کو اپنے نابالغ لڑکے کے ہاتہہ فروخت کرنا اور اپنے واسطے اوس سے خریدنا استحساناً جائز ہے۔ عالمگیری

۵۹۳ مقالہ اگر لڑکا بالغ ہوگیا تو اپنے باپ سے ثمن کے مطالبہ کا ملک ہوتا ہے اور اگر باپ نے دوسرے کے ہاتہہ فروخت کیا تو لڑکا بالغ ہوا تو خود مطالبہ نہین کرسکتا ہے۔ کذا فی المحیط

باب بیع سلم کے بیان مین

۵۹۴ مقالہ بیع سلم ایک ایسا عقد ہے کہ اوس سے ثمن مین بالفعل ملک ثابت ہوتی ہے اور مثمن مین کسی مدت تک ملک ثابت ہوتی ہے۔ عالم۔ و در المختار۔

۵۹۵ مقالہ (رکن) بیع سلم کا یہہ ہے کہ دوسرے سے کہے مین نے تجہکو دس درم ایک من گیہون کے عوض سلم مین دئے یا سلف مین اور دوسرا کہے کہ مین نے قبول کیا بیع سلم لفظ بیع کے ساتہہ بھی منعقد ہوجاتی ہے اور یہی اصح ہے۔ کذا فی المحیط و در المختار

۵۹۶ مقالہ (شرایط) بیان کرنا جنس کا اور در اہم کا یا دنانیہ کلدار یا حالی۔ ایضاً اگر وزنی یا کیلی چیز ہو مثل گیہون یا جو یا چنہ یہہ اگر وزنی ہے تو کتنے روپیہ کے

سیر سے۔ کذا فی المحیط و در المختار

۵۹۷ مقالہ اور جنس اور نوع اور وصف اور مقدار اور مکان اور ایفا مدت۔ ایضاً

۵۹۸ مقالہ اگر صفت اور مقدار ممکن نہو وہ مجہول ہوگا اور جہالت مفضی الی النزاع ہوگی اسواسطے جائز نہین۔ در المختار

۵۹۹ مقالہ راس المال نقدی ہو یا مال دونون جائز ہین۔ در المختار

۶۰۰ مقالہ اگر راس المال ایسی چیز ہو نمین ہو کہ جنکے مقدار کے ساتھہ عقد متعلق نہین ہوتا ہے اونمین مقدار سے آگاہ کرنا شرط نہین ہے اور بالاجماع اشارہ پر اکتفا کیا جاویگا۔ عالمگیری

۶۰۱ مقالہ اگر دو جنس ہین سلم اور ایک کی مقدار نہ بیان کی تو دونون کی سلم صحیح نہوگی۔ کذا فی البحر

۶۰۲ مقالہ سلم جائز نہین پیمانہ مجہول اور گز مجہول سے۔ در المختار

۶۰۳ مقالہ مسلم فیہ کا موجود ہونا عقد کے وقت سے تا وقت حلول مدت شرط ہے فتح القدیر

۶۰۴ مقالہ اگر عقد کے وقت منقطع ہوا اور حلول کے وقت موجود ہو یا بالعکس اس کے یا دونون وقتون کے مابین مین منقطع ہوا اور عقد اور حلول کے وقت موجود ہو تو سلم جائز نہین۔ در المختار

۶۰۵ مقالہ سلم نئے گیہون مین صحیح نہین قبل پیدا ہونیکے اسواسطے کہ وہ منقطع ہی فی الحال اور عقد کے وقت اوسکا ہونا تا وقت حلول مدت شرط ہی۔ در المختار

۶۰۶ مقالہ جس چیز مین اوٹھانے کی حاجت نہین تو اوسمین مکان ایفاء مسلم فیہ کا بیان کرنا شرط نہین باتفاق امام صاحب اور صاحبین کے قول اصح مین۔ در المختار

مقالہ ۶۰۶ جسمین باربرداری کی حاجت نہین تو مکان مشروط معین ہوجائیگا قول اصح مین فتح القدیر

مقالہ ۶۰۸ اگر مسلم الیہ قبض راس المال سے انکار کریگا تو اوسپر زبردستی کیجائیگی درالمختار

مقالہ ۶۰۹ اگر مسلم الیہ نے راس المال پر مجلس مین قبضہ کرنے سے انکار کیا تو حاکم اوسپر جبر کریگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۶۱۰ یہہ بھی شرط ہے کہ میعاد معلوم ہو حتی کہ فی الحال کی سلم جائز نہین ہی اور ادنی میعاد کو بدون اوس کے سلم جائز نہین ہے امام محمد کے نزدیک ایک مہینہ ہی اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط

فصل

ان چیزون کے بیان مین جنمین سلم جائز اور جنمین جائز نہین ہی

مقالہ ۶۱۱ اگر ایک قفیز گیہون ایک قفیز جو کے سلم مین دیا تو جائز نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۲ اگر کیلی چیز کو وزنی چیز کی سلم مین دیا تو جائز ہے بشرطیکہ وزنی چیز سلم فیہ ہونے کی صلاحت رکھتی ہو اگر ایسا نہو تو جائز نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۳ اگر رب السلم نے قبضہ نہ کیا یہانتک کہ مسلم فیہ جاتی رہی اور اوس کا مثل معدوم ہوگیا تو ہمارے تینون امامون کے نزدیک سلم باطل نہوگی ولیکن رب السلم کو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے تو اوس کی مثل موجود ہونے تک انتظار کرے ورنہ اپنا راس المال لیلیوے شرح الطحاوی

مقالہ ۶۱۴ جب راس المال مذروع ہو تو وہان اشارہ بالتفاق کافی ہے پیمونہین گنتی سے سلم ٹہرانا ظاہر الروایت مین جائز ہے۔ نہایہ

مقالہ ۶۱۵ اگر سونے اور چاندی کے برتن مین سلم قرار دی اور راس المال مین

سونا ٹھہرایا تو سلم جائز نہین ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۶۱۶ نان کو گیہون یا آٹے کے سلم مین دینا جائز نہین ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۷ روئی اور کتان اور ابریشم اور لوہا اور رانگ اور پیتل اور کانسہ ان جنیزہ کی بیع سلم مین خوف نہین ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۱۸ **فصل** ان احکام کے بیان مین جو راس المال اور سلم فیہ پر قبضہ کرنے سے متعلق ہین۔

مقالہ ۶۱۹ سلم فیہ کے عوض کوئی چیز بدلنا جائز نہین ہے اور اگر مسلم الیہ نے بجائے روی کے جید کو کر دیا تو جبر نہ کیا جاویگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۰ اگر مسلم الیہ رب السلم کے پاس آیا اور اوس کے اور سلم فیہ کے درمیان سے روک اوٹھا دے تو وہ مانند اور قرضون کے اوسپر قابض شمار ہوگا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۶۲۱ اگر کسی نے ایک کر گیہون مین بیع سلم ٹھہرائی تھی اور لیتے وقت رب السلم نے مسلم الیہ کو حکم دیا کہ میرے تھیلون مین اوسکو ناپ دے اور اوس نے ایسا ہی کیا اور رب السلم اوسوقت غائب تھا تو یہ قبضہ نہین ہے حتی کہ اگر وہ تلف ہوجاوے تو مسلم الیہ کا مال تلف ہوگا۔ ہدایہ

مقالہ ۶۲۲ اور اگر رب السلم اوسوقت حاضر ہو تو بالاتفاق قابض ہوگا خواہ تھیلے اوس کے ہون یا مسلم الیہ کے ہون۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۲۳ **فصل** رب السلم اور مسلم کے درمیان اختلاف واقع ہونیکے بیان مین

اگر مسلم فیہ کی جنس مین دونون اختلاف کرین مثلاً رب السلم کہے کہ مین نے تجھکو دس درم گیہون کی سلم مین دے ہین اور مسلم الیہ کہے کہ ایک کر جو کسی سلم مین دے ہین پس اگر دونون کے پاس گواہ نہون تو استحساناً دونون کو قسم دیجاویگی اور دونون اپنے حال پر چھوڑے جاوین گے کہ کوئی دوسرے کی تصدیق کرے۔ عالمگیری

۱۲۴ مقالہ اگر دونون مین سے جو شخص انکار کرے اوسی پر مدعی کے دعوی کا قاضی حکم کردے گا۔ کذا فی شرح الطحاوی

۱۲۵ مقالہ اگر دونون مین سے جو شخص گواہ قایم کرے اوس کے گواہ قبول ہونگے۔ عالمگیری۔

۱۲۶ مقالہ اگر مسلم فیہ کے مقدار مین دونون اختلاف کرین تو اوسکا اور مسلم فیہ کی جنس مین اختلاف کرنے کا ایک حکم ہے۔ عالمگیری

۱۲۷ مقالہ اگر کسی نے گواہ قایم کئے تو اوس کے گواہون پر فیصلہ کیا جاویگا ایضاً

۱۲۸ مقالہ **فصل** بیع سلم مین اقالہ اور صلح اور خیار عیب کے بیان مین

۱۲۹ مقالہ اگر تمام مسلم فیہ مین اقالہ کرلیا تو جائز ہے۔ کذا فی المحیط

۱۳۰ مقالہ اگر اقالہ کرنیکے بعد رب السلم نے راس المال سے کوئی چیز بدلنا چاہا تو استحساناً جائز نہین ہے اور اسی کو تینون اماموں نے اختیار کیا ہے اور فقہا کا اسپر اجماع ہے۔ عالمگیری

۱۳۱ مقالہ **فصل** بیع مین وکیل کرنیکے بیان مین۔

۱۳۲ مقالہ اگر کسی نے ایک شخص کو وکیل کرکے کچھ درم اسواسطے دے کہ ایک

مقالہ ۶۳۴ اگر گیہون کی سلم مین دے اوس نے وہ درم بیع سلم کی شرطون کے ساتھہ دیدے تو جایز ہے عالمگیری

مقالہ ۶۳۵ مبیع اور بیع سلم فیہ سپرد کرنیکا مطالبہ وکیل ہی کریگا اور وہی راس المال سپرد کریگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۶ اگر سلم کے وکیل نے مخالفت کی اور اوس چیز کے سوا کہ جسمین موکل نے بیع سلم کرنے کو کہا تھا دوسری چیز مین سلم ٹہرائی تو موکل کو اختیار کہ وکیل سے اپنے درمون کی ضمان لے اور اگر چاہے تو مسلم الیہ سے ضمان لے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۷ اگر کسی نے وکیل کو یہ حکم دیا کہ میرے درم اوس شخص کو سلم مین دیدے پہر اوس نے دوسرے کو سلم مین دیدے تو جائز نہین ہے ایضاً

مقالہ ۶۳۸ اگر کہا کہ جو کچہہ میرا تجہہ چاہے وہ ایک کر گیہون کی سلم مین دیدے پس اگر اوس نے کسی شخص کو معین کیا تو بالاجماع وکالت صحیح ہے اور اگر معین نہ کیا تو بھی صاحبین کے نزدیک جائز ہے۔ ایضاً

باب بیع الصرف کے بیان مین

مقالہ ۶۳۷ (تعریف) بعض ثمنون کو بعض کے عوض بیع کرنے کو صرف کہتے ہین۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۳۸ (رکن) وہی جو ہر ایک بیع کی ہے ایضاً

مقالہ ۶۳۹ رکن یہہ بھی ہے کہ ہر دونون بیع کرنیوالے اوس چیز کے مالک ہون کذا فی المحیط

مقالہ ۶۴۰ (شرایط) جدا ہونے سے پہلے دونون کا بدل پر قبضہ ہونا شرط ہے عالمگیری

دونون بدل متعین ہون جیسے ڈہلی ہوئی چیز یا غیر متعین ہو جیسے سکہ۔ ہدایہ

مقالہ ۶۴۰ شرع مین ثمن کو ثمن سے فروخت کرنے کو صرف کہتے ہین خواہ چاندی کی بیع چاندی سے ہو یا سونے کی سونے سے ہو اور ثمن سے مراد وہ ہے جو ثمن کے واسطے مخلوق ہو۔ درالمختار و فتح القدیر

مقالہ ۶۴۱ تماثل اور تقابض شرط ہی اگر دونون عوض ایک جنس ہی ہون اگرچہ عمدگی اور زرگری مین مختلف ہون۔ درالمختار

مقالہ ۶۴۲ اگر چاندی اور سونے کو بلا وزن بطور تخمینی کے فروخت کیا اور عاقدین نے عوضین کو باہم قبض کیا مجلس مین تو صحیح ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۴۳ اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے فروخت کیا بلا وزن تو جائز نہین پھر اگر اوسی مجلس مین تساوی عوضین معلوم ہو گئے اور تقابض طرفین واقع ہوا تو بیع صحیح ہو جائیگی۔ درالمختار

مقالہ ۶۴۴ خیار الرویت نقدین مین صحیح نہین اسواسطے کہ انعقاد عقد نقدین کے مثل پر ہوتا ہے نہ عین نقدین پر خلاف زیور اور برتن کے ایضاً۔

مقالہ ۶۴۵ جسمین چاندی غالب ہو وہ چاندی کے حکم مین ہے اور جسمین سونا غالب ہو وہ سونے کے حکم مین ہے۔ درالمختار و عالمگیری۔

مقالہ ۶۴۶ اور اسیطرح غالب چاندی اور سونے کا قرض لینا صحیح نہین مگر وزن کر کے خالص کے مانند۔ درالمختار

باب کفالہ کے بیان مین

۶۴۷

مقالہ الفاظ کفالہ کے۔ کفیل کفالت کرنا والا خواہ کفالت مال کی کرے

اوسکو کفیل بالمال کہتے ہین یا ذات کی کرے اوسکو کفیل بالنفس کہتے ہین یا دونون کا کفیل ہو جسکی طرف سے کفیل نے کفالت کی اوسکو مکفول کہتے ہین جسواسطے کفالت کرے اوسکو مکفول کہتے ضمان ضمانت کرنے والیکو کہتے ہین مضمون بہ جسکی ضمانت کی ہے مضمون عنہ جسکی طرف سے ضمانت کی ہے مضمون لہ جس شخص کے واسطے ضمانت کی ہو محتال علیہ جسپر حوالہ کیا گیا۔

مقالہ ۶۴۸ (تعریف) مطالبہ اپنا دوسرے کے ذمہ پر کردینا خواہ مطالبہ ذات کا ہو یا دین کا ہو۔ ہدایہ

مقالہ ۶۴۹ (رکن) ایجاب اور قبول ہے۔ درالمختار و عالمگیری و فتح القدیر

مقالہ ۶۵۰ اور ذمہ وہ وصف شرعی ہے جس سے وجوب مالہ اور ما علیہ کی اصلیت ثابت ہوتی ہے۔ نہر الفایق۔

مقالہ ۶۵۱ (شرائط) ازان جملہ عقل و بلوغ

مقالہ ۶۵۲ لڑکے اور مجنون کی کفالت منعقد نہوگی مگر جبکہ ولی نے کوئی دین یتیم کے نفقہ مین لیا ہو اور اوسکو ضمان مال کا حکم دیا تو صحیح ہے۔ بحرالرائق

مقالہ ۶۵۳ اگر کسی نے کسی لڑکے یا مجنون پر کچھہ دعوی کیا اور کفیل نے اوسکی ذات کی یا قرض کی اوس کے ولی کو بلا اجازت کفالت کرلی تو یہ صحیح ہے خواہ وہ لڑکا ایسا ہو کہ جسکو تجارت کی اجازت دیگئی ہے یا ایسا نہ ہو خواہ عاقل ہو یا غیر عاقل ہو

مقالہ ۶۵۴ (فائدہ) ضمانت نکرنا زیادہ تر احتیاط ہے اول مین ملامت ہے اور دوسرا مین نہین

ندامت اور اس کے آخر مین ڈنڈ دینا ہے - درالمختار -

۶۵۵ مقالہ اگر مکفول بالنفس روپوش ہوگیا تو حاکم کفیل کو آنے جانے کی مہلت دیگا اگر مدت گذر گئی اور اوسکو حاضر نہین کیا تو اسکو قید کرے گا - ہدایہ

۶۵۶ مقالہ اگر وہ ایسا روپوش ہوگیا ہوا ور اوسکا پتہ ہے معلوم نہین تو اوس سے مطالبہ نہ ہوگا - عالمگیری

۶۵۷ مقالہ واضح ہو کہ جس مقام پر یہ جایز رکہا گیا ہے کہ کفیل کو مہلت دیکر مکفول عنہ کے لانے کے واسطے اجازت دیجاوے وہان طالب کو اختیار ہی کہ اپنی مضبوطی کے واسطے اوس سے اوسکا دوسرا کفیل لیلیوے تاکہ کفیل غائب نہو جاوے کہ اوسکا حق ضائع ہو - ایضاً عالمگیری اور تبیین

۶۵۸ مقالہ جب کفیل نے مکفول عنہ کو لاکر مکفول لہ کو ایسے مقام پر سپرد کردیا کہ جہان اوس سے خصومت کرسکتا ہے - مثلاً شہر ہے تو کفیل بری ہوجائے گا - کذا فی عالمگیری اور کافی -

۶۵۹ مقالہ اگر مکفول بالنفس قرض وغیرہ کی وجہ سے قید کیا گیا تو کفیل سے مواخذہ کیا جائے گا - عالمگیری

۶۶۰ مقالہ اگر مطلوب اپنے نفس کو کفالت کی راہ سے خود سپرد کرے تو کفیل بری ہوجاتا ہے اور کفیل کے کفیل اور اسکے ایلچی کے سپرد کرنے سے بھی بری ہوجاتا - کنز الدقائق -

۶۶۱ مقالہ اگر مکفول بالنفس مرگیا تو کفیل بالنفس کفالت سے بری ہوگیا - کذا فی الہدایہ اور

۶۶۲ مقالہ ایسی ہے اگر کفیل مرگیا تو بھی بری ہوگیا - کذا فی الہدایہ

مقالہ ۶۷۴ اگر کسی نے دوسرے کی کفالت کی اور یہہ نہ کہا کہ جب مین تیرے سپرد کرون تب بری ہونگا پھر اوس کے سپرد کردیا تو بری ہوگیا ایضاً ہدایہ

مقالہ ۶۷۵ اگر شرط ہوگئی ہو کہ مکفول بہ کی تسلیم اوسکی معین وقت مین تو ضامن اسکو اوسوقت حاضر کردے اگر مکفول لہ طلب کرے جیسے دین موجل کا ادا کرنا لازم ہے جسکی مدت ہوچکی۔ در المختار

مقالہ ۶۷۶ اگر تسلیم مکفول بہ کی مجلس قاضی مین شرط ہو تو ضامن وہین اوسکو حاضر کرے اور اوسکی تسلیم غیر مجلس قاضی مین جائز نہین اسیکا فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۶۷۷ مدعا علیہ پر جبر نہین حاضر ضامنی دینے کے واسطے حدا ور قصاص کے دعوی مین مطلقاً۔ در المختار

مقالہ ۶۷۸ صاحبین کے نزدیک مدعا علیہ پر حاضر ضامنی دینے کیواسطے جبر ہے قصاص اور حد قذف اور سرقہ مین تعزیر کے مانند کیونکہ وہ آدمی کا حق ہے۔ در المختار

مقالہ ۶۷۹ اگر مدعا علیہ نے اپنی خوشی سے ضامن دیا قصاص اور قذف اور سرقہ کے دعوی مین تو بالاتفاق جائز ہے۔ ایضاً در المختار

مقالہ ۶۸۰ جبکہ مدعا علیہ مشہور شخص ہو تو اوسپر جبر نہین ہے ضامن دینے کے واسطے اگر مدعا علیہ مسافر ہو تو بالاتفاق جبر نہین۔ در المختار

مقالہ ۶۸۱ جائز ہے ضامنی بدون قبول کرنے طالب کے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۶۸۲ کفالت سے بری کرنے کو شرط کے ساتھہ تعلیق کرنا جائز نہین ہے۔ کذا فی الہدایہ

باب دعوی اور خصومت کے بیان مین

مقالہ ۶۴۲ کسی شخص نے دوسرے کے طرف سے ہزار درم کی کفالت کی پھر کفیل نے دعوی کیا کہ جس مال کی مین نے کفالت کی ہے وہ قمار ہے یا شراب ہے تو اوسکا قول قبول نہوگا اور بصورت انکار مکفول کے گواہ بھی قبول نہونگے عالمگیری

باب حوالہ کے بیان مین

مقالہ ۶۴۳ احالہ کسیکو دوسرے پر حوالہ کرنا۔ محیل حوالہ کرنے والا۔ محتال علیہ وہ شخص ہی جسپر حوالہ کیا گیا۔ محتال لہ وہ شخص ہے جسکے واسطے حوالہ واقع ہو۔ محتال بہ جس چیز کا حوالہ واقع ہو۔

مقالہ ۶۴۴ (تعریف) قرضہ کو ایک ذمہ سے دوسرے کے ذمہ پر نقل کرنا حوالہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ نہر الفائق

مقالہ ۶۴۵ (رکن) ایجاب وقبول ہے۔ ایجاب تو محیل کے طرف سے ہو کہ وہ طالب سے کہے کہ مین نے اسقدر درم لینے کو تجھے فلان شخص پر حوالہ کیا۔

مقالہ ۶۴۶ حوالہ تین قسم پر ہے ایک حوالہ مقیدہ بودیعت اور دوسرا مقیدہ بمضروب اور تیسرا مقیدہ بدین خاص۔ درالمختار

مقالہ ۶۴۷ پھر حوالہ دو قسم ہے ایک حوالہ مطلق دوسرا حوالہ مقید حوالہ مطلق۔

مقالہ ۶۴۸ پھر حوالہ مطلق کی دو قسم ہین ایک فی الحال دوسرا میعادی پس فی الحال کا حوالہ یہ ہے کہ قرضدار طالب کو کسی شخص پر مثلاً ہزار درم کا حوالہ کردی تو جائز ہے اور ہزار درم محتال علیہ پر فی الحال واجب ہونگے اور میعادی کی صورت یہ کہ دوسرے پر ہزار درم مبیع کا ثمن ایکسال کی میعاد پی تہا

پس اوسپر حوالہ کردیا اور ایکسال کی میعاد لگائی تو حوالہ جائز ہے۔ عالمگیری
حوالہ صحیح ہوتا ہے دین خاص سے۔ درالمختار

مقالہ ۶۷۹ صحت حوالہ کے واسطے رضامندی سب کے بلاخلاف مشروط ہی۔ درالمختار

مقالہ ۶۸۰ اگر محتال لہ نے پورا مال کفیل سے لیلیا تو مکفول عنہ بری ہوگیا اور جو کفیل نے ادا کیا ہے وہ محیل سے نہین لیسکتا ہے ولیکن مکفول عنہ سے لیگا کذا فی المحیط

مقالہ ۶۸۱ اگر مکفول عنہ نے کفیل کے ادا کرنے سے پہلے محیل کو مال ادا کردیا تو کفیل کو مکفول عنہ سے لینے کی کوئی راہ نہین ہے لیکن وہ محیل کو پکڑیگا تاکہ اوسکو حوالہ سے چھوڑ دے اور محتال لہ کے حق سے کفیل بری نہوگا۔ عالم

تیسرا باب حوالہ مین دعوے شہادت کے بیان مین

مقالہ ۶۸۲ اگر مدیون نے حوالہ کیا اور اوس نے قبول کیا اور قرض خواہ نے انکار کیا پھر قرضدار سے اس حوالہ پر گواہ طلب ہوے اگر اوس نے پیش کی اور محتال علیہ حاضر ہے تو قبول ہونگی اور مدیون بری ہوگا اور اگر غائب ہے تو حق توقیت مین محتال علیہ کے حاضری تک مقبول ہونگے پس اگر حاضر ہوکر مدیون کے قول کا اقرار کیا تو بری ہے (یعنے مدیون) ورنہ حکم دیا جائیگا کہ دوبارہ گواہ پیش کرے اور گواہ غائب ہوگئے یا مرگئے تو محتال علیہ سے قسم لیجائے گی۔ بحرالرائق

کتاب ادب القاضی

مقالہ ۶۸۳ واضح ہو کہ لوگون سے برتاؤ اور معاملہ کرنے مین اخلاق جمیلہ اور خصائل حمیدہ سے آراستہ ہونیکو ادب کہتے ہین۔

مقالہ ۶۸۴ قاضی کا ادب یہ ہے کہ جسکو شرع نے اچھا کہا ہے کہ عدل کرنا اور ظلم کو دور کرنا اور حق سے تجاوز نکرنا اور حدود شرع کی حفاظت کرنا اور سنت کے طریقہ پر چلنا۔

مقالہ ۶۸۵ قضا شرع مین ایسے قول کو کہتے ہین جو ولایت عامہ کے حق سے صادر ہو جسکا اختیار کرنا لازم ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۶۸۶ اصل تو یہہ ہے کہ قضا فریضہ محکمہ اور سنت مقضیہ ہے کہ جسکو صحابہ کرام اور تابعین نے کیا ہے جسکا اختیار کرنا واجب ہے۔

مقالہ ۶۸۷ قاضی کی ولایت صحیح نہین ہوتی جبتک کہ اوسکو جامع اوصاف شہادت نہ پاوے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۶۸۸ یعنے مسلمان ہو مکلف ہو آزاد ہو اندھا نہو محدود القذف نہو گونگا نہو بہرہ نہو اور بلند آواز نہ سنتا ہو تو اصح یہ ہے کہ اوسکا ولی ہونا جائز ہے۔ کذا فی نہر الفائق۔

مقالہ ۶۸۹ اہل اجتہاد مین سے ہونا چاہیے اور صحیح یہ ہے کہ اہل اجتہاد سے ہونا اولیت کی شرط ہے حتی کہ جو مجتہد نہ تھا اور اوس نے غیر کے فتوی پر فیصلہ کیا تو جائز ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۶۹۰ (فائدہ) جاہل کو احکام مین قاضی کرنا نہ چاہیے جیسا اس زمانے مین ہورہا ہے عالمگیری

(تعریف) قضا عبارت ہے حکم بین الناس بالحق سے جو خدا کے نزدیک حکم

حادثات مین ثابت ہے خواہ حکم قطعی ہو اس طرح پر کہ اسپر دلیل قطعی ہو
خواہ وہ کتاب اللہ سے ہو یا سنت متواترہ یا مشہورہ یا بالاجماع ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۶۹۱ اگر قاضی وہ حکم کرے جو دلیل قطعی کے مخالف ہے تو وہ حکم بالیقین باطل ہے
تقلد قاضی کو یعنے مثلاً حنفی یا شافعی پر واجب ہے کہ اپنے مذہب کے معتمد
قول پر حکم کرے جو موافق سنت کے ہو تو وہ بہ نسبت اپنے خلاف مذہب کے
حکم کرنے مین معزول ہے اور اگر غیر مذہب کے موافق حکم کریگا جانکر تو اوسکا
حکم جاری نہوگا اور اگر نادرست حکم کرے تو اوسکو ابطال حکم مناسب ہے
اور بعضے روایت مین امام اعظم صاحب کے نزدیک اوس کے قضا جائز
ہے برخلاف صاحبین کے۔ کذا فی الطحاوی عن البحر

مقالہ ۶۹۲ شرط ہے حاضر ہونا مدعا علیہ کا کیونکہ قضا علی الغائب صحیح نہین حاکم اور
قاضی کی نو شرطین ہین اول عقل۔ بلوغ۔ اسلام۔ حریت۔ سمع۔ بصر۔
نطق۔ حد قذف سے سلامت رہنا۔ حکم دینے کے واسطے مقرر ہونا
نہ فقط دعوی کی سماعت کے واسطے اور مجتہد ہونا شرط نہین ہے۔

مقالہ ۶۹۳ جو فاسق اہل شہادت کا ہوگا وہ قضا کا بھی اہل ہوگا لیکن واجب ہے کہ فاسق
کو قاضی نہ کرے اور اوسکا قاضی کرنیوالا گنہگار ہوگا جیسے اوسکی گواہی قبول
کرنے والا عاصی ہوتا ہے اسیکا فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۶۹۴ دشمن کی گواہی مقبول نہین اوس کے دشمن پر جبکہ دونون مین دینوی
عداوت ہو اور اگر قاضی دشمن کی گواہی کے بموجب حکم کرے تو اوس کا
حکم نافذ نہوگا دشمن کی قضا بھی صحیح نہین اسواسطے کہ ثابت ہوچکا کہ اہل قضا

وہ ہے جو اہل شہادت کا ہے اسی پر فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۶۹۵ اگر ایک شخص پر قاضی نے حکم کیا پھر اوس نے قاضی کی عداوت ثابت کردی تو اوسکی قضا باطل ہے اسکو یاد رکھنا چاہئے اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۹۶ فاسق صلاحیت نہین رکھتا مفتی اور حاکم ہونیکے واسطے کہ اسکو فتوی دینے کا ہے اور فاسق کا قول دیانت مین مقبول نہین ہوتا اور یہی ائمہ ثلاثہ کا قول ہے در

مقالہ ۶۹۷ قاضی اور حاکم نفیہ النفس اور سلیم الذہن اور حسن التصرف ہو صحیح یہ ہے کہ جو اوسکی لیاقت رکھتا ہو۔ در المختار

مقالہ ۶۹۸ حاکم پر لازم ہے کہ تفحص اور تلاش کرے کہ کون عالم فتوی دینے کے لائق اور قابل ہے اور منع کرے فتوی دینے سے اسکو جو لیاقت نہین رکھتا۔ عالم و در المختار۔

مقالہ ۶۹۹ اور شرایط فتوی سے ہے کہ ترتیب مستفیون کو یاد رکھے اغنیا اور اعوان سلطان اور امرا کے طرف میلان نہ کرے بلکہ پہلے اوسکا جواب لکھے جس نے پہلے استفتا کیا اوسکو فتوی دے خواہ وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔ در المختار

مقالہ ۷۰۰ اور سوال کو ہوشیاری سے پڑھے اور بار بار پڑھے تاکہ حقیقت سوال خوب ظاہر ہو جاوے پھر جواب لکھے۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۱ اور یہ شرط ہے کہ قاضی یا حاکم کاغذ کو پھینک نہ دے جیسے کہ بعض لوگونکی عادت ہے اس زمانے مین۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۲ اگر فتوی دینے مین چوک جاوے تو رجوع کرے اور تساہل کرنا اور حیلون کی

پیروی کرنا حرام ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۳ جب ایک مسئلہ مین دو قولون کی تصحیح واقع ہوئی ہو تو مفتی مختار ہے جسکا چاہے فتوی دے اور یہ جائز نہین کہ ایک مقدمے مین دو قولون کا فتوی دے چنانچہ ہمارے زمانے کے بعض مفتیون سے ایسا ہی واقع ہوا ہے

مقالہ ۱۰۴ قاضی مختار نہین اخذ مذاہب مین جبکہ وہ مجتہد نہو بلکہ قاضی مقلد جبکہ اپنے مذہب کے معتمد قول جو موافق سنت کے ہو اوسکا خلاف کرے گا تو اوسکا حکم جاری نہوگا بلکہ توڑ دیا جائیگا۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۵ مفتی اصولیین کے نزدیک عبارت مجتہد سے اور جو اقوال مجتہد کو یاد کر لے وہ مفتی نہین اور اوسکا فتوی بھی فتوی نہین بلکہ وہ نقل کلام ہے اوسکو فتح القدیر مین شرح بیان کیا ہے۔

مقالہ ۱۰۶ جائز ہے قضا کا قبول کرنا بادشاہ عادل اور ظالم سے مگر جبکہ بادشاہ مذکور قاضی کو قضا بالحق سے منع کرے تو حرام ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۷ اور اپنے قرابتی محرم کا یا جسکو ہدیہ دینے کی عادت ہو قبل از قضا بشرطیکہ ہدایہ بقدر عادت قدیم کے ہو اور خصومت نہو دونون مین بشرطیکہ قریب اور معتاد کا مقدمہ دارالقضا مین رجوع نہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۸ قاضی کو واجب ہے کہ بین الخصمین مساوات اور برابری کرے مدعی اور مدعا علیہ مین۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۹ قاضی کو خصمین سے ایک کو اشارہ کرنا اور بلند آواز ایک طرف کرنا اور ایک سے سرگوشی کرنا منع ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۰ قاضی دونون کو (یعنے خصمین کو) اپنے سامنے بٹھلا وے اور ایک کو اپنے داہنے اور دوسرے کو بائین طرف نہ بٹھلا وے۔

فصل حبس کے بیان مین

مقالہ ۱۱۱ قیدخانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مسجد مین تھا پھر حضرت فاروق نے ایک مکان مکہ معظمہ مین چار ہزار درم کو خرید کیا اور اوسکو محبس قرار دیا قیدخانہ امیر المومنین نے مقرر کیا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حبس کتاب اور سنت اور خلفاء راشدین کے فعل سے ثابت ہے اور اوس کے جواز پر اجماع امت قایم ہے۔

مقالہ ۱۱۲ محبوس کے گلے مین طوق نہ ڈالا جاوے مگر جبکہ اوس کے بھاگ جانے کا خوف ہو تو بیڑیان ڈالی جاوین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۳ صاحب حق کو ملازمت مین اختیار ہے اور یہ اختیار نہین کہ مدیون کو کسب نہ کرنے دے یا گھر مین نہ جانے دے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴ اگر قرضہ کسی مال کے بدلے مین واجب ہوا ہے تو جو شخص اسودگی کا مدعی ہے اوسیکا قول معتبر ہوگا اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۵ ماں باپ بیٹے کے قرضہ کے بابت قید نہین کیجاوینگی۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۶ حدود اور قصاص مین اوسوقت تک قید رہیگا جبتک گواہ قایم ہون یعنے جبتک گواہ کی تعدیل ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۷ اگر قیدی کی والدہ یا کوئی بچہ مرگیا اور وہان پر کوئی تجہیز و تکفین کرنیوالا

نہین ہے تو اوسکو قید سے نکالا جاوے اور یہی صحیح ہے۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۱۸ اگر قیدی ایسے مرض مین ہے کہ وہ بے بس ہوگیا ہے اور اوسکا خادم بھی نہین ہے تو اوسکو وہان سے نکالدیا جاوے یہ حکم اوس صورت مین ہے کہ جب غالب گمان مرجانے کا ہو اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۹ واضح ہو کہ قید کرنیکے واسطے کوئی مقدار مال کی مقرر نہین حتی کہ ایکدرم ہو ایضاً

فصل خلیفہ مقرر کرنیکے بیان مین

مقالہ ۲۰ نہ خلیفہ مقرر کرے قاضی کسی نائب کو مگر اوسوقت جبکہ بادشاہ کیطرف سے اوسکو نائب کرنا مفوض ہوگیا ہو صراحتہ۔ درالمختار

مقالہ ۲۱ قاضی کو اختیار ہے نائب کو نائب کرے یا معزول کرے۔ درالمختار

مقالہ ۲۲ نائب سلطان کے معزول کرنے سے معزول ہوسکتا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۳ جو فیصلہ کہ قاضی کے غیب مین نائب نے کیا اوسکو جب قاضی جائز رکھے تو وہ جائز ہوگا۔ درالمختار

باب تحکیم کے بیان مین

مقالہ ۲۴ (تعریف) پنچ مقرر کرنے کو تحکیم کہتے ہین قاضی کا حکم عام ہے اور پنچون کا حکم خاص ہے اسمین نہ غیر مین جسمین اسکو پنچ مقرر کیا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۵ تحکیم عرف مین عبارت ہے متولی مقرر کرنے خصمین سے ایک حاکم کو کہ وہ دونون مین حکم کرے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۶ رکن تحکیم لفظ تحکیم ہو یا مخاصم کا وہ لفظ جو تحکیم پر دلالت کرے ساتھ قبول کر لینے دوسرے کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۷ متخاصمین ایک شخص کو حاکم مقرر کرے کہ تو ہم مین حکم کر جو تو حکم کرے گا ہمکو منظور ہے اور پنچ کہے کہ جو مین حکم کرون تم اوسکو قبول کر لو۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۸ اگر متخاصمین ایک شخص کو حاکم مقرر کرین اور وہ قبول نکرے تو اوسکا حکم کرنا جائز نہین مگر تجدید تحکیم مین۔ الطحطاوی

مقالہ ۱۲۹ ذمی کا مسلمان کے حق مین پنچ ہونا باطل ہے۔ کذا فی النہایہ

مقالہ ۱۳۰ (شرط تحکیم) جو شخص قضا کی لیاقت رکھتا ہے اوسکو پنچ ہونے کی بھی لیاقت ہے اسکا ذکر ہو چکا ہے۔ اور حر عاقل بالغ مسلمان ہو عادل ہو نہ اندھا نہ بہرا نہ گونگا نہ محدود القذف۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۱ تحکیم یعنے پنچون کا حکم اوس امر مین صحیح ہے جسکے فعل کا متخاصمین کو اختیار ہے تحکیم حقوق اللہ مین جائز نہین اور حقوق العباد مین جائز ہے جیسے تحکیم اموال اور طلاق اور عتاق اور نکاح اور ضمان اور سرقہ اور کتابت اور کفالت اور شفعہ اور نفقہ اور بیوع مین جائز ہے اور نہ حد سرقہ اور حد زنا اور حد القذف مین۔ درالمختار

مقالہ ۱۳۲ متخاصمین سے ایک شخص مختار ہے تحکیم کے توڑ دینے کا بعد وقوع تحکیم کے نہ قبل از حکم کے جیسے احد المتعاقدین مختار ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۳۳ موکل کو اختیار ہے کہ وکیل کو معزول کرے جب چاہے خواہ وکیل طالب عزل ہو یا نہ ہو۔ ایضاً

مقالہ ۳۴ مدعی اور مدعا علیہ نے دو شخصون کو پنچ مقرر کیا تو دونون کا اجتماع محکوم بہ پر ضرور ہے یعنے اب ایک رائے پر فیصلہ صحیح نہوگا تا وقتیکہ دونون متفق الرائے نہون۔ درالمختار

باب ایک قاضی دوسرے قاضی کیطرف خط بھیجنے کے بیان مین

مقالہ ۳۵ دین اور نکاح اور طلاق اور شفعہ اور وکالت اور وصیت اور ایصا اور موت اور وراثت اور قتل موجب مال اور نسب اور غصب اور امانت اور مضاربت اور اعیان منقولہ اور غیر منقولہ ان سب حقوق مین خط لکھنا جائز اور اسی پر فتوی ہے۔ بحرالرائق

مقالہ ۳۶ قاضی خط لکھے سوائے حدود اور قصاص کے بسبب شبہہ کے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۳۷ بڑی کتاب ہے جسمین لوگون کے وقائع اور مقدمات لکھے جاتے ہین وہ قاضی کے پاس رہنا چاہیئے اور جسمین حکم مندرج ہو۔ درالمختار

مقالہ ۳۸ جو قاضی کا خط لیجاوے دوسرے قاضی کے پاس اون کے سامنے خط پڑھنا ضرور ہے۔ درالمختار

مقالہ ۳۹ سپرد کرے خط شہود کو سرنامہ لکھنے کے بعد خط کے اندر اور سرنامہ یہ کہ اوسمین اپنا نام اور مکتوب الیہ کا نام اور شہرت دونون کی لکھے اور لقب اور خطاب بھی دونون لکھے جس سے دونون مشہور ہین اسواسطے کہ کنیت مین لوگ مشترک ہوتے ہین۔ درالمختار

مقالہ ۴۰ مدعی اور مدعا علیہ کا نام اور تاریخ اور سن کا لکھنا شرط ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۴۱ خط کا پڑہنا شہود طرفین کے سامنے اور تسلیم کرنا ضرور نہین اور اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۴۲ جبکہ مدعی علیہ نے دعوی کا اقرار کیا تو شہود کی کچھہ حاجت نہین۔ درالمختار

فصل خط پر عمل کرنے کے بیان مین

مقالہ ۴۴۳ خط پر عمل کرنا جائز کہا ہے راوی اور قاضی اور شاہد کے واسطے اگر اوسکا یقین ہو تو بعضون نے کہا کہ اسیکا فتوی ہے۔ عالمگیری وغیرہ

مقالہ ۴۴۴ خط پر عمل کرنا شاہد اور قاضی اور راوی مین ابو یوسف اور محمدؒ کے نزدیک جائز ہے جبکہ وہ اپنا لکھا دیکھے اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۴۵ ایک شخص نے دوسرے پر دعوی کیا مدعا علیہ نے انکار کیا تو مدعی نے مدعا علیہ کے خط سے اوسکا اقرار ظاہر کیا اور مدعا علیہ نے انکار کیا کہ یہ خط میرا نہین ہے اس سے کچھہ لکھوایا گیا اور دونون کے خط مین مشابہت ظاہر نکلے تو اوسمین علماء کا اختلاف ہے بعضون نے کہا کہ اوسپر حکم ہوگا اور بعضون نے کہا نہوگا اور یہی قول صحیح ہے کذا فی الطحطاوی۔

مقالہ ۴۴۶ ضرور ہے مسافت تین روز کی دونون قاضیون کے مابین ہو جیسے شہادت کی شہادت مین مسافت مذکورہ ضرور ہے ظاہر الروایت مین اور ابو یوسف نے کتاب القاضی الی القاضی کو اور شہادت علی الشہادت کو جائز کہا ہے اوتنی مسافت مین جسمین آدمی عود نہ کرسکے اوسی دن اور اسی پر

فتوی ہے۔ درالمختار عن سراجیہ

مقالہ ۴۷ باطل ہوجاتا ہے خط قاضی کے کاتب کی موت سے اور اسکی معزولی سے قبل پہونچنے خط کے دوسرے قاضی کے طرف یا بعد وصول خط قبل اسکے پڑھنے کے اور ابو یوسف نے اسکو جایز رکھا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۸ اگر بعد وصول کتاب اور بعد قرأت کے اگر کاتب مرگیا یا معزول ہوگیا تو خط باطل نہوگا اور اسی پر عمل ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۴۹ باطل ہوجاتا خط کاتب کے مجنون اور مرتد ہوجانے سے اور اوس کے محدود القذف اور اندھا ہونے سے اور فاسق ہوجانے سے۔ درالمختار

مقالہ ۵۰ اسیطرح خط باطل ہوجاتا ہے مکتوب الیہ کی موت سے اور خارج ہوجانے لیاقت قضا سے۔ درالمختار

مقالہ ۵۱ مگر اوسوقت مکتوب الیہ کی موت سے خط باطل نہین ہوتا جبکہ قاضی کاتب بعد تخصیص اسم مکتوب الیہ کے تعمیم کردے یعنے فلانے قاضی کے طرف یہ خط ہے۔ درالمختار۔

مقالہ ۵۲ خط باطل نہین ہوتا متخاصم کی موت سے کوئی ہو خواہ مدعی ہو یا مدعا علیہ بسبب قائم ہونے اوس کے وارث یا وصی کے اوسکے مقام پر۔ ایضاً

مقالہ ۵۳ اور اسی طرح خط نہین باطل ہوتا شاہد اصل کی موت سے۔ ایضاً

مقالہ ۵۴ اگر قاضی کا یا اوس کے والد کا کوئی واقعہ حادث ہو پھر وہ شخص کو نائب مقرر کرے یا اوسی قاضی کا نائب اوسکے یا اوس کے والد کے واسطے حکم کرے تو اوسکی قضا جائز ہے۔ درالمختار

فصل

دوسرے مکان مین بیع گاڑنے یا روشندان بنانے یا اوپر والا کچھہ اوپر کے مکان مین تصرف کرے یا نیچے والا نیچے کی منزل مین کچھہ تصرف کرنے کے بیان مین۔

مقالہ ۵۵ اگر بالاخانہ ایک شخص کا ہو اور نیچے کا مکان دوسرے کا ہو تو نیچے کے مکان کے مالک بیخ گاڑنے یا اوسمین روشندان بنانے کا بدون اوپر کے مالک کی رضامندی کے اختیار نہین اور اوپر کے مکان کے مالک کو بالاخانہ پر عمارت بنانے کا اختیار نہین ہے۔ یہ امام کا مذہب ہے اور صاحبین کے نزدیک ہر ایک کو اختیار ہے کہ جو چاہے کرے ولیکن اوسمین دوسرے کا ضرر نہو جب ضرر نہوا تو بالاتفاق منع نہوگا عالم

مقالہ ۵۶ جبکہ ضرر اور عدم ضرر مشتبہ ہو تو منع زائل نہوگا کیونکہ وہ یقینی ہے فتوی کے واسطے یہی مختار ہے کہ جب ضرر و عدم ضرر مشتبہ ہو تو اوسکو اختیار ہے اور جب ضرر یقینی ہو تو منع کیا جاویگا۔ بحر الرائق

مقالہ ۵۷ اگر لبنا کوچہ ہے جس سے دوسرا کوچہ پھوٹتا ہے مانند پہلے کوچے کے لبنا لیکن وہ کوچہ نافذ نہین دوسرے مکان کے طرف یعنے بند ہے دوسرے جانب سے تو رد کے جاوین گے پہلے کوچہ والے چلنے کے واسطے دروازہ پھوڑنے سے کوچہ غیر نافذہ مین بقول صحیح اسواسطے کہ انکے واسطے چلنے کا حق ثابت نہین بخلاف کوچہ نافذہ کے کہ اوسمین دروازہ پھوڑنا جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۸ گول کوچے مین جسکے دونون کنارے کوچہ مستطیلہ سے متصل ہین درونون

پھوڑنا ممنوع نہین کوچہ مستطیلہ والون کو اسواسطے کہ گول کوچہ مانند اس صحن کے ہے جو گھر مین مشترک ہے دونون کنارون سے مراد گول کوچے کی نہایت کشادگی ہے۔ ایضاً درالمختار

مقالہ ۷۵۸ منع نہ کیا جاے شخص اپنی ملک مین تصرف کرنے سے مگر جبکہ اوس کے پڑوسی کو ضرر ہو ضرر صریح تو اب اوس تصرف سے روکا جائیگا اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۵۹ جواب ظاہر الروایت کا عدم منع ہے ہر طرف سے خواہ پڑوسی کا ضرر صریح ہو یا نہ ہو اور اسیکا فتوی دیا چند علمانے۔ فتح القدیر

مقالہ ۷۶۰ جواب ظاہر الرویت کا یہ ہے قیاس چاہتا ہے کہ انسان اپنی ملک کے تصرف مین مختار ہے کسیکو ضرر ہو یا نہ ہو اور تجھکو خوب معلوم ہو چکا ہے کہ اکثر متاخرین جواب استحسان پر ہین یعنے درصورت ضرر صریح ہمسایہ منع تصرف ہے نہ ہر ضرر مین۔ الطحطاوی

مقالہ ۷۶۱ صاحب سفل اور صاحب علو منع نہ کاڑے جبکہ دوسرے کو ضرر کرے اور اسیطرح حکم ہے کہ جب تردد واقع ہو ضرر اور عدم ضرر مین بنا بر اس قول کے جو فتوی کے واسطے مختار ہے۔ درالمختار

مقالہ ۷۶۲ اور اسی طرح انسان کا تصرف اپنی ملک مین اگر دوسرے کو مضر ہو یا ضرر اور عدم ضرر مین تردد واقع ہو تو منع کیا جائے گا اور اگر مضر نہین تو منع نہ کیا جائے گا۔ درالمختار عن محشی الاشباہ

کتاب شہادت کے بیانمین

مقالہ (تعریف) مجلس قضا مین گواہی کے لفظ کے ساتھہ حق ثابت کرنے کیواسطے
سچی خبر دینے کو شہادت کہتے ہین۔ فتح القدیر

مقالہ (رکن) اور ہر ایسا لفظ جو خبر کے معنی مین ہو نہ قسم کے معنی مین اوسکو رکن
کہتے ہین۔

مقالہ اور لفظ اشہد کا ہے بصیغہ متکلم اور یون کہے مین قسم کہاتا ہون کہ مقررین
مطلع ہون اوسپر اور مین اوسکی خبر دیتا ہون جبکہ لفظ اشہد کا متعین ہوگیا
شہادت مین تو علم اور یقین کا لفظ کافی نہوگا۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ گواہی ادا کرنے کا سبب یا تو مدعی کی درخواست ہو کہ گواہی ادا کرے
یا مدعی کے حق تلف کا خوف ہو جبکہ مدعی کو اسکی گواہی نہ معلوم ہو۔ عالمگیری

مقالہ (شرایط) گواہی کی شرطین دو طرح پر ہین ایک گواہی اٹھانے کی
شرطین اور دوسرے اوس گواہی کو ادا کر دینے کی شرطین۔

مقالہ گواہی اٹھانے کی شرطون مین سے ایک یہ ہے کہ اسوقت عاقل ہو عالم

مقالہ مجنون اور بے عقل کی گواہی صحیح نہین ہے۔

مقالہ گواہی مین آنکھون والے کا ہونا شرط ہے اندھے کی گواہی صحیح نہین
جس چیز کی گواہی دیگا اوسکو خود دیکھا ہو نہ یہ کہ دوسرے کے دیکھنے پر
گواہی کا متحمل ہوا ہو مگر چند چیزون مین بغیر دیکھے بھی جائز ہے سن لینے سے
گواہ ہو سکتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ گواہی ادا کرنے کی شرطین چند طرح پر ہین از انجملہ خود گواہ مین یہ شرط ہے
کہ عاقل اور بالغ اور آزاد اور بینا اور ناطق ہو اور حد القذف نہ مارگیا ہو

اور فقط خالص اللہ تعالی کیواسطے گواہی دے اور اوسکو حصول منفعت یا دفع مضرت کے غرض نہ ہو اور وہ خود مخاصم نہو۔ ایضاً

مقالہ ۷۷۲ شرط ظاہری عدالت ہے نہ حقیقی کہ جو تعدیل کرنے والون سے گواہون کا حال دریافت کرنے سے ہوتا اور یہ امام صاحب کا مذہب ہے اور صاحبین کے نزدیک حقیقی شرط ہے اس زمانہ مین صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۷۷۳ شرط ہے کہ شاہد کو واقعہ خوب یاد ہو بلا شک گو خط پر اعتماد کرنا بھی جائز ہے۔ گواہ ولایت حاصل ہونا مشہور علیہ پر شرط اس طرح پر کہ دونون کا دین ایک ہو۔ ایضاً درالمختار۔

مقالہ ۷۷۴ گواہ کو قدرت ہو مدعی اور مدعا علیہ کو مابین امتیاز کرنے کے بسبب سماعت اور بصارت کے۔ ایضاً

مقالہ ۷۷۵ گواہی مین عدم قرابت شرط ہے باعتبار ولادت اور زوجیت کی گواہی اصل کی فرع کے واسطے اور اوسکی بالعکس جائز نہین اور اسی طرح زوجین کی۔ درالمختار

مقالہ ۷۷۶ شرط گواہ مین کوئی دینوی عداوت نہو۔ ایضاً

مقالہ ۷۷۷ یہ شرط کہ شاہد کو شہادت سے فائدہ نہ حاصل ہوا ہو ورنہ اپنی ذات سے دفع مضرت کرے گا۔ ایضاً

مقالہ ۷۷۸ شروط۔ بلوغ[1] اور آزادی[2] اور بصارت[3] اور نطق[4] اور عدالت[5] اور گواہ حدود فی القذف نہو اور طالب منفعت[6] نہو اور اپنی ذات سے تاوان کو اوٹھاوے

شاہد خصم نہو اور مشہود بہ خوب یاد ہو۔ عالمگیری و درالمختار

دونون شاہدون کا اتفاق ہو گواہی مین اور یہ عام ہے جمیع انواع کی گواہی مین

اور اسلام مرد ہونا حدود اور قصاص مین تقدیم دعوی حقوق عباد مین اور موافقت

شہادت کے دعوی سے جسمین توافق شرط ہے۔ الطحطاوی

مقالہ ۷۹ انکار کرین گواہ جبکہ وہ بلائے جائین کہ یہ بھی عام ہے ادائے گواہی

مین شاہدون کو قاضی کے پاس حاضر ہونا چاہیئے نہ کہ قاضی کو ان کے

پاس سماعت شہادت کے واسطے۔ درالمختار

مقالہ ۸۰ قاضی کا عادل ہونا شرط ہے اگر قاضی غیر عادل ہو تو گواہی نہ دینا جائز ہے ایضاً

مقالہ ۸۱ طلب مدعی تو بلا طلب ادائے شہادت واجب نہین۔ ایضاً

مقالہ ۸۲ ادائے شہادت درصورت خوف فوت حق وعدم علم مدعی بشہادت

شاہد واجب ہے۔ ایضاً

مقالہ ۸۳ شاہد کو اجرت لینا بلا عذر اور سواری بلا عذر جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ۸۴ اگر گواہ گواہی پر اجرت طلب کرے تو اسکی گواہی مقبول نہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۸۵ ابو یوسف نے گواہون کو کھانا مطلق جائز رکھا ہے اور اسیکا فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۸۶ ادائے شہادت واجب ہے بدون طلب کے اگر شہادت اللہ تعالے

کے حقوق مین ہو جیسے طلاق عورت اور عتق جاریہ اور تدبیر جاریہ اور

وقف اور ہلال رمضان اور حدود سوائے حد قذف و سرقہ اور نسب

اور خلع اور ایلا اور ظہار اور مصاہرت اور حریت اور نکاح اور عتق عبد

مقالہ ۸۷ زنا کے سوا باقی سب حدود اور قصاص مین دو مردون کی گواہی مقبول ہے

نہ عورتون کی۔

مقالہ ۷۸۸ ایک عورت مسلمہ کی آواز طفل پر میراث کے واسطے صاحبین اور شافعی اور احمد کے نزدیک ہے اور یہی صحیح اور ارجح تر ہے۔ دو عورتونکی گواہی مین زیادہ تر احتیاط ہے۔ درالمختار و فتح القدیر

مقالہ ۷۸۹ ایک عورت کی گواہی سے ولادت ثابت ہوتی ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۷۹۰ عورتونکی گواہی اوس امر مین جائز ہے جسپر انکے سوائے کوئی مطلع نہین ہو سکتا اور از قبیل ولادت نسا اور عیوب نسا۔ درالمختار

مقالہ ۷۹۱ ایک مرد کی گواہی مقبول ہے بقول اصح یعنے جب ایک مرد ولادت کی گواہی دے اور کہے کہ مین عورت پاس ناگہان جا پڑا اور ولادت کے وقت میری نظر اوسپر پڑگئی تو گواہی مقبول ہوگی اگر عادل ہے اگر اوس نے کہا مین نے بالقصد اسکے طرف نظر کی تو گواہی مقبول نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۷۹۲ اگر دو عادلون نے گواہی کی خبر دی کہ یہ فلان عورت ہے تو امام محمد اور ابو یوسف کے نزدیک کافی ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک نسب پر گواہی دینے کے واسطے اسقدر جماعت چاہیئے کہ جس کے جھوٹ بولنے کو عقل روا نہ رکھتی ہو کہ سب کے سب جھوٹ بولے اس مسئلہ مین اور صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۷۹۳ اگر دونون گواہون کو معلوم ہو کہ یہ مکان مدعی کا ہے پھر دونون کے سامنے دو شخص عادل نے گواہی دی کہ مدعی نے یہ مکان اسی شخص کے ہاتھ کہ جس کے قبضہ مین ہے فروخت کردیا ہے تو امام محمد نے فرمایا ہے کہ گواہی دین

اور بیع کے گواہون کے کہنے پر گواہی نہ دین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۹۴ اگر ایک شخص نے دو گواہون کے سامنے کسیقدر مہر معین پر ایک عورت سے نکاح کیا اور اوسپر چند برس گذر گئے اور اوس کے چند اولاد پیدا ہوئین اور چند سال گذرے پھر بعد انتقال شوہر کے عورت کے مہر پر گواہی دین اور گواہون کو یاد ہے تو انکو گواہی دینا جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۹۵ اگر گواہ یون کہے کہ مین گواہی دیتا ہون مثل اسکے گواہی کے تو مقبول نہین اور اگر کہے گواہی دیتا ہون مثل گواہی اپنے ساتھی کے تو جمہور کے نزدیک مقبول ہے اور بعض علماء نے اسکی قید لگائی ہے کہ اگر یون کہے کہ مین گواہی دیتا ہون مثل اپنے ساتھی کے گواہی کے جو اوس نے مدعی کے واسطے مدعا علیہ پر دے خلاصہ مین اسیکا فتوی ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۹۶ اگر گواہی غائب پر چنانچہ نقل شہادت مین یا میت پر گواہی ہو تو اس کے مقبول ہونیکے واسطے ضرور ہے بنسبت مشہور علیہ کے دادا تک اور اوسکے نام اور اوس کے باپ کا نام اوس کے حرفے کا نام کافی ہے مگر جبکہ وہ اوس پیشہ کے ساتھہ مشہور ہو مگر دوسرا شخص اوس حرفے مین اسکا شریک نہو۔ درالمختار

فصل اوون کے بیان مین جنکی گواہی بسبب فسق کے مقبول نہین

مقالہ ۹۷ تزکیہ گواہی مین آٹھہ شرطین ہین۔

۱ اول یہ کہ گواہی قاضی عادل عالم کے پاس ہو۔ ۲ دوم یہ کہ مزکی شاہد کو آزما چکا ہو شرکت یا معاملہ یا سفر سے۔ ۳ سوم مزکی کو معلوم ہو کہ گواہ نماز جماعت کا ملازم ہے

چہارم یہ کہ گواہ دیندار اور مروم کی خوش معاملگی مین معروف ہو۔ پنجم یہ کہ ادائے امانت مین قاصر نہو۔ ششم یہ کہ راست گو ہو۔ ہفتم یہ کہ کبائر سے محفوظ ہو۔ ہشتم یہ کہ اگر صغیرہ گناہ مین فسق کے طور پر اعلان نہ کرے۔ والمختار وعالمگیری

مقالہ ۹۹ جو شخص اعلان کے ساتھ گناہ کبیرہ کرے اوسکی گواہی باتفاق مقبول نہین ہے

مقالہ ۱۰۰ اگر قاضی سوال مخفی پر کفایت کرے تو جایز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی السراجیہ

مقالہ ۱۰۱ جو شخص سود کھانے مین مشہور ہو اوسکی گواہی مقبول نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۲ جو شخص حرام کھانے مین مشہور ہو اوسکی گواہی مقبول نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۳ فاسق کی گواہی مقبول نہین گو وہ وجیہ اور ذی مروت ہو قول اصح مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۴ شراب خوار کی گواہی مقبول نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۵ جس گناہ مین حد ماری جاتی ہو اوس کے مرتکب کی گواہی مقبول نہین۔ کذا فی التبیین

مقالہ ۱۰۶ جو شخص بدکار اور شراب خوارونکی مجلس مین بیٹھتا ہو اگرچہ شراب نہ پیتا ہو اوسکی گواہی قبول نہین ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۰۷ بلا عذر زکات کی تاخیر سے عدالت ساقط ہوتی ہے اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۸ اگر جمعہ کو تین دفعہ ترک کیا تو فاسق ہوگیا اسی پر فتوی۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹ جواری کی گواہی خواہ اوس نے شطرنج سے جوا کھیلا یا کسی اور چیز سے مقبول نہین۔ کذا فی القاضی خان۔

مقالہ ۱۱۰ جو شخص کبوتر اڑاتا ہے اوسکی گواہی مقبول نہین۔ کذا فی قاضیخان وعالمگیری

مقالہ ۱۱۱ کذاب مشہور کی گواہی مقبول نہین اگرچہ توبہ بھی کرلی ہو۔ قاضیخان

مقالہ ۱۱۲ جو شخص ہاجی کام کرتا ہو جیسے راستہ مین پیشاب کرنا یا کھانا تو اوسکی گواہی

مقبول نہین - کذا فی الہدایہ

فصل ان لوگون کے بیان مین جنکی گواہی کسی سبب سے مقبول نہ ہو

مقالہ ۱۲ والدین کی گواہی اپنے بیٹے یا پوتے یا پڑوتے وغیرہ کے واسطے مقبول نہین - اور نہ اولاد کی گواہی اپنے باپ اور مان اور دادا اور دادی وغیرہ - عالم

مقالہ ۱۳ مرد کی گواہی اپنی جورو کی لئے مقبول نہین اور جورو کی گواہی شوہر کیواسطے مقبول نہین -

فصل محدود چیز کی گواہی کے بیان مین

مقالہ ۱۴ محدود کا ذکر کرنا ضرور ہے - خلاصہ

مقالہ ۱۵ اگر گواہون نے تین حدونکی گواہی دی اور چوتھی بھول گئے تو گواہی جائز ہے قاضیخان

مقالہ ۱۶ اگر گواہون نے ایک حد مین غلطی کی تو گواہی مقبول نہین اسی پر فتوی ہے - عالم

مقالہ ۱۷ اگر گواہ نے کہا کہ ایک حد اس زمین کی فلان شخص کے وارث کی زمین سے ملاصق ہے حالانکہ ہنوز ترکہ مین تقسیم واقع ہی نہین ہوئی ہے تو اصح یہ کہ گواہی قبول نہوگی - عالمگیری -

باب دعوے اور گواہی مین اختلاف واقع ہونیکے بیان مین

مقالہ ۱۸ واضح ہو کہ مشہود لہ وہ شخص جسکی طرف سے گواہی دے مشہود علیہ وہ شخص جسپر گواہی دی مشہود بہ وہ چیز جسکی بابت گواہی دے -

مقالہ ۱۲۰ اگر گواہی دعوی کے موافق ہو تو مقبول ہوگی والا مقبول نہوگی۔ کنز الدقائق

مقالہ ۱۲۱ لفظون مین موافق ہونا معتبر نہین ہے فقط معنی مین موافق ہونا چاہیے عالمگیری

مقالہ ۱۲۲ اختلاف شہادت مین دو طرح ہے یا شہادت دعوی کے خلاف ہو شاہدین مین اختلاف واقع ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳ مقدم ہونا دعوی کا حقوق عباد مین قبول شہادت کی شرط ہے بسبب موقوف ہونے حقوق عباد کے مطالبہ پر۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۴ جبکہ شہادت دعوی کے مطابق ہوگئی تو قبول ہے اگر مطابق دعوی نہوئی تو مقبول نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۵ اگر دعوی کیا ملک مقید کا اور شاہدون نے ملک مطلق کی گواہی دے تو گواہی مقبول نہوگی اسواسطے شہادت اکثر ہے دعوی سے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۶ فائدہ جہان کہین مطابق کی لفظ ہو وہان پر اوس سے مراد موافقت معنوی مراد ہوگی اور یہ مذہب صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کا ہے۔

مقالہ ۱۲۷ اس طرح گواہی مقبول ہے ہر قول جو جمع کیا گیا فعل کے ساتھ اس طرح کہ دعوی کیا ہزار کا تو ایک گواہ نے ہزار کے دینے کی گواہی دی اور دوسرے نے ہزار کے لینے کی گواہی دی تو یہ شہادت مسموع نہ ہوگی بسبب جمع کرنیکے مابین قول اور فعل کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۸ اور گواہی مقبول ہے ہزار پر اس شہادت پر کہ ایک گواہ نے ہزار کی گواہی دی اور دوسرے نے ایک ہزار ایک سو کی اسواسطے ایک ہزار مین دونون کا اتفاق ہے۔ ایضاً۔

مقالہ ۸۲۸ اجارہ مثل بیع کے ہے اگر اول مدت مین ہو بسبب جاحت اثبات عقد کے ایضا

مقالہ ۸۲۹ اور اجارہ دین کے مانند ہی مدت گذر جانیکے بعد اگر موجر مدعی ہوا اور اگر مستاجر مدعی علیہ ہو تو عقد کا دعوی ہے بالاتفاق۔ ایضاً

مقالہ ۸۳۰ اگر پانچ سو روپیہ کا دعوی کیا اور گواہون نے ایک ہزار کی گواہی دی پس مدعی نے کہا کہ صرف میرے پانچسو روپیہ اوسپر ہین اور ہزار روپیہ پہلے میرے اوسپر تھے ولیکن مین نے پانچسو روپیہ وصول کرلے تو گواہی جایز ہے اگر یہ بیان کیا صرف پانچسو تھی تو گواہی باطل ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۸۳۱ اگر قرضدار نے ادا کردینے کا دعوی کیا اور گواہون نے یہ گواہی دی کہ طالب نے اسکو ہبہ یا صدقہ کردیا یا یہ حلال ہوگیا یا حلال کردیا یا مدعی نے ہبہ یا صدقہ وغیرہ کا دعوی کیا اور گواہون نے بہر پانی کی گواہی دی تو گواہی قبول نہ ہوگی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۸۳۲ اگر شخص نے دوسرے پر سو قفیز گیہون بسبب بیع سلم ہونیکے دعوی کیا کہ سب شرطین سلم صحیح ہونے کی موجود تہین اور گواہون نے بیان کیا کہ مدعا علیہ نے اپنے اوپر سو قفیز قرض ہونے کا اقرار کیا ہے اور اس زیادتی کو نہ بیان کیا تو اصح یہ ہے کہ گواہی قبول نہ ہوگی۔ عالمگیری

فصل املاک کے دعوی کے بیان مین

مقالہ ۸۳۳ اگر مدعی نے لفظ دار کے ساتھہ دعوی کیا اور گواہون نے لفظ بیت کے ساتھہ اوسکی طرف سے گواہی دی تو گواہی مقبول ہوگی۔

مقالہ ۸۳۵ اگر کسی نے مطلق ملک کا دعوی کیا اوس کی تاریخ بیان کی اور کہا کہ مدعا علیہ نے مجھسے ایک ماہ ہوا کہ لیکر قبضہ کر لیا ہے گواہون نے ملک مطلق کا بلا تحریر تاریخ گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور اگر اوسکا عکس ہو تو مقبول ہوگی اور یہی مختار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۸۳۶ اگر دعوی کیا دوسرے پر ایک مکان کا جو قابض ہے کہ ایک سال سے یہ مکان میرا ہے اور گواہون نے گواہی دی کہ یہ مکان بیس برس سے اسکا ہے تو گواہی باطل ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۸۳۷ اگر دعوی کیا ایک گھر کا جو دوسرے کے قبضہ مین ہے اور گواہون نے گواہی دی کہ یہ گھر اس مدعی کے قبضہ مین تھا تو ظاہر الروایت کے موافق گواہی مقبول نہوگی اور ڈگری نہوگی۔ عالمگیری

باب گواہی پر گواہی دینے کے بیان مین

مقالہ ۸۳۷ (تعریف) اصل گواہ فرع سے یون کہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ زید کا بکر پر اسقدر قرض ہے تو میری اس گواہی پر گواہی دے یا یون کہے کہ مین نے سنا ہے فلان شخص زید کے اسقدر حق کا اقرار کرتا تھا پس تو میری اس گواہی پر گواہی دے۔ عالمگیری

مقالہ ۸۳۸ جب فرع اصل گواہ کی ادا کرنا چاہے تو یون بیان کرے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ فلان شخص نے مجھکو اپنی گواہی پر گواہ کیا ہے کہ فلان شخص نے اوس کے نزدیک اس حق کا اقرار کیا ہے اور اوس نے مجھے کہا کہ تو میری اس گواہی پر

گواہی دے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۸۳۹ اگر فروع نے گواہی دی اور یہ بیان کیا کہ ہم اوس کی گواہی پر گواہی دیتے ہین تو اون کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۰ قصاص اور حدود مین گواہی پر گواہی دینا جائز نہین بسبب ساقط ہو جانے سے دونون کے شبہہ سے۔ در المختار و عالمگیری و ہدایہ

مقالہ ۸۴۱ بدون قصاص اور حدود کے ہر حق مین گواہی پر گواہی دینا مقبول ہے بقول صحیح۔ در المختار

مقالہ ۸۴۲ ایک شخص کی گواہی کم دو شخصون یا ایک مرد اور دو عورتون سے گواہ ہونا چاہیئے اور ایسا ہی ایک عورت کی گواہی کا حکم۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۳ اگر دو شخص نے دو مرد گواہون کی گواہی یا ایک قوم کی گواہی پر گواہی دے تو جائز ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۸۴۴ اگر ایک شخص نے اپنی گواہی بذات خود دی اور دوسرے کی گواہی پر دو آدمیون نے گواہی دی تو گواہی مقبول ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۵ فروع کی گواہی مقبول نہوگی مگر جبکہ اصلی گواہ مرجاوین یا اسقدر بیمار ہوجاوین کہ مجلس مین حاضر نہو سکین یا تین رات دن کا راستہ دور چلے جاوین تو مقبول ہوگی اور یہی ظاہر الروایت ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۶ اگر اصل گواہ اتنی دور ہو کہ اگر صبح کو گواہی ادا کرنیکے واسطے آوے تو اوسکو اپنے اہل و عیال مین رات گذرنا میسر نہ ہو سکے تو گواہ کرنا جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط و الہدایہ

مقالہ ۱۴۸ اگر اصلی گواہون نے گواہی سے انکار کیا تو فروع کی گواہی مقبول نہوگی کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۹ اگر اصل گواہ فاسق یا گونگا یا اندھا ہوگیا تو فرع کی گواہی باطل ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۰ فروع کی گواہی باطل ہے بسبب انکار کرنے اصل کے گواہی سے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۱ اگر اصول موجود ہون تو فروع کی گواہی بطریق التقاط نہین اگرچہ اصول منکر ہون۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۵۲ مقبول ہے گواہی ایک مرد کی اپنے باپ کی گواہی پر اور اپنے باپ کی قضا پر بقول صحیح۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۵۳ جسکی گواہی جھوٹ ثابت ہو تو وہ تعزیر دیا جاوے تشہیر سے اور اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۴ قاضی کو جائز ہے کہ جھوٹے گواہ کا منہ کالا کرے بطور سیاست کے اگر اوسکو مصلحت دیکھے۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۵ اگر گواہ زور سے توبہ کرنے کی مدت قاضی کی راے پر مفوض ہے کرے تو بقول صحیح جائز ہے کذا فی درالمختار۔

مقالہ ۱۵۶ اگر شاہد فاسق ہوا اور عادل ہو یا مستور الحال ہو تو اوس کی گواہی مقبول نہین۔ کذا فی الطحطاوی۔

مقالہ ۱۵۷ شاہد زور عادل یا مستور الحال کے بعد توبہ کی گواہی مقبول ہے اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار عن غنی وغیرہ

باب شہادت سے رجوع کے بیانمین یعنے گواہی دیکر پلٹنا یعنے جس چیز کو ثابت کیا اوس کی نفی کرنیکے بیانمین

مقالہ ۸۵۸ رجوع کی شرط قاضی کی مجلس ہے اگرچہ اول قاضی کے سوا دوسرے قاضی کے روبرو رجوع کرے۔ درالمختار

مقالہ ۸۵۹ اگر یہ دعوی کیا کہ شاہدین نے فلانے قاضی کے پاس رجوع شہادت سے کیا اور قاضی نے شاہدین ضمان مال لیا اور اس دعوی پر گواہ قائم کئے تو مقبول ہے بسبب صحیح ہونے دعوی کے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۸۶۰ اگر شاہدون نے رجوع شہادت سے کیا اس سے پہلے کہ قاضی بموجب اس شہادت کے حکم کرے تو شہادت ساقط الاعتبار ہے اوسپر قاضی حکم نہ کرے۔ کذا فی درالمختار

مقالہ ۸۶۱ قبل حکم قاضی کے شاہدین پر ضمان نہین اور اوسکو تعزیر دیجاوے اگرچہ شاہد بعض شہادت سے رجوع کرے اسواسطے کہ گواہ نے اپنی ذات کو منسوب بفسق کیا رجوع سے۔ کذا فی جامع الفصولین

مقالہ ۸۶۲ بعد قضا حکم فسخ نہ ہوگا کسی طرح خواہ شاہد کا حال عدالت مین رجوع کے وقت برابر ہو اس حال کے جو شہادت کے وقت تہا۔ درالمختار

مقالہ ۸۶۳ بخلاف ظاہر ہونے شاہد کے غلام یا محدود فی القذف اسواسطے کہ قضا اس صورت مین باطل ہوجاتی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۸۶۴ اگر گواہ گواہی سے پہر جاوے تو نصف مال کا تاوان دے اسواسطے کہ دو مردون کی شہادت مین ہر شہاد کی شہادت سے نصف حجت قایم ہے تو جب ایک شاہد اپنی حجت پر باقی رہا تو نصف مال کا ثبوت باقی رہا۔ درالمختار

مقالہ اگر تین گواہ ہونمین سے ایک گواہ راجع ہو تو وہ ضمان نہوگا اسواسطے دو گواہ باقی ہین

جن کی گواہی سے کل مال باقی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۸۶۵ اگر تین گواہون مین سے دوسرا بھی پھر گیا تو دونون گواہ راجعین نصف مال کا ضمان دین۔ ایضاً

مقالہ ۸۶۶ خطا کے ساتھہ تومزکی پر ضمان نہین باتفاق امام اور صاحبین کے یعنی مزکی کہے کہ مین نے خطا کی ترکیہ شہود مین۔ کذا فی الطحطاوی

باب جرح و تعدیل کے بیان مین

مقالہ ۸۶۷ قاضی کو ضرور چاہیے کہ تمام حقوق مین پوشیدہ وظاہر گواہون کا حال دریافت کرے خواہ خصم نے اونمین طعن کیا ہو یا نہ کیا ہو اور یہ صاحبین کے نزدیک ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک مسلمان مین ظاہری عدالت پر اکتفا کرے گا لیکن اگر خصم نے طعن کیا تو دریافت کرے گا بان حدود اور قصاص مین بالاجماع خفیہ دریافت کرے اس زمانہ مین صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ عالمگیری عن کافی۔

مقالہ ۸۶۸ اگر خصم نے گواہون مین طعن نہ کیا بلکہ تعدیل کی کسیطور پر ہو تو قاضی اسکے اقرار حق پر حق مدعی کی ڈگری کردیگا گواہون کا حال دریافت کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ عالمگیری درالمختار

مقالہ ۸۶۹ اگر مدعا علیہ نے صرف اسقدر کہا یہ عادل ہین مگر گواہی مین انہون نے خطا کی پس اگر مدعا علیہ عادل ہو کہ جسکی تعدیل معتبر ہوسکتی ہے تو دیکھا جائیگا جواب دعوی کے وقت اگر اوس نے مدعی کے دعوی سے انکار نہین کیا

بلکہ سکوت کیا یہانتک کہ گواہون نے اوسپر گواہی دی پہر اوس نے کہا کہ گواہ عادل ہین تو امام اعظم صاحب اور امام ابو یوسف کے نزدیک قاضی اوسکی گواہی پر مدعی کی ڈگری کردیگا اور اونکا حال دریافت نکریگا۔ عالمگیری

مقالہ ۸۶۰ اگر ایک نے دو گواہون نے گواہی دی اور اوس نے ایک کی تعدیل کی اور کہا کہ یہ عادل ہے ولیکن اوس نے غلطی کی یا اوسکو وہم ہو تو قاضی اس سے دوسرے گواہ کا حال دریافت کریگا اگر اوس نے دوسرے کی تعدیل کی تو دونون کی گواہی پر قاضی ڈگری کردیگا۔ کذا فی قاضیخان

مقالہ ۸۶۱ اگر قاضی کے پاس دو گواہون نے گواہی دی اور ایک کو قاضی عادل جانتا ہے اور دوسرے کو نہین جانتا کہ عادل ہے یا نہین پہر جسکی عدالت کو جانتا ہے اوس نے دوسرے کی تعدیل کی تو اوسکی تعدیل کرنا مقبول نہین عالمگیری

مقالہ ۸۶۲ اگر قاضی کے پاس تین گواہون نے گواہی دی اور قاضی کو تیسرے گواہ کا حال معلوم نہین ہے پس دونون گواہون نے اوسکی تعدیل کی تو دوسرے مقدمہ اور گواہی مین یہ تعدیل مقبول ہوگی اور اس گواہی مین یہ تعدیل مقبول نہوگی اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۸۶۳ ظاہری تعدیل کے واسطے بالاجماع عدد شرط ہے اور اجماع ہے کہ عدالت اور بلوغ اور آزادی اور بینائی جو گواہ مین شرط ہے وہی ظاہری تعدیل کرنیوالے مین بھی شرط ہے۔ کذا فی قاضیخان۔

مقالہ ۸۶۴ اگر معدل گواہ کو نہین جانتا ہے اور اوس کے سامنے دو معدلون نے اوسکی تعدیل کی اور وہ دونون ثقہ ہین تو اوسکو جائز ہے کہ گواہ کی تعدیل

کرلے۔ کذا فی قاضی خان

۸۶۵ مقالہ اگر معدول کو معلوم ہو کہ گواہ عادل ہین مگر اوسکو معلوم ہوا کہ مدعی کا دعوی باطل ہے کچھہ گواہی مین گواہون کو وہم ہوا تو اوسکو چاہیئے کہ سب معاملے کو قاضی کے سامنے بیان کردے پھر قاضی معدول کے بیان کو نہایت تفتیش کریگا اور بعد بہت تفتیش اگر یہی ثابت ہوا جو معدول نے بیان کیا ہے تو گواہی رد کردے گا اور قبول نہ کریگا۔ کذا فی المحیط

باب وکالت کے بیان مین

۸۶۶ مقالہ (تعریف) کوئی آدمی کسیکو کسی تصرف معاملہ کے واسطے بجائے اپنے قائم کرے اور اگر تصرف معلوم نہو تو وکیل کو ادنی تصرف مین حفاظت ثابت ہوجائے گی۔ عالمگیری

۸۶۷ مقالہ ثانی اگر کسی نے کہا کہ مین نے تجھکو اپنے مال کا وکیل کیا تو اس لفظ سے وکیل کو صرف حفاظت کا اختیار حاصل ہوگا۔ کذا فی کفایہ

۸۶۸ مقالہ (رکن) وکالت کا رکن وہ الفاظ ہین کہ جنسے وکالت ثابت ہوتی ہے مثال مین نے تجھہ اسکا وکیل کیا۔ عالمگیری

۸۶۹ مقالہ وکالت دو قسم ہے ایک خاص اور دوم عام مثال عام کی تو میرا ہر چیز مین وکیل یہ سب کو شامل ہے سب تصرفات کو یہانتک کہ طلاق کو بھی اسی عموم کا فتوی ہے۔ درالمختار

۸۷۰ مقالہ اور توکیل عام کی یہ بھی مثال ہے کہ جو کچھہ تو کریگا وہ جایز ہے اور تیرا

امر جائز ہے ہر چیز مین۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۸۸۱ توکیل عام کی یہ مثال ہے کہ تو میرا وکیل ہے اس گہر کی خرید مین مثلاً۔ کذا فی الظہیریۃ و درر اگر موکل کا کوئی پیشہ مشہور نہو تو وکالت باطل ہے۔

مقالہ ۸۸۲ اگر موکل کا کوئی پیشہ معینہ ہو جنانچہ تجارت مثلاً وہ تجارت کا وکیل ہوگا اور اگر اوسکا کوئی پیشہ مقرری نہین اور معاملات اوسکے مختلف ہین تو وکالت باطل ہے۔ کذا فی فتح القدیر

مقالہ ۸۸۳ (لغت) مین وکالت کا معنی حفظ کا ہے۔ درالمختار وغیرہ

مقالہ ۸۸۴ وکالت کی شرطین چند قسم کی ہین بعضے موکل سے متعلق ہین۔ اول موکل جس فعل کا وکیل کرتا ہے اوسکے کرنے کا خود مالک ہو۔ مجنون اور بیعقل لڑکے کے طرف سے وکیل مقرر کرنا جائز نہین اور عاقل لڑکے سے ان امور مین جنمین خود تصرف نہین کرسکتا ہے وکیل کرنا بھی جائز نہین ہے جیسے طلاق اور عتاق اور ہبہ اور صدقہ وغیرہ جنمین محض ضرر ہے اور جن تصرفات مین نفع ہے جیسے ہبہ اور صدقہ اور غیرہ قبول کرنا تو بلا اجازت ولی کے درست ہے اور جن چیزون مین نفع اور ضرر دونون ہوسکتے ہین جیسے خرید فروخت وغیرہ پس اگر تجارت کرنے کی اجازت ہے تو وکیل کرنا جائز ہے اور اگر اجازت نہین ہے تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے یا ولی کی تجارت کی اجازت دینے پر موقوف ہے۔ عالمگیری و بدایع و درالمختار

مقالہ ۸۸۵ وکیل مین عقل شرط ہے۔ درالمختار

مقالہ ۸۸۶ صاحبین نے توکیل کو بدون رضامندی مخاصم تجویز کیا ہے اور یہی قول

ائمہ ثلاثہ کا ہے امام صاحب اور صاحبین کا خلاف لزوم تو کیل مین ہے
نہ جواز مین یعنے امام صاحب کے نزدیک اگرچہ بدون رضا ے مخاصم جائز ہی
لیکن بدون اوس کے راضی ہونیکے لازم نہین بخلاف ۔ ماحبین کے
صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ خصومت مین وکیل کرنا اپنے ۔ مالص حق مین
تصرف کرنا ہے تو موقوف نہوگا غیر کی رضامندی پر اور ا مام صاحب کی
دلیل یہ ہے کہ جواب مستحق ہے مخاصم پر اور لوگون کی عادت پر خصومت
مین متفاوت ہوتی ہے تو اگر لزوم توکیل کے ہم قائل ہو ے تو مخاصم کا
ضرر ہوگا لہذا اوسکی رضامندی پر موقوف ہے اسی پر فتوی ہے اور صحیح
کہا ہے نہایہ مین ۔ کذا فی الطحطاوی ۔

مقالہ ۸۸۸ صحیح ہے وکیل کرنا اس خصومت مین جو حقوق العباد مین ہے مخاصم کی
رضامندی سے ۔ درالمختار

مقالہ ۸۸۹ توکیل بدون رضاے مخاصم لازم نہین مگر یہ کہ موکل ایسا بیمار ہو کہ اوس کو
حاضر ہونا مجلس حکم مین اپنے قدمون سے ممکن نہ ہو تو اب توکیل لازم ہوگی
بدون رضامندی مخاصم کے خواہ مخاصم مدعی ہو یا مدعا علیہ یہ اس صورت
مین ہے جبکہ مخاصم انتظار نہ کرے ۔ کذا فی درالمختار والمحیط

مقالہ ۸۹۰ صحیح ہے وکیل کرنا حقوق کے لینے اور دینے مین مگر حدا ور قصاص کے
دینے لینے مین وکالت صحیح نہین درصورت غائب ہونے موکل کے مجلس ایفا
اور استیفا سے ۔ کذا فی البحر

مقالہ ۸۹۱ ایفا سے مراد یہان دینا حقوق کا ہے جو موکل پر واجب ہوے ہین اور

استیفا سے قبض یعنے لینا حقوق موکل کا مراد ہے۔

باب بیع اور شراء کے وکیل کے بیان مین

مقالہ ۹۱ قاعدہ کلیہ اس باب مین یہ ہے کہ اگر وکالت عام ہو یا معلوم یا مجہول بجہالت یسیرہ نوع خالص کی جہالت ہے چنانچہ فرس تو وکالت صحیح ہے۔ درالمختار وکالت عام یہ ہے کہ موکل وکیل سے کہے کہ خرید کر جو تجھکو پسند معلوم ہو کیونکہ اوس نے تفویض امر اسکی رائے پر کی جو چیز کہ وہ خرید کرے گا امتثال امر ہو جائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۹۲ اگر وکیل غیر معین چیز کے خرید پر ہو تو اسکے جنس اور نوع کا ذکر کرنا ضرور ہے جیسے غلام حبشی یا ہندی۔ ایضاً

مقالہ ۹۳ اگر جہالت فاحشہ کثیرہ ہو اور وہ جنس کی جہالت ہے چنانچہ دابہ تو وکالت باطل ہے اسواسطے دابہ لغت عرب مین ہر جانور کا نام ہے جو زمین پر چلے ایضاً

مقالہ ۹۴ بعض علما حنفیہ مین سے کہا کہ جہالت نوع کی عفو ہے اسواسطے کہ تفاوت مابین نوع قلیل ہے تو مانع امتثال امر کی نہین ہے لیکن وکالت متصرف ہو گی اوس کی طرف جو موکل کے حال کے لائق ہو۔ درالمختار

مقالہ ۹۵ اگر وکیل کیا گہر یا غلام کی خرید مین تو جائز ہے اگر موکل نے ثمن معین کر دیا خواہ اوس ثمن سے خصوصیت ایک نوع کی معلوم ہو یا نہ ہو۔ کذا فی البحر درالمختار

مقالہ ۹۶ موکل نے وکیل سے کہا کہ میرے واسطے گیہون خرید کر تو صحیح نہین بسبب عدم تعیین مقدار کے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۸۹۸ وکیل کو جائز ہے روک رکھنا مبیع کا موکل سے قبض ثمن کے واسطے۔ درالمختار

اگر مبیع ہلاک ہوگئی وکیل کے ہاتھہ سے قبل حبس مبیع تو موکل کے مال سے ہلاک ہوگی اور ثمن ساقط نہوگا موکل کے ذمہ سے اسواسطے کہ قبضہ وکیل کا مانند قبضہ موکل کے ہے ایضاً درالمختار

مقالہ ۸۹۹ اگر مبیع ہلاک ہوے بعد اوس کے جس کے تو وہ مبیع کے مانند ہے تو ہلاکی مبیع کی ثمن سے ہو۔ ایضاً

مقالہ ۹۰۰ اگر وکیل نے شئے معین کو خرید کیا بغیر نقود یا بخلاف اس ثمن کے جسکا موکل نے نام لیا وکیل سے تو یہ خرید وکیل ہی کے واسطے واقع ہوگی اسواسطے کہ وکیل نے مخالفت کی اور وکیل معزول ہوگا وکالت سے۔ درالمختار و عینی

مقالہ ۹۰۱ اگر اوسکو وکیل کیا غیر معین چیز کی خرید کا تو خرید وکیل کے واسطے اوس کی نیت کریگا خرید کرنیکے وقت۔ درالمختار

مقالہ ۹۰۲ اگر باہین وکیل اور موکل ایک نے دوسرے کو کاذب کہا نیت مین تو تقدیم حکم ہوگا بالاتفاق۔ ایضاً

فصل بیع و شراء وغیرہما کے احکام کے بیان مین

مقالہ ۹۰۳ وکیل بیع اور شراء اور اجارہ اور صرف اور سلم اور اُن کے مانند کا چنانچہ تزویج کا وکیل عقد نکرے اوس شخص کے ساتھہ جسکی گواہی وکیل کے حقمین مردود ہے بسبب تہمت کے۔ درالمختار

مقالہ ۹۰۴ وکیل کو اشخاص مذکورین کے ہاتھہ فروخت جائز نہین مگر جبکہ موکل وکیل کو

علی الاطلاق وکیل کرے مثال اوسکی فروخت کرجس شخص کے ہاتھہ تیراجی چاہے توجائز ہوگا اوسکا فروخت کرنا ان لوگون کے ہاتھہ بمثل قیمت کے باتفاق امام وصاحبین کے ہے۔

۹۰۴ مقالہ صحیح ہے بیع اودہار سے اگر بیع مین وکیل کو تجارت کے واسطے ہو اگر حاجت کے واسطے ہو تو اودہار سے بیچنا جائز نہین اسی قول کا فتوی ہے۔ خلاصہ و درالمختار

۹۰۵ مقالہ اسی طرح نقد ثمن سے بیچنا متعین ہوگا ہرایک اس مقام مین جسمین دلالت حلال قایم ہے حاجت اور ضرورت پر۔ درالمختار

۹۰۶ مقالہ تجارت مین اودہار سے بیچنا اس صورت مین جائز ہے اگر وکیل نے بیع کی اوتنی مدت کے ساتھہ جتنی مدت تک لوگ اودہار بیچتے ہین اگر وکیل ثمن کی مدت دراز مقرر کریگا تو جائز نہ ہوگا اوسی کا فتوی ہے شرح بن ملک و المختار

۹۰۷ مقالہ اگر موکل نے کہا وکیل کو کہ بیچنا مگر گواہون کے سامنے یا نہ بیچنا مگر فلانے شخص کے روبرو کہ بدون انکے بیع جائز نہوگی اسیکا فتوی۔ عالمگیری و درالمختار

۹۰۸ مقالہ اگر موکل نے ایسی شرط عقد مین کی جو اصلا مفید نہین بلکہ اوسکو مضر ہے تو وکیل پر اوسکی رعایت واجب نہین خواہ تاکید نفی سے کرے یا نہ کرے۔ عالمگیری

۹۰۹ مقالہ اگر بیع پھیر دیا گیا بسبب عیب کے ساتھہ بیع کے وکیل پر بواسطہ گواہون کے یا قسم کھانے وکیل کے یا اقرار سے وکیل کے اس عیب مین کہ دلیتا عیب اتنی مدت مین پیدا نہین ہوتا تو وکیل اوسکو پھیر دیگا موکل پر۔ درالمختار

۹۱۰ مقالہ اگر رد بیع ہوا وکیل کے اقرار سے اس عیب مین کہ پیدا ہوسکتا ہے

اتنی مدت مین تو موکل پر نہ پہر یگا۔ ایضاً

مقالہ ۹۱۱ مضاربت کے اختلاف مین مضارب کی تصدیق ہوگی اصل پر عمل کرنیسے یعنے مضارب نے اودھار بیچا اور رب المال نے کہا کہ مین نے نقد سے بیچنے کو کہا تہا اور مضارب نے کہا کہ تو نے مطلق کہا تہا تو مضارب کی تصدیق ہوگی کیونکہ اصل مضاربت مین عموم ہے۔ درالمختار

مقالہ ۹۱۲ دو مسئلون مین وکیل پر جبر کیا جاویگا ۱ جبکہ موکل نے اوسکو وکیل کیا دفع عین کا پہر موکل غائب ہوگیا یا اوس مرہون کی بیع کا وکیل کیا جسکے عقد رہن مین بیع مشروط ہے یا بعد رہن بیع کے شرط ہوئی قول اصح مین ۲ یا اوسکو وکیل کیا خصومت مین مدعی کے طلب کرنے سے اور مدعا علیہ غائب ہوگیا۔ کذا فی الاشباہ بخلاف فتوی قاری ہدایہ

واقعۂ فتوی یہ ہے کہ جب وکیل ہوا اس دین کی قضا کا جو موکل پر ہے تو اوسپر جبر ہوگا اگر وکیل مامور ہو قضاے دین پر اپنے مال سے تو اوسپر جبر نہین اور اگر آمر کے مال سے مامور ہو تو اوسپر جبر ہے۔ کذا فی الطحطاوی والدرالمختار

مقالہ ۹۱۳ جس شخص کو ولایت ثابت نہین اپنی غیر پر تو اوسکا تصرف جائز نہین اس غیر کے حق مین۔ درالمختار

فصل صغیر کے ولایت کے بیان مین

مقالہ ۹۱۴ اگر اپنے طفل صغیر آزاد مسلمان کا مال یا کوئی شخص امین سے بعوض اوس مال کے کچہہ خرید کرے یا نکاح کردے اسی طرح کی صغیرہ کا تو جائز نہوگا بسبب

نہونے ولایت کے۔

۹۱۵ مقالہ صغیر کے مال مین اوس کے باپ کی ولایت ہے پہر باپ کے وصی کی پہر اوسکے وصی کے وصی کی اسواسطے کہ وصی مالک ہے دوسرے کو وصی کرنے کا پہر ولایت دادا کی ہے پہر دادا کے وصی کی پہر اوس کے وصی کے وصی کی پہر ولایت قاضی کی ہے پہر اوسکی جسکو قاضی نے وصی مقرر کیا پہر اوس کے وصی کے وصی کی۔ درالمختار

۹۱۶ مقالہ مان کے وصی کو بہائی کے وصی کو ولایت تصرف کرنے کی نہین مان کے متروکہ مین اور اسیطرح بہائی کے متروکہ مین باوجود حاضر ہونے باپ کے یا اوس کے وصی کے وصی کی یا باوجود ہونے دادا کے۔ درالمختار

۹۱۷ مقالہ اگر کوئی نہو اشخاص اربعہ مذکورہ سے تو اوسکو یعنے مان کے وصی کو مان کے متروکہ مین حفاظت کی ولایت ہے۔ ایضاً

۹۱۸ مقالہ اور مان کے وصی کو بیع منقولہ کی جائز ہے غیر منقولہ کی۔ درالمختار

۹۱۹ مقالہ مان کا وصی کوئی چیز خرید نکرے سوائے طعام کے اور لباس صغیر کے اسواسطے کہ وہ دونون منجملہ حفظ صغیر کے ہین۔ ایضاً

باب خصومت اور قبض کی وکالت کے حکام مین

۹۲۰ مقالہ وکیل خصومت اور تقاضی دین کے لینے کا مالک نہین اور اسی قول پر فتوی ہے۔ بحرالرائق

۹۲۱ مقالہ امام اور صاحبین کے نزدیک وکیل تقاضا قبض کا مالک ہے اور یہی ظاہر الروایت

ہے خواہ عین ہو یا دین۔ ایضاً بحر الرائق

مقالہ ۹۲۳ اگر وکیل ایسے شہر میں ہو جہاں سودا گرون میں رواج ہو کہ تقاضا کرنے والا وہی قابض دین ہوتا ہو تو وہ قبض دین کا مالک ہوگا اور نہیں تو نہیں اس قول پر فتوی ہے۔ کذا فی الطحطاوی و در المختار

مقالہ ۹۲۴ تقاضا کرنے کا رسول مالک ہے قبض کا نہ خصومت کا بالاتفاق۔ بحر الرائق

مقالہ ۹۲۵ اگر قاضی کا وکیل ہو تو باتفاق امام اور صاحبین کے وہ خصومت کا مالک نہیں جیسے قبض عین کا وکیل بالاتفاق مالک خصومت نہیں۔ در المختار

مقالہ ۲۵ قسمت کا وکیل اور شفعہ لینے اور ہبہ پہ پہنچنے اور رد بالعیب کا وکیل تو مالک ہے خصومت کا قبض کے ساتھ بالاتفاق۔ در المختار ایضاً

مقالہ ۹۲۶ باطل ہے مال ضامن کو وکیل کرنا تاکہ وہ اپنی ذات کے واسطے عامل نہ ہو جائے

مقالہ ۹۲۷ قبضہ دین کا وکیل جبکہ ضامن ہو جاوے مدیون کا تو صحیح ہے اور وکالت باطل ہوگی اسواسطے کہ ضمانت قوی تر ہے وکالت سے بسبب لازم ہونے ضمانت کے۔ ایضاً

باب عزل وکیل کے احکام کے بیان میں

مقالہ ۹۲۸ وکالت ان عقود میں سے ہے جو لازم نہیں مثل عاریت کے تو وکالت میں خیار الشرط داخل نہیں ہوتا۔ عالمگیری

مقالہ ۹۲۹ حاکم کو ثبوت وکالت پر مقصود بالذات حکم کرنا صحیح نہیں بدون ثبوت وکالت کے تو حکم صحیح نہیں ہوتا مگر در ضمن دعوی صحیح کے مدیون پر۔ در المختار

مقالہ ۱۳۰ کسیکو وکیل کیا قبض دین کا تو وکیل اپنے معزول کرنے کا مالک ہے اگر اوسکو موکل نے بلا حضور مدیون وکیل کیا ہو اور اگر اوسکو مدیون کے سامنے وکیل کیا تو وہ اپنے معزول کرنے کا مالک نہین بسبب متعلق ہونے حق مدیون کے ساتھہ اوس کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۳۱ معزول ہوجاتا ہے وکیل بدون معزولی کرنیکے اس چیز کے منتہی ہونے سے جسمین وہ وکیل مقرر ہوا تھا۔ درالممتار

مقالہ ۱۳۲ اور وکیل معزول ہوتا ہے احد الشریکین کے افتراق سے اگرچہ وکالت بتوکیل ثالث ہو تصرف کے واسطے گو وکیل کو عزل کا علم نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۳ وکیل معزول ہوتا ہے موکل کے بذات خود تصرف کرنے سے اس فعل مین جسمین وہ وکیل مقرر ہوا موکل کے ایسے تصرف سے عزل ہوتا ہے کہ وکیل اوس کے ساتھہ تصرف کرنے سے عاجز ہوجاوے اور اگر وکیل عاجز نہو تو وہ معزول نہین ہوتا ہے۔ درالمختار۔

کتاب الدعوے

مقالہ ۱۳۴ (تفسیر دعوی) شرع مین جھگڑے کی حالتین کسی شے کو اپنے طرف منسوب کرکے اور یہی اوسکا رکن ہے مثلاً یون بیان کرے کہ یہ مال میرا ہے کذا فی المحیط

مقالہ ۱۳۵ دعوی صحیح ہونے کی شرطون مین سے ایک شرط یہ ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ عاقل ہون۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۶ (لغت) دعوی وہ قول ہے جس سے آدمی اپنے غیر پر ایجاب حق کا

ارادہ کرے۔ درالمختار

مقالہ ۹۳۷ جمع دعوی کی دعاوی ہے مثل فتوی اور فتاوی کے۔

مقالہ ۹۳۸ دعوی عبارت ہے دفع کرنے مدعی سے مخاصم کو اپنی ذات کے حق سے تو اوسمین داخل ہوا التعرض کے دعوی کو دفع کرنا تو وہ مسموع ہوگا اسی قول کا فتوی ہے۔ کذا فی درالمختار

مقالہ ۹۳۹ ایک شہر مین دو قاضی ہون ہر ایک قاضی علیحدہ علیحدہ محلے کا تو مدعا علیہ کو اختیار ہے جس قاضی کے پاس چاہے حاضر ہو اسی قول کا فتوی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مدعی کو اختیار ہے۔

مقالہ ۹۴۰ دعوی کی شرط یعنے جواز دعوی کی شرط قاضی کی مجلس ہے اور موجود ہونا اوس کے مخاصم کا تو حکم کیا جاوے مدعا علیہ کے غائب پر۔ درالمختار

مقالہ ۹۴۱ اور دعوی کی شرط معلوم ہونا اس مال کا ہے جسکا مدعی نے دعوی کیا اسواسطے کہ مال مجہول کا حکم نہین دیا جاتا۔ ایضاً

مقالہ ۹۴۲ اور دعوی کی شرط ہے ہونا اس چیز کا جسکا دعوی کیا اس قسم سے جو محتمل الثبوت ہے تو اوسکا دعوی جسکا وجود باعتبار عقل یا عادت کے محال ہے باطل ہے بسبب متیقن ہونے کذب کے محال عقلی مین۔ درالمختار

مقالہ ۹۴۳ اگر وہ مال جسکا مدعی دعوی کرتا ہے مال منقولہ مدعا علیہ کے ہاتھہ مین ہو تو مدعی یہ بیان کرے کہ وہ مال مدعا علیہ کے ہاتھہ مین ناحق ہے بسبب احتمال ہونے اس مال کے مرہون مدعا علیہ کے ہاتھہ مین یا یہ کہ محبوس بواسطہ رشن کے ہو اس کے پاس اور مطالبہ کرے مدعی اوس کے حاضر کرنیکا اگر لے آنا

اوسکا ممکن ہو بلا مشقت ۔ درالمختار و عالمگیری

۹۴۴ مقالہ اگر دعوی کیا کہ مدعا علیہ نے مدعی سے غصب سے فلانی چیز غصب کی ہے اور اوسکی قیمت نہ بیان کی ہو تو دعوی مسموع ہوگا تو مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی درصورت انکار یا اوسپر بیان قیمت پر زبردستی ہوگی درصورت اقرار کذا فی الدرر وابن ملک

۹۴۵ مقالہ اگر مدعی نے اشیاء مختلف الجنس اور النوع اور الصفہ کا دعوی کیا اور سب چیزون کو بلا تفصیل قیمت بیان کیا تو یہ اجمال کافی ہے صحت دعوی مین بقول صحیح ۔ درالمختار

۹۴۶ مقالہ اگر مدعی نے شے مستہلک کا دعوی کیا تو اوسکی جنس اور نوع کا بیان شرط ہے دعوی اور شہادت مین تا قاضی جاننے کہ کیا حکم کرے ۔ درالمختار

۹۴۷ مقالہ ودیعت رکھنے کے دعوی مین مکان ایداع کا بیان کرنا ضرور ہے خواہ وہ چیز بار برداری کے لایق ہو یا نہ ہو ۔ ایضاً

۹۴۸ مقالہ گہر اور باغ وغیر منقولہ کے دعوی مین حدود کا بیان کرنا شرط ہے بخلاف صاحبین کے اون کے نزدیک درصورت شہر تحدید شرط نہین ۔ درالمختار

۹۴۹ مقالہ غیر منقول کی تحدید ضرور ہے مگر جبکہ شہود گہر کو بالخصوص جانتے ہون تو اوس کے حدود کے بیان کی حاجت نہین درصورت بیان یون کہے کہ وہ گہر فلانے شہر فلان محلہ فلانے کوچہ مین پہر حدود بیان کرے ۔ درالمختار

۹۵۰ مقالہ جہان مدعا علیہ مشہور نہو تو وہان اوسکا اور اس کے باپ کا نام ذکر کرنا ضرور ہے تاکہ دھوکا نہو ۔ درالمختار

۹۵۱ مقالہ حدود اربعہ کا ذکر کرنا ضرور ہے اسواسطے کہ تعریف پوری نہین ہوتی

مگر حدود کے بیان سے۔ ولہذا حدود اربعہ کی غلطی مقبول نہین اور یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کا اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی الحموی

مقالہ ۹۵۲ اگر دین ہو خواہ مکیل ہو یا موزون نقد ہو یعنے چاندی یا سونا تو اسکے وصف کا ذکر کرنا ضرور ہے اسواسطے کہ مکیل یا موزون دریافت نہین ہوسکتا مگر وصف کے بیان سے۔ درالمختار

مقالہ ۹۵۳ ذکر وصف کی اوسوقت حاجت ہے جبکہ شہر مین کئی قسم کے روپے یا اشرفیان رائج ہون اور اگر ایک قسم کا روپیہ اور اشرفی مروج ہو تو ذکر وصف لازم نہین۔ کذا فی الحموی۔

مقالہ ۹۵۴ جبکہ مدعا علیہ نے کہا کہ دعوی مدعی کا مین نہ اقرار کرتا ہون نہ انکار تو حاکم قسم نہ لے بلکہ اوسکو قید رکھے تاکہ وہ اقرار کرے یا انکار یہ قول امام کا ہے اور صاحبین کے نزدیک اوس حالتین قسم لینا چاہئے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۹۵۵ مشابہ بحق یہ ہے کہ عدم اقرار اور عدم انکار ہے تو مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی۔ کذا فی بدایع۔

مقالہ ۹۵۶ گواہی مدعی پر ہے اور قسم اوسپر ہے جو انکار کرتا ہے۔ کذا فی البخاری و مسلم والطحاوی

مقالہ ۹۵۷ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک شاہد پر حکم دیا ہے یعنی مدعی کی قسم اور ایک شاہد پر کفایت کی۔ کذا فی الطحاوی

مقالہ ۹۵۸ مدعی اپنے دعوی پر گواہ لایا اور مدعا علیہ نے قاضی سے یہ خواہش کی کہ مدعی سے قسم لے اسپر کہ وہ اس دعوی مین حق پر ہے تو قاضی اوس کی خواہش کو نہ مانے۔ درالمختار

مقالہ ۹۵۹ کیا شرط ہے حکم دینا انکار قسم کے بعد فوراً اسمین اختلاف ہے
علماء کا۔ کذا فی الدر رد در المختار

مقالہ ۹۶۰ طرق قضا کے تین ہین برہان اور یمین اور انکار۔ در المختار

مقالہ ۹۶۱ اشباہ مین طرق قضا سات شمار کئے ہین گواہ اور اقرار اور قسم اور
انکار قسم اور قسامت اور علم قاضی کا بقول ضعیف اور یقینی قرینہ۔ اشباہ و در المختار

مقالہ ۹۶۲ اگر مدعی کو شک پڑا اوسمین جسکا اوس نے دعوی کیا مدعا علیہ پر تو واجب ہے
کہ اپنے مخاصم کو راضی کرے تاکہ امر حرام مین واقع نہو۔ در المختار

مقالہ ۹۶۳ گواہ بعد قسم کے اکثر علما کے نزدیک مقبول ہین اور یہی قول صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۹۶۴ ظاہر ہونا کذب مدعا علیہ کا گواہون کے قائم کرنے سے اگر مدعی سے
دعوی مال کا بلا اظہار سبب کیا پھر مدعا علیہ نے قسم کہائی پھر مدعی نے گواہ
قائم کیے تو مدعا علیہ اپنی قسم مین حانث ہوگا اور اس قول کا فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۹۶۵ اگر مدعی نے بسبب ظاہر کرکے دعوی کیا پھر مدعی علیہ نے قسم کہائی کہ
اسپر دین نہین ہے پھر مدعی نے قرض دینے پر گواہ قایم کئے تو مدعا علیہ کا
کذب ظاہر نہوگا اسواسطے کہ جائز ہے کہ اول قرض پایا گیا پھر اقرار قرض
یا ادائے قرض پایا گیا اور اسی قول مفصل پر فتوی ہے۔ کذا فی الفصولین

مقالہ ۹۶۶ جبکہ دعوی کیا دین یا عین کا یا وارث پر بشرطیکہ قاضی اوسکی میراث ہونے کو
جانتا ہو یا مدعی نے اوسکی میراث ہونے کا اقرار کیا ہو مدعا علیہ اوسکی میراث
ہونے پر گواہ لایا ہو تو مدعا علیہ علم پر قسم کہاوے۔ ایضاً در المختار

مقالہ ۹۶۷ اگر دعوی کیا دین یا عین کا وارث نے غیر شخص پر تو مدعا علیہ یقین پر قسم کہائے

کہ اوسمین مورث کا حق نہین - ایضاً درالمختار

مقالہ ۹۶۸ قسم کہائے قصاص کا منکر باتفاق امام اور صاحبین - ایضاً

مقالہ ۹۶۹ اگر منکر قصاص قسم نہ کہائے تو اگر قتل نفس مین دعوی ہو تو قید کیا جاوے یہان تک کہ اقرار کرے یا قسم کہائے - ایضاً

مقالہ ۹۷۰ مدعی نے کہا میرا گواہ شہر مین حاضر ہی اور اوس نے مدعا علیہ سے قسم چاہی تو وہ قسم نکہائے برخلاف صاحبین کے - ایضاً

مقالہ ۹۷۱ جبکہ مدعی کہے کہ میرے گواہ شہر مین حاضر ہین اس دعوی مین جو شبہہ سے ساقط نہین ہوتا تو قاضی معتمد ضامن لے کہ اوس کے بہاگ جانے سے اطمینان حاصل ہو قاضی مدعا علیہ سے حاضر ضامن لے تین روز کا قول صحیح مین اگرچہ مدعا علیہ صاحب اعتبار ہو - کذا فی العینی و بحر الرائق

مقالہ ۹۷۲ اگر مدعا علیہ نے کہا کہ میرے پاس رفع دعوی کی وجہ نہین پہر وہ رفع دعوی کی وجہ لایا یا گواہ کہا کہ میری گواہی نہین پہر اوس نے گواہی دی اور قول صحیح تر یہ ہے کہ مقبول ہوگی - کذا فی الدرر

مقالہ ۹۷۳ جبکہ قسم کہاوے اللہ تعالی کی قسم کہاوے یا نہ قسم کہائے مثال قاضی یا حاکم کہے مدعا علیہ سے کہ تجھکو قسم ہے اس اللہ پاک کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین جو عالم ہے ظاہر اور باطن کا کیا تیرے اوپر اس شخص کا مال نہین ہے - درالمختار

مقالہ ۹۷۴ فائدہ تغلیظ زمان یہ کہ رمضان شریف یا جمعہ کے دن قسم لے اور تغلیظ مکان یہ کہ مسجد یا بیت اللہ مین قسم لے - یہودی سے اس طرح لے کہ قسم ہے

اوس اللہ تعالی کی جس نے موسی علیہ السلام پر تورات اوتاری اور نصرانی سی
اس طرح کہ قسم ہے اس اللہ تعالی کی جس نے عیسی علیہ السلام پر انجیل اوتاری
اور مجوسی سے اس طرح کہ قسم ہے اوس اللہ تعالی کی جس نے آگ پیدا کی تو
قسم مین تشدید کرے پہر دین والے پر اوس کے اعتقاد کے موافق اگر
کفار مذکورین سے فقط خدا کی قسم پر اکتفا کرے تو کافی ہے مجوس سے
آگ کی قسم نہ لے اسواسطے غیر اللہ کی قسم جائز نہین بلکہ آگ کے خالق کی
قسم لے تو اسیطرح ہنود سے گنگا کی قسم نہ لے بلکہ اللہ تعالی کی جس نے
گنگا کو پیدا کیا ہے اور اسی طرح بت پرست سے اللہ تعالی کی قسم لے بت
خدا کا انکار نہین کرتے گو بتون کو پوجے۔ کذا فی الاختیار و در المختار وغیرہما

فصل جن صورتون مین منکرین پر قسم نہین

مقالہ ۹۷۵

چون صورتین ہین جنمین منکرین پر قسم نہین اور ان سب کو صاحب در المختار نے
آخر کتاب الوقف مین تنویر البصائر اور حاشیہ اشباہ اور نظائر سے
مفصل بیان کیا ہے اگر تطویل کا خوف نہوتا تو مین ان سب کو یہان پر
مفصل بیان کرتا لیکن منجملہ اون کے چند ذکر کرتا ہون بعض مختلف فیہ
ہین اور بعض متفق علیہ ہین کل مین۔ نکاح مین حلف نہین جسکا انکار زوج
یا زوجہ نے کیا اور رجعت مین جسکا مرد یا عورت نے انکار کیا مدت کے
بعد اور ایلا مین جسکا مرد یا عورت نے انکار کیا بعد مدت کے اور استیلاد کے
انکار مین جسکا دعوی لونڈی کرتی ہے اور نسب اور ولا مین اسطرح پر کہ مثلاً

زید شخص مجہول پر دعوی کیا کہ وہ میرا غلام یا بیٹا یا مولا ہے یا بالعکس الحاصل
مسائل مذکورہ مین فتوی ہے عدم تحلیف کا۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۹۷۶ واہب نے کہا کہ مین ہبہ بشرط عوض کے کیا اور موہوب لہ نے کہا کہ تو نے
عوض کو شرط نہین کیا تو موہوب لہ کا قول معتبر ہوگا بلا قسم کے اسواسطے
کہ اصل مین ہبہ مین یہ ہے کہ بلا عوض ہو۔ درالمختار

مقالہ ۹۷۷ اور قسم نہین طلاق اور عتاق سے اگرچہ مدعی اسپر اصرار کرتا ہو اسی قول کا
فتوی ہے۔ ایضاً

باب باہم ایک دوسرے کے دعوے پر قسم کھانے کے بیان مین

مقالہ ۹۷۸ متبایعین نے اختلاف کیا ثمن کی مقدار مین یا اوس کے وصف مین یا جنس
مین یا مبیع کی مقدار مین اوس کے واسطے حکم ہوگا جو گواہ لایا اسواسطے کہ
اوس نے اپنے دعوی کو ظاہر کر دیا برہان اور حجت سے۔ درالمختار

مقالہ ۹۷۹ اگر دونون برہان لاوین اپنے دعوی پر تو مشتری زیادت کے واسطے حکم ہوگا
اسواسطے کہ بینات اثبات کے واسطے ہین مثبت زیادت خواہ بائع ہو یا
مشتری مثبت زیادت کے واسطے اسواسطے حکم ہوگا کہ زیادہ مین معارضہ نہین ہے

مقالہ ۹۸۰ اگر متبایعین نے ثمن اور مبیع سب مین اختلاف کیا تو برہان بائع کے مقدم
ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۹۸۱ برہان مشتری کی مقدم ہے اگر مبیع مین اختلاف بلحاظ اثبات زیادت کے ہو ایضاً

مقالہ ۹۸۲ اگر متبایعین مین سے کوئی راضی نہو دوسرے کے دعوی سے تو دونون قسم

کہا وین جبتک کہ بیع مین خیار نہ ہو اگر مشتری کو خیار الرویت یا خیار عیب یا خیار
شرط ہو تو دونون پر قسم نہین اسواسطے کہ ہر شخص دوسرے کے دعوی
کا منکر ہے۔ درالمختار

۹۸۳ مقالہ بیع فسخ نہین ہوتی دونون کے قسم کہانے سے اور نہ احد المتبایعین کے
فسخ کرنے سے بلکہ دونون بائع اور مشتری کے فسخ کرنے سے فسخ ہوتی
ہے۔ کذا فی البحر

۹۸۴ مقالہ جو دونون مین سے قسم نہ کہائے اوسکو دوسرے کی قسم کہانیوالیکا دعوی
لازم ہوجائے گا۔ درالمختار

۹۸۵ مقالہ قسم دونون پر ہے جبکہ متعاقدین اختلاف کرین بعد تلف ہوجانے مبیع کے
مشتری سے یا اوس کے خارج ہوجانے سے اوس کی ملک سے یا معیوب
ہوجانے سے۔ درالمختار والطحطاوی

۹۸۶ مقالہ مشتری پر قسم جب ہے کہ ثمن دین ہو یعنے درم یا دینار ہو اگر بیع مقابضہ ہوتو
دونون قسم کہاوین بالاتفاق اسواسطے کہ عوضین سے ایک مبیع ہے ایضاً

۹۸۷ مقالہ قسم نہین بعد ہلاک ہونے بعض مبیع کے۔ ایضاً

فصل دعووں کے رفع کرنے کے بیان مین

۹۸۸ مقالہ جیسے رفع دعوی قبل برہان مدعی صحیح ہے ویسے ہی بعد برہان بھی صحیح اور
اور اسی طرح قبل حکم صحیح ہے جیسے بعد حکم صحیح ہے اور رفع الدفع اور دفع الدفع
کا دفع صحیح ہے اگرچہ کثیر ہو قول مختارمین۔ کذا فی البحر

مقالہ ۹۸۹ اگر مدعی نے یون کہا کہ یہ چیز میری ملک ہے اور مدعا علیہ کے پاس غصب ہے اور مدعا علیہ نے کہا کہ میرے پاس غائب نے ودیعت رکھی ہے تو بقول صحیح دعوی مدعی کا مندفع نہ ہوگا۔ درالمختار

باب دو مردوں کے دعوی کرنیکے بیانمین

مقالہ ۹۹۰ امام محمد نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے کے مقبوضہ دار یا عقار یا کسی مال منقول پر دعوی کیا اور دونون نے گواہ قایم کئے تو ہمارے علماء ثلاثہ کے نزدیک غیر قابض کے گواہون پر ڈگری کیجاویگی۔ یہ حکم اوسوقت ہے جبکہ دونون نے تاریخ ذکر نہ کی اگر دونون نے تاریخ ذکر کی اگر دونون کی تاریخ ایک ہو تو بھی یہی حکم ہے اور اگر ایک کی تاریخ سابق ہو تو امام اعظم اور ابو یوسف کے موافق اوسکی ڈگری ہوگی جسکی تاریخ پہلے ہو اور اگر ایک نے تاریخ بیان کی اور دوسرے نے نہ بیان کی تو مدعی کی ڈگری امام اعظم کے نزدیک کیجائیگی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۹۹۱ اگر ملک مورثین کی تاریخ ذکر کی تو بالاجماع اوسکی ڈگری ہوگی جس کی تاریخ سابق ہے۔ کذا فی خلاصہ وعالمگیری

مقالہ ۹۹۲ اگر ایک نے تاریخ ذکر کی اور دوسرے نے ذکر نہین کی تو بالاجماع دونونمین دو حصہ برابر ہونگے۔ کذا فی کافی وعالمگیری

مقالہ ۹۹۳ اگر دونون نے تاریخ ذکر کی اور ایک کی تاریخ سابق ہے تو بالاتفاق اسی کی ڈگری ہوگی۔

مقالہ ۹۹۵ اور اگر ایک نے تاریخ ذکر کی اور دوسرے نے ذکر نہ کی تو بالاتفاق تاریخ کہنے والے کو ملے گا۔ عالمگیری

مقالہ ۹۹۶ اگر ایک عورت نے کہا کہ مین نے زید سے نکاح کیا بعد اوس کے کہ مین نے عمرو سے نکاح کیا اور زید و عمرو دونون نکاح کے مدعی ہین تو وہ زید کی عورت ہوگی اور یہ امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور اسی پر فتوی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے الفصول العمادیہ مین۔ عالمگیری

مقالہ ۹۹۷ ایک مدعی نے گواہی پیش کی کہ یہ عورت میری منکوحہ ہے اور اس شخص کے پاس بلاحق ہے اور قابض کہتا ہے کہ میری عورت ہے اور عورت بھی قابض کی تصدیق کرتی ہے تو مدعی کی ڈگری کیجائے گی اور اگر قابض نے بدون تاریخ کے نکاح کے گواہ قایم کئے تو اسی کی گواہی مقبول ہوگی۔ عالمگیری

باب نسب کے دعوی کرنیکے بیان مین

مقالہ ۹۹۸ نسب دو قسم پر ہے ایک استیلاد کی نسب دوم آزاد کرنیکی نسب۔ درالمختار اول یعنے نسب استیلاد قوی تر ہے بسبب اوسکے سابق ہونیکے اور اوس کے مسند ہونیکے وقت علوق سے اور مقصود ہونے دعوت تحریر کے بالفعل پر۔ ایضاً

مقالہ ۹۹۹ اگر بیچی لونڈی جنے چھ مہینے سے کمتر مدت مین جسوقت سے کہ اوسکی بیع ہوئی پھر اوس ولد کا بائع نے دعوی کیا تو ولد کا نسب بائع سے ثابت ہوگا۔ درالمختار اگر ایک شخص نے کہا کہ مین اسکا وارث نہین ہون پھر اوس نے دعوی کیا

اور وجہ وراثت کی بیان کی تو دعوی صحیح ہے اسواسطے کہ نسب مین تناقض معاف ہے۔ درالمختار

۹۹۹ مقالہ اثبات وراثت صحیح نہین جبتک جہت ارث بیان نہ کرے۔ کذا فی جامع الفصولین

۱۰۰۰ مقالہ اگر چچا کے فرزند کا دعوی کیا ہو کہ وہ میرا حقیقی بھائی ہے تو دعوی صحیح نہوگا جبتک دادا کا نام بیان نہ کرے۔ درالمختار

۱۰۰۱ مقالہ اگر کسی نے دعوی کیا کہ مین اوسکا بیٹا ہون تو مقبول ہے بسبب ثابت ہونیکے اوس کے اقرار سے اور گواہ میراث کے مسموع نہین مگر خصم پر یعنے وارث یا دائن یا اوسپر جسکے واسطے میت نے وصیت کی۔ درالمختار

۱۰۰۲ مقالہ قسم نہین برہان کے ساتھہ مگر تین مسئلون مین دعوی دین مین میت پر اور استحقاق مبیع مین اور دعوی عبد آبق مین۔ درالمختار

۱۰۰۳ مقالہ جبکہ مدعا علیہ نے دعوی کیا اقرار کا تو اب گواہ لانے کی کچھہ حاجت نہین ثبوت دعوی مین مگر چار صورتون مین اقرار مجتمع ہوتا ہے گواہون کے سنانے وکالت مین اور وصایت مین اور دین کے اثبات مین میت پر استحقاق عین مین مشتری سے اور غلام آبق کے دعوی مین۔ کذا فی درالمختار

باب اقرار کے بیانمین

۱۰۰۴ مقالہ اقرار قرآن اور احادیث اور اجماع سے ثابت ہے اور اقرار حجت ہے اپنے ذات کے حق مین۔

۱۰۰۵ مقالہ (تعریف) غیر کے حق کو اپنے اوپر ثابت ہونے کی خبر دینے کو اقرار

کہتے ہین۔ کذا فی عالمگیری وکافی

مقالہ ۱۰۰۶ (رکن) مثلاً یون کہنا کہ زید کے مجھپر اسقدر درم ہین یا مثل اس کے بیان کرے۔

مقالہ ۱۰۰۷ (شرط) اقرار مین عقل اور بلوغ بلا خلاف شرط ہین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۰۸ اور اصطلاح شرع مین اقرار عبارت ہے غیر شخص کے اوس حق کی خبر دینے سے جو مقر پر ثابت اور لازم ہے اقرار ہے ایک راہ سے انشا ہے دوسری راہ سے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۰۹ اقرار طلاق اور عتاق کا زبردستی صحیح نہین اسواسطے صحیح نہین کہ دلیل کذب یعنے اکراہ موجود ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۱۰ زوجیت کا اقرار عورت کے جانب سے صحیح ہے بلا گواہ۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۱۱ اگر مدعی نے دعوی کیا کہ وہ شے میری ملک ہے اور مدعا علیہ نے اوسکا اقرار بھی کیا تو اب یہ دعوی مسموع ہوگا بالاتفاق۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۱۲ اگر مقر نے دوبارہ اقرار کیا بعد رد کرنے کے اور مقر لہ نے اوسکی تصدیق کی تو اوسکو لازم ہوگا اسواسطے کہ یہ دوسرا اقرار ہے جسکی تصدیق ہوئی ایضاً

مقالہ ۱۰۱۳ زید نے عمر سے کہا کہ ادا کردے جو میرے ہزار درم تجھپر ہین اوس نے کہا کہ ہان اچھا تو یہ اقرار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۰۱۴ اگر یون کہا کہ صبر کر کہ میرا مال آجاوے تو یہ اقرار ہوگا۔ ایضاً عالمگیری مبسوط

مقالہ ۱۰۱۵ اگر کہا کہ آج تو میرے پاس نہین ہین یا کہا کہ مجھے اونکے ادا کرنے مین کچھ مہلت دے یا مجھسے یہ لینے دے یا اون کے وصول کرنے مین مجھسے

تاخیر کردے تو یہ سب اقرار ہے۔ عالمگیری

۱۰۱۶ مقالہ اگر کہا کہ کل وکیل کو بھیجدینا مین اوسے دیدونگا یا کسی وصول کرنیوالے کو بھیجدو یا کسی کو بھیجدو جو مجھسے لیکر قبض کرلے تو یہ سب اقرار ہے۔ کذا فی المحیط وعالم

۱۰۱۷ مقالہ اگر کہا کہ اونکو تول دونگا انشاء اللہ تو یہ اقرار ہے اسواسطے کہ لفظ انشاء اللہ کا اسپر وارد نہین ہے صرف برکت کے واسطے ذکر کیا ہے۔ عالمگیری

۱۰۱۸ مقالہ اگر اقرار کرنیوالے کی جہالت سے تو مضر ہے چنانچہ مقر کا یون کہنا کہ ہم لوگون مین سے ایک شخص پر ہزار درم تیرے ہین بسبب نہ معلوم ہونے اوس شخص کے جسپر ہزار درم کا حکم کیا جاوے مگر جبکہ مقر اپنے غلام اور اپنی ذات کو جمع کرے تو ایسی جہالت مقر کی صحیح ہے۔ درالمختار

۱۰۱۹ مقالہ اور اسی طرح مقرلہ کو جہالت ضرر کرتی ہے اگر جہالت فاحش اور کثیر ہو چنانچہ یون اقرار کرنا کہ لوگون مین سے ایک شخص کا مجھپر اتنا مال ہے۔ ایضاً

۱۰۲۰ مقالہ اگر مقرلہ کی جہالت فاحش نہ ہو تو ضرر نہین کرتی چنانچہ یہ اقرار کہ اون شخصون مین سے ایک شخص کا میرے اوپر اتنا ہے تو صحیح ہے اور مقر کو بتعیین جائیگا بیان کرنے پر بسبب مجہول ہونے مدعی کے۔ کذا فی البحر

۱۰۲۱ مقالہ قول مقر کا مقبول ہے اوسکی قسم کے ساتھ اسواسطے کہ وہ منکر ہے زیادت کا اگر مقرلہ اوس کے بیان کرنے سے زیادہ ترکا دعوی کرے اور اوسکے گواہ نہون۔ ایضاً

۱۰۲۲ مقالہ تصدیق نہوگی مقر کی اگر یون کہے ایک درم سے کمتر مین اس اقرار مین کہ میرے اوپر مال ہے اسواسطے کہ درم سے کمتر کو عرف مین مال نہین شمار کرتے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۳ مقدار نصاب کی قیمت سے کمتر ہین تصدیق نہوگی غیر مال زکات مین یعنے جس مال مین زکات واجب نہین اوسکو مال عظیم کے بیان مین ذکر کرنا کہ مجہیر مال عظیم ہے سباب اور کتب سے تو یہان نصاب باعتبار قیمت کے معتبر ہوگی اگر یہ کہا مجہیر بڑے مال ہین اور اگر اموال عظام کی تفسیر غیر مال زکات یعنے کپڑے اور غیرہا سے کرے گا تو مین نصابونکی قیمت معتبر ہوگی جیسے مذکور ہوچکا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۴ اگر کہا کہ اوسکی چیز میرے نزدیک ہے یا میرے ہاتہہ مین ہے یا میری کوٹہری مین ہے یا میری تہیلی مین یا میرے صندوق مین ہے تو اقرار امانت ہے عرف پر عمل کرنے سے۔ درالمختار وعالمگیری

مقالہ ۱۰۲۵ اگر کہا کہ میرے مال سے یا میرے درہمون سے اوسکا اتنا ہے تو یہ شرکت کا اقرار ہے ایضاً

مقالہ ۱۰۲۶ اگر کہا کہ میرے مال سے یا درہم سے اوسکی اتنی ہین تو یہہ ہبہ ہے نہ اقرار ایضاً

مقالہ ۱۰۲۷ اگر ایک نے دوسرے سے کہا میرے تجہیر ہزار ہین مخاطب نے کہا کہ انکو وزن کرلے یا انکی مجہکو مہلت دے یا مین تجکو وہ دیچکا ہون یا تو نے مجکو وہ معاف کردئے ہین یا تو نے مجہکو وہ خیرات مین دے ہین یا اوسکو تو نے مجہکو ہبہ کردیا ہے یا مین نے تجہکو وہ زید سے دلائے ہین اور مانند ایسے کلمات کے تو یہ اقرار ہے یعنے جواب ٹہرا کلام اول کا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۸ قاعدہ کلیہ مسائل مذکورہ مین یہ ہے کہ جو کلام کو صلاحت رکہتا ہو جواب ہونے کی تو وہ جواب ٹہرایا جاویگا اور جو لیاقت رکہتا ابتدا کی تو وہ جواب نہوگا ایک شخص نے کہا دوسرے سے کیا میرے تجہیر ہزار نہین ہین جواب مین کہا کہ کیون نہین تو یہ اقرار ہوگا ہزار کا۔ ایضاً

۱۰۲۹ مقالہ اگر سر سے اشارہ کیا بولتے شخص نے جو کلام کرنے پر قادر ہے تو یہ اقرار نہین
مال اور عتق اور طلاق اور بیع اور نکاح اور اجارہ ہبہ کا۔ ناطق کی قید اسواسطے
کہ صامت کا یعنے گونگے آدمی کا اشارہ کرنا دو امور مذکور مین سر سے اشارہ
قایم مقام اس کے بولنے کے بقول معتمد ہے اگرچہ وہ لکھنے پر قادر ہو۔ ایضاً

۱۰۳۰ مقالہ اگر یون کہا کہ یہ جانور اصطبل مین ہے فلانے شخص کا تو یہ اقرار جانور
کا اقرار ہے نہ اصطبل کا اسواسطے کہ غیر منقولہ مین سے ہے۔ ایضاً

۱۰۳۱ مقالہ اگر کہا کہ یہ مال اس لڑکے کا ہے جو اس عورت کے پیٹ مین ہے صحیح ہے
بشرطیکہ مقر اوسکا مالک ہونے کا ایسا سبب صالح بیان کرے کہ اوسکو اسواسطے
ممکن اور متصور ہو چنانچہ ارث اور وصیت جیسے مقر کا یون کہنا کہ اس کا
باپ مرگیا ہے وہ اسکا وارث ہے یا اس مال کی فلانے شخص کو وصیت
کی ہے تو اقرار جایز ہوگا اور اگر سبب صالح بیان نکرے تو اقرار جایز نہوگا ایضاً

۱۰۳۲ مقالہ شیر خوار لڑکے کے طرف سے اقرار کرنا صحیح ہے اگرچہ مقر شیر خوار کے
جانب سے سبب صالح فی الحقیقتہ بیان کرے چنانچہ قرض دینا یا ثمن مبیع
کا اسواسطے کہ یہ ثبوت دین صغیر کا ہے فی الجملہ۔ ایضاً

۱۰۳۳ مقالہ امر کرنا اقرار کے لکھنے کا اقرار حکمی ہے اسواسطے کہ جیسے اقرار زبان سے
ہوتا ہے ویسا ہی لکھنے سے ہوتا ہے تو اگر ایک شخص نے قبالہ نویس
سے کہا کہ خط لکھ یہ اس اقرار کا کہ مجھپر ہزار درم ہین یا لکھ یہ میرے گھر
کا بیعنامہ یا میری عورت کا طلاق نامہ تو اقرار صحیح ہوگا خواہ قبالہ نویس
اوسکو لکھے یا نہ لکھے اور قبالہ نویس کو حلال ہے اوسکی گواہی دینا اسواسطے

حدود اور قصاص کے۔ کذا فی درالمختار والخانیہ

۱۰۳۴ مقالہ اگر مدعی نے ایک شخص پر دعوی کیا کہ مدعا علیہ کے ہاتھہ کا لکھا اقرار نامہ ظاہر کیا اور مدعا علیہ منکر ہے اوسکا اوس سے کچھہ لکھا یا گیا اور اوس نے لکھا تو یہ خط اقرار نامہ کے خط سے مشابہ نکلا تو اوسپر ثبوت دعوی کا بدون گواہون کے حکم نہوگا اور یہی صحیح ہے۔ کذا فی الطحطاوی و درالمختار

۱۰۳۵ مقالہ اگر ایک وارث نے اوس دین کا اقرار کیا جسکا اوس کے مورث پر کسی مدعی نے دعوی کیا اور باقی وارثون نے اوسکا انکار کیا وارث مقر پر وہ سب دین لازم آویگا بشرطیکہ جو مال اوس نے وراثت مین پایا ہے وہ ادا ے دین مین کفایت کرے۔ کذا فی درالمختار والبرہان و شرح الجمع

۱۰۳۶ مقالہ اگر مقر نے دو گواہون کے سامنے ایک ہزار کا ایک مجلس مین اقرار کیا پہر دوسری مجلس مین دو شخص کو گواہ کیا بدون بیان کرنے سبب دین کے تو دونون مجلسون کی دونون مال دو ہزار اوسپر لازم ہونگے بشرطیکہ دین مختلف ہو اگر متحد ہے تو نہین۔ درالمختار

۱۰۳۷ مقالہ اگر اقرار کیا پہر مقر لہ نے دعوی کیا کہ وہ جھوٹا ہے اپنے اقرار مین تو قسم لیجائے مقر لہ اسے کہ مقر اپنے اقرار مین جھوٹا ہے ابو یوسف کے نزدیک اسی قول پر فتوی ہے۔ کذا فی الدرر

۱۰۳۸ مقالہ اگر مقر کا وارث دعوے کرے یعنے مورث کے اقرار مین اوس کے کذب کا مدعی ہو تو مقر لہ سے قسم لیجاے اوس کی کہ مورث کاذب نہ تھا اپنے اقرار مین۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۳۹ اگر مقر یا اوس کے وارث کا دعوی مذکور مقرلہ کے وارثون پر ہو تو وارثون کو علم کی قسم آوے گی۔ درالمختار

باب استثناء کے بیانمین

مقالہ ۱۰۴۰ صحت استثنا مین متصل ہونا مستثنے کا مستثنے منہ سے شرط ہے مگر عند الضرورۃ جیسے مقر کا دم لینا یا کہانسی کا آنا یا منہہ بند کر لینا یعنے کوئی شخص مقر کا منہہ بند کرلے اسی قول پر فتوی ہے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۱۰۴۱ اور پکارنا مقر کا مقرلہ کو مابین مستثنے منہ کے ضرور نہین اسواسطے ندامتی کے آگاہ کرنیکے واسطے ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۴۲ مثال ندا کی چنانچہ یون کہنا مقر کا کہ تیرے میرے اوپر ہزار درم ہین اور فلانے مگر دس درم۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۴۳ مقر کو باقی بعد الاستثنا لازم ہوگا اگرچہ مقر بہ اوس قسم کا ہو جو قسمت پذیر نہین ہوتا چنانچہ یہ قول کہ یہ غلام فلانے شخص کا ہے مگر اوسکا سوم حصہ یا دو ثلث اوس کے صحیح ہے بنا بر مذہب قوی کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۴۴ اور وہ استثنا جو کل مقر بہ کو مستغرق کرے باطل ہے اگرچہ اوس چیز مین ہو جو قابل رجوع ہے چنانچہ وصیت اسواسطے کہ تمام کا استثنا کرنا رجوع نہین بلکہ وہ فاسد استثنا ہے یہی قول صحیح ہے۔ کذا فی الجوہرہ و درالمختار

مقالہ ۱۰۴۵ اگر مستثنے مستغرق لفظ صد یا مساوی کے مغایر ہو چنانچہ یہ قول کہ میرے غلام آزاد ہین سوائے ازاد غلامون کے یا سوائے سالم اور عبداللہ کے

اور راشد کے اور مثل اسکے تو استثنا صحیح ہے۔ ایضاً

۱۰۴۶ مقالہ اگر کہا کہ جو اس کیسہ مین درہم ہین وہ فلان شخص کے ہین مگر ہزار درم کہ وہ میرے ہین پس اگر اوس کیسہ مین ہزار درم سے زیادہ ہون تو زیادتی فلان شخص کو ملے گی خواہ یہ قلیل ہو یا کثیر اگر اوسمین صرف ایک ہزار یا کم ہون تو سب فلان شخص کو ملیگی۔ کذا فی خزانۃ المفتین وعالمگیری۔

۱۰۴۷ مقالہ صحیح ہے مستثنا کیلی اور وزنی چیزون کا اور معدود چیزون کا جس کے افراد متفرق نہون۔

۱۰۴۸ مقالہ یہ استثنا صحیح نہین میرے اوپر ایک دینار ہے مگر سو درم کہ یہ صحیح نہین بسبب استغراق استثناء کے مساوی سے تو استثنا باطل ہوگا۔ عالم ودر المختار

باب مریض کے اقرارون اور فعلون کے بیان مین

۱۰۴۹ مقالہ تعریف مرض الموت کا مریض وہ شخص ہے جو اپنے ذاتی ضرورتون کے واسطے نہ نکل سکے اور یہی اصح ہے۔ خزانۃ المفتین وعالمگیری

۱۰۵۰ مقالہ مرض الموت کی تعریف مین اختلاف ہے فتوی کے واسطے یہ مختار ہے اگر مرض سے غالباً موت ہو تو مرض الموت ہے خواہ وہ شخص بستر پر لگ گیا ہو یا نہین۔ کذا فی عالمگیری عن مضمرات

۱۰۵۱ مقالہ حالت صحت کا دین مطلق خواہ گواہون سے معلوم ہو خواہ اقرار سے وارث کا دین ہو یا اجنبی کا اقرار اقرار ہو یا دین کا اور جو دین کہ اسکو مرض لازم ہوا بسبب معروف سے جو گواہون یا قاضی کے معاینہ سے معلوم ہو مقدم ہوگا

اوس دین پر جسکے مریض نے اپنے مرض الموت مین اقرار کیا اور صحت کا مرض
کے اقرار پر مقدم ہے اگرچہ مرض کا مقر بہ ودیعت ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۵۲ اگر مریض نے دین کا اقرار کیا پہر ودیعت کا اقرار کیا تو دونون مقرلہ حصت
پا دین اوس کے بالعکس مین ودیعت اولی اور مقدم ہے یعنے اگر اول
ودیعت کا اقرار کیا پہر دین کا تو ودیعت کی تقدیم ہے اسواسطے کہ جب اوسنے
پہلے ودیعت کا اقرار کیا تو مقرلہ اوسکا مالک ہوگیا پہر اب دین کا اقرار غیر
کے مال مین جائز نہین۔ کذا فی الطحطاوی ودرالمختار

مقالہ ۱۰۵۳ اگر مریض نے اقرار کیا فقط اپنے وارث کے واسطے یا اجنبی کے ساتھہ
عین کا اقرار یا دین کا تو باطل ہے اوس صورت مین باطل نہین جبکہ باقی
وارث مریض کی تصدیق کرین۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۵۴ اگر مریض نے اجنبی عورت کے واسطے اقرار کیا پہر اوس سے نکاح کیا
تو اقرار صحیح ہے بخلاف ہبہ اور وصیت کے مرض الموت مین۔ درالمختار وعالمگیری

مقالہ ۱۰۵۵ اگر مریض نے اجنبی کے واسطے اقرار کیا جسکا نسب معلوم نہین پہر مقر نے
اوسکے فرزندی کا اقرار کیا اور مقرلہ نے اوسکی تصدیق کی اور حالانکہ وہ
تصدیق کی لیاقت رکہتا ہے یعنے حال بیان کرسکتا ہے تو اوسکا نسب
ثابت ہوگا اوسکی ابتدائی پیدایش سے اور جب نسب ثابت ہوا تو اوسکا اقرار
باطل ہوگیا۔ اسواسطے جو وارث نہو مدت کے وقت قدیم سبب سے تو اوسکی
واسطے اقرار صحیح نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۵۶ اگر مریض نے اقرار کیا یہ عورت میری زوجہ ہے صحیح ہے بشرطیکہ یعنے زوجہ

کہنے کا اقرار اوسوقت صحیح ہے جبکہ عورت کیسکی زوجہ نہ ہو اور نہ کیسکی
عدت مین ہو اور جبکہ اوس عورت کی بہن یا خالہ یا عمّہ مقر کی منکوحہ یا معتدہ نہو
اور جبکہ سوائے اس عورت کے چار عورتین اسکے پاس نہون اور یہ عورت
مجوسی اور بت پرست بھی نہو اور رضاعت سے حرام بھی نہ ہو مقر پر۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۵۷ صحت اقرار مین ان اشخاص کی تصدیق ضرور ہے یعنے جب مرد نے یہ
اقرار کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے یا والدین ہین یا یہ میری زوجہ ہے اور عورت
نے اقرار کیا کہ یہ میرے والدین ہین یا یہ زوج ہے تو ان لوگون کی تصدیق
کرنا ضرور ہے اسواسطے ہر شخص انمین سے اپنی ذات کے تصرف مین ہے
اور نہ غیر کا اقرار انکو لازم نہین ۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۵۸ مقر کو اپنے اقرار سے پھر جانا جائز ہے اسواسطے کہ یہ اقرار ایکبارہ سے
وصیت ہے یعنے رجوع اقرار سے جائز ہے اگرچہ مقر کی مقرلہ تصدیق بھی
کرے ۔ کذا فی زیلعی و درالمختار

مقالہ ۱۰۵۹ اگر ایک شخص دو بیٹے چھوڑ کر مرگیا اور اوس کے دوسرے شخص پر سو روپے
ہین اور ایک بیٹے نے اقرار کیا کہ اوسکا باپ پچاس روپے انمین سے پاچکا ہے
تو فرزند مقر کو اوسمین سے کچھ نہ ملے گا اسواسطے اوسکا اقرار اس کے حصے
کے طرف پھر جائے گا اور فرزند کو پچاس روپے ملین گے بعد قسم کھانیکے
یون کہ قسم اللہ تعالی کی معلوم نہین اوس کے باپ نے سو روپے سے
نصف پائی ہے ۔ کذا فی درالمختار و زیلعی

کتاب صلح کے بیان مین

مقالہ ۱۰۶۱ (الفاظ) مصالح صلح کرنیوالا۔ مصالح عنہ جس چیز سے صلح کی ہے مصالح علیہ جسپر صلح واقع یعنے جو چیز صلح مین دے۔

مقالہ ۱۰۶۱ تفسیر صلح مین اختلاف اعتباری ہے تفسیر شرعی یہ ہے کہ صلح ایسا عقد ہے کہ جو باہمی رضامندی کے ساتھہ جھگڑا دور کرنے کے واسطے موضوع ہوا ہے۔ کذا فی نہایہ

مقالہ ۱۰۶۲ (رکن) صلح کا رکن ایجاب اور قبول اون چیزون مین جو معین کرنیسے متعین ہوتی ہین واجب ہے۔ عینی شرح الہدایہ

مقالہ ۱۰۶۳ ایجاب اور قبول یہ ہے کہ مدعا علیہ کہے کہ مین نے تجھسے اس بات سے اتنے پر صلح کی یا تیرے اس دعوی سے اتنے پر صلح کی اور دوسرے نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور ایسے ہی الفاظ جو قبول اور رضا پر دلالت کرتے ہین۔ کذا فی البدائع

مقالہ ۱۰۶۴ (شرایط) صلح کرنیوالا عاقل ہو پس صلح مجنون اور طفل کی صحیح نہین ہے۔ کذا فی البدائع

مقالہ ۱۰۶۵ اور نابالغ کے طرف سے صلح کرنیوالا ایسا شخص ہو جسکو نابالغ کے مال مین تصرف کا اختیار ہے جیسے باپ اور دادا یا وصی اور جس چیز پر صلح قائم ہوئی ہے وہ مال معلوم ہو اور مصالح علیہ کا بیان کرنا شرط ہے گو نقد ہو یا غیر اسکے اور شرط کہ جس امر پر صلح قائم ہوئی ہے وہ حق العباد ہو نہ حق اللہ ہو اسواسطے کہ حق اللہ مین صلح کرنا جائز نہین۔

مقالہ ۱۰۶۶ صلح کے انواع بحسب مدعا علیہ کے تین ہین ایک صلح باقرار مدعا علیہ

دوسری صلح بسکوت مدعا علیہ نہ اقرار کرے اور نہ انکار کرے اور تیسری صلح
مع انکار یعنے مدعا علیہ دعوی مدعی سے انکار کرے۔ کذا فی نہایہ وہدایہ
مقالہ ۱۰۶۷ صلح جائز ہے بدلیل قول اللہ تعالی کے (والصلح خیر) اور حدیث شریف
مین وارد ہوا ہے کہ یہ صلح جائز ہے فیما بین المسلمین مگر وہ صلح جو حرام کو
حلال کرے یا حلال کو حرام کرے۔ کذا فی ہدایہ ودر المختار وعالمگیری
مقالہ ۱۰۶۸ اگر صلح واقع ہو مال سے بمقابلہ مال کے اور اوسوقت مین تو صلح مین بیع
کے احکام جاری ہونگے چنانچہ شفعہ اور رد بالعیب اور خیار رویت
اور خیار شرط۔ در المختار
مقالہ ۱۰۶۹ صلح کو فاسد کرتا ہے غیر معلوم ہونا بدل کا۔ ایضاً
مقالہ ۱۰۷۰ جسقدر مصالح منہ سے مستحق ملک غیر نکلے بقدر اوس کے حصے کے
مدعی بعوض سے یعنے بدل صلح سے پھیر دے مدعا علیہ کو اگر تمام بدل
مستحق ہو تو تمام پھیر دے اور اگر بعض مستحق ہو تو بعض پھیر دی۔
مقالہ ۱۰۷۱ باطل ہوتی ہے صلح دونون مین سے ایک کی موت سے اور محل منفعت
کے ہلاک ہوجانے سے مدت کے اندر یعنے قبل استیفاء منفعت ہلاکی
محل مبطل صلح ہے اور اگر بعض منفعت حاصل ہوئی تو ما بقی مین صلح
باطل ہوگی اسی قول پر صاحب متون نے اعتماد کیا ہے۔
مقالہ ۱۰۷۲ مصالح علیہ مدعی کے حق معاوضہ اسواسطے ہوا کہ وہ اپنے گمانین
اپنے حق کا عوض لیتا ہے اور مدعا علیہ کے حق مین بدل اقسم اور قطع نزاع
کا اسواسطے ہوا کہ اگر صلح نہوتی تو مدعا علیہ پر قسم لازم آتی اور جھگڑا ہوتا۔ در المختار

مقالہ ۱۰۷۴ اگر ایک شخص نے دوسرے شخص پر مال کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے مدعی سے ایک گھر دیکر صلح کر لی تو اوسمین شفعہ واجب ہوگا بموجب زعم مدعی کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۷۵ سکوت یا انکار کی صلح کی صورت مین جسقدر مصالح عنہ مستحق ملک غیر ثابت ہو تو بقدر اوس کے حصے کے مدعی عوض سے پھیر دے مدعا علیہ کو اور مستحق مین خصومت راجع ہو تو مالک مستحق سے جھگڑا کرے بسبب خالی ہونے عوض کے غرض سے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۷۶ جسقدر بدل صلح سے مستحق ملک غیر ہو تو مدعی دعوی کے طرف رجوع کرے کل مدعا مین یا بعض مین اگر تمام بدل مین استحقاق ہو تو کل مصالح عنہ کا دعوی کرے اور اگر بعض مین ہو تو بعض مین دعوی کرے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۷۷ اگر صلح مع الاقرار ہوا و بدل ہلاک ہو قبل تسلیم کے تو مدعی مصالح عنہ کرے ایضاً

مقالہ ۱۰۷۸ اگر صحیح ہے صلح مال کے دعوی سے مطلقاً اگرچہ صلح باقرار مدعی ہو یا منفعت سے ہو یعنے بعوض منفعت دعوی مال سے صلح صحیح ہے جیسے صلح متاجری موجر سے جبکہ موجر اجارے کا یا مدت کا یا اجرت کا منکر ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۷۹ صلح صحیح ہے جنایت عمد مین مطلق اگرچہ صلح قتل نفس مین ہو اقرار کے ساتھہ اکثر دیت اور ارش سے کمتر سے بواسطہ عدم الربا یعنے عمد مین مطلق صلح صحیح خواہ عمد نفس مین ہو خواہ ماذون نفس مین خواہ صلح اقرار سے ہو یا انکار یا سکوت سے اسمین قلت اور کثرت اسواسطے ربا نہین کہ جنایت عمد مین قصاص واجب ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۸۰ جنایت خطا مین خطا نفس مین ہو اقرار کے ساتھہ دیت سے زیادہ پر صلح

صحیح نہین اسواسطے کہ خطامین دیت شرعامعین اور مقرر ہے تو اگر مقادیر
دیت کے مغایر سے صلح کی تو صحیح ہے جس طرح سے ہو خواہ کم خواہ زیادہ
تا افتراق عن الدین بالدین نہو دین اول سے دیت مراد ہے اور ثانی
سے مصالح علیہ۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۸۰ اگر وکیل کیا زید نے عمرو کو قتل عمد کے صلح کرنے کا یا بعض دین کی صلح پر
وکیل کیا جس دین کا وہ مدعی ہے دوسرے شخص پر منجملہ مکیل اور موزون
کے تو بدل صلح کا موکل کو لازم ہوگا اسواسطے کہ وہ اسقاط ہے یعنی
اسقاط قصاص ہے قاتل سے یا اسقاط دین ہے مدعا علیہ سے تو وکیل
سفیر ٹھیرا نہ عاقد۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۸۱ اگر ایک شخص نے ایک گھر کے وقف ہونے کا دعوی کیا اور مدعی کے
گواہ نہین پھر مدعا علیہ منکر وقف نے قطع خصومت کے واسطے اس سے
صلح کر لی تو جائز ہے اور مدعی کے واسطے بدل صلح کا لینا حلال ہے
مگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ بدل مذکور
حلال نہین اسواسطے یہ صلح حقیقت مین بیع ہے اور بیع وقف کی صحیح
نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۸۲ مدعا علیہ نے گواہ قایم کئے بعد اس صلح کے جو مدعا علیہ کے انکار سے
ہوئی کہ مدعی نے کہا تھا قبل صلح کے کہ میرا کچھ حق نہین فلانے کے
جانب تو صلح جاری اور نافذ ہے صحت پر۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۸۳ اگر مدعی نے صلح کے بعد کہا کہ میرا مدعا علیہ کے جانب کچھ حق نہین تو

صلح باطل ہوگی۔ کذا فی البحر

۱۰۶۴ مقالہ صلح کرنا دعوی فاسدہ سے صلح اور دعوی باطلہ سے صلح صحیح نہین ہے جسکی تصحیح ممکن ہو ایضاً

فصل دعوی دین کے بیان مین

۱۰۶۵ مقالہ جو صلح کہ واقع ہو اس مال کی بعض جنس پر جو مدعا علیہ پر ثابت ہے دین یا غصب سے وہ اپنے بعض حق کا لینا ہے اور باقی حق کا گھٹانا اور زائل کرنا معاوضہ نہین رہا کے سبب سے یعنی اوسکو معاوضہ قرار نہ دینگے تاکہ اور زیادتی عوضین سے بیاز نہ لازم آوے اور وہ صحیح نہین اور تاہد کا تصرف بقدر امکان صحت پر محمول ہے۔ درالمختار

۱۰۶۶ مقالہ جبکہ صلح مذکور لینا بعض حق اور اسقاط بعض حق ٹھہرے نہ معاوضہ تو بدون شرط ہونے قبض بدل صلح کے صلح صحیح ہے۔ ایضاً

۱۰۶۷ مقالہ ہزار بلامدت سے سو بلامدت پر صلح صحیح نہین دراہم اور دنانیر موجلہ پر سبب نہونے جنس کے تو یہ عقد صرف ٹھہرا تو بطریق ادہار جائز نہوگا۔ ایضاً

۱۰۶۸ مقالہ دائن نے اپنے مدیون سے کہا لے آ میرے پاس پانسو کل اوس ہزار سی جو میرے تمہر ہین اس شرط پر کہ تو بری الذمہ ہوجائے گا نصف باقی سے مدیون نے قبول کیا اور رسید ان پانسو ادا کردیا تو بری الذمہ ہوگا اور اگر پانسو کو کل کے روز ادا نکیا تو اوسکا دین پورا پہر آویگا۔ ایضاً

۱۰۶۹ مقالہ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر دائن نے کل کی قید نہ لگائی تو عدم ادا سے دین ادا

کرے گی تو دین کا اعادہ نہ ہوگا کیونکہ قول مذکور ابرا سے مطلق ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۰ تیسری صورت یہ ہے اور اسی طرح اگر دائن مصالح کرے اپنے دین سے نصف دین پر کہ مدیون اسکو کل نصف دین ادا کرے اور مدیون زاید نصف سے بری ہے اس شرط پر کہ اگر اسکو کل مدی تمام اسپر ثابت ہے تو حکم پہلے صورت کے مانند ہوگا جیسا کہ دائن نے کہا اسواسطے کہ اس قول مین برأت کی صریحاً تقیید ہے۔ اگر ادا نکرے تو باقی سے بری ہوگا اور اگر کل ادا نکرے گا تو سب دین اوسپر قائم ہے بالاجماع۔ کذا فی والمختار وشرح الوقایہ

مقالہ ۱۰۹۱ چوتھی صورت یہ ہے کہ اگر دائن نے مدیون کو بری کردیا نصف دین سے اسپر کہ مدیون اسکو باقی از نصف کل دے تو وہ بری ہوگا باقی کو کل ادا کرے یا نہ کرے اسواسطے کہ دائن نے پہلے ابرا کو ذکر کیا نہ ادا کو بخلاف صورت ثانیہ کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۲ پانچوین صورت یہ ہے کہ اگر دائن ابرا کو صریح شرط کے ساتھہ متعلق کرے چنانچہ یون کہے کہ اگر تو مجکو اسقدر ادا کرے یا جب یا جبوقت ادا کرے تو ابرا صحیح ہوگا اسواسطے کہ ابرا کی تعلیق صریح شرط کے ساتھہ باطل ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۳ جو دین کہ مشترک ہے دو شخصون مین ایک ہی سبب سے چنانچہ ثمن اوس مبیع کا جسکی بیع بصفقہ واحدہ ہوئی یا کہ دین دونون کا مورث ہون یا مستہلک مشترک کی قیمت ہو جبکہ ایک شریک دین مشترک سے کچھہ لے گا تو دوسرا شریک اوسمین ہو جائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۴ اگر ایک شریک نے اپنے حصے سے خلاف جنس دین پر صلح کی تو دوسرا

شریک اوسکا اودھار لیگا۔ ایضاً

کتاب مضارب کے بیان مین یعنی کتاب

عقد مضاربت کے بیان مین

۱۰۹۵ مقالہ شرعاً مضاربت شرکت فی الثمنیہ کا عقد ہے جو عقد کہ منعقد ہو مال اور عمل سے مال تو رب المال کی جانب سے اور عمل مضارب کی جانب سے۔ درالمختار (رکن) مضاربت کا ایجاب اور قبول ہے۔

۱۰۹۶ مقالہ صورت مضاربت کی رب المال مضارب سے کہے کہ مین نے یہ مال تجکو بطریق مضارب یا معاملہ کے دیا اس کو لے اور تجارت کر اس شرط پر کہ آدہی منفعت یا تہائی تیری اور مضارب کہے کہ مین نے قبول کیا یا جس لفظ مین یہ مضمون ادا ہو۔ درالمختار

۱۰۹۷ مقالہ مال اور عمل سے جو فائدہ حاصل ہو تو دونون اوسمین شریک ہونگے۔ ایضاً

۱۰۹۸ مقالہ (شرایط) صحت مضارب کی سات شرطین ہین ایک راس المال سونا چاندی ہو جو نقود ہو سکے اور اسکا معلوم ہونا اور راس المال کا عین ہونا نہ دین اور مضارب کو راس المال تسلیم کرنا اور نفع باعتبار حصے کے ہونا اور مضارب کا حصہ معلوم ہونا اور مضارب کا حصہ منفعت سے ہونا۔ ایضاً

۱۰۹۹ مقالہ راس المال کو معلوم ہونے مین اشارہ کرنا کفایت کرتا ہے۔ ایضاً

۱۱۰۰ مقالہ رب المال تسلیم کرنیوالا ہو راس المال کا مضارب کو تا اوسکو تصرف اوسکا

ممکن ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۰۱ اگر کسی نے مقدار کو معین کر لیا تو مضاربت فاسد ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۲ اگر مضارب فساد کا مضاربت کا دعوی کرے تو صاحب مال کا قول مقبول ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۳ اگر صاحب مال فساد کا دعوی کرے تو مضارب کا قول مقبول ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۴ مضارب مالک نہین قرض دینے اور نہ اودھار لینے کا اگر صاحب مال نے مضارب سے کہدیا کہ تجکو قرض دینے اور اودھار لینے مین اختیار ہے تو البتہ اقراض اور استدانت کا مالک ہوگا اور نہین تو نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۵ اگر مضارب نے مالک کے خلاف کیا مثلاً شہر معین سے نکلکر دوسرے شہر مین خریداری کی جنس معین کے مول لینے کو گیا یا موسم معین کے سوا اور موسم اور فصل مین تجارت کی یا شخص معین کے سوا اور شخص کے ہاتھ خرید فروخت کی تو مضارب پر لازم ہوگا بسبب مخالفت کے اور وہ خرید بخلافت امر مالک کے مضارب کی ہوگی۔ کذا فی الدر ورد درالمختار

فصل مضارب کے بیان مین جو تیسرے شخص کو مالک کا راس المال دے بطریق مضاربت کے

مقالہ ۱۱۰۶ مضارب اول نے ثانی کو مال مضاربت دیا بلا اجازت مالک تو مضارب اول تاوان ندیگا مال کے دینے سے جبتک مضارب ثانی عمل تجارت نکرے

ثانی کو نفع حاصل ہو یا نہ ہو بنا بر ظاہر مذہب کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۰۷ اگر مضارب ثانی نے مال تلف کر ڈالا یا ہبہ کر دیا تو ثانی پر ضمان ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۸ پھر اگر مضارب ثانی نے تجارت کی کہ ضمان لازم آیا تو صاحب مال مختار ہے چاہے مضارب اول سے تاوان لے چاہے مضارب ثانی سے اگر صاحب المال نفع لینا اختیار کرے اور تاوان ملے تو اوسکو وہ جائز نہین کذا فی البحر

مقالہ ۱۱۰۹ اگر مالک نے مضارب ثانی کو مال دینے کا اذن دیا اور مضارب اول نے مضارب ثانی کو مال دیا تین تہائی نفع پر اور مالک نے مضارب اول سے کہا کہ جو تجھکو اللہ تعالی منفعت روزی کرے وہ میرے تیرے درمیان نصفا نصف ہے تو مضارب ثانی کے واسطے تہائی نفع کی ہے اور باقی دو تہائین مضارب اول اور مالک مین نصفا نصف ہین باعتبار خطا کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۱۰ اگر شرط کیگئی کہ یہ منفعت محتاجون کے واسطے یا کاتب کے واسطے تو عقد صحیح ہے اور شرط باطل صحیح نہین اور نفع مشروط صاحب مال کا ہے نہ غیر کا۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۱۱ اگر بعض منفعت اس شخص کے لئے مشروط ہوئی جسکو مضارب چاہے تو اگر مضارب اپنے واسطے یا صاحب مال کے واسطے چاہے تو شرط صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۲ اگر مال ہلاک زیادہ ہو نفع سے تو مضاربت پر تاوان نہ آوے گا اگرچہ مضاربت فاسدہ ہو اور گو مال کی ہلاکی مضارب کے عمل سے ہوا سواسطے کہ مضارب امین ہے اور امین ضمین نہین ہوتا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۳ جتنا مال تلف ہوگیا مضاربت کے مال سے وہ نفع کے طرف پھیر جاوے گا اسواسطے نفع تابع ہے راس المال کے اور راس المال اصل ہے ایضاً

باب ودیعت کے بیانمین یعنی امانت رکھنے کے بیانمین

مقالہ ۱۱۱۴ (تعریف) ودیعت وہ چیز ہے جو امین کے پاس حفاظت کے واسطے رکھی جاوے

(رکن) ایجاب اور خواہ صریح ہو یا کنایہ ہو۔ کذا فی البحر

مقالہ ۱۱۱۵ اور رکن ودیعت کا قبول کرنا ہے مودع کی جانب سے خواہ قبول صریح یا غیر اس کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۱۶ ایجاب اور قبول دونون دلالت ہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۷ (شرط) ہونا مال کا اور مودع کا مکلف ہونا شرط ہے۔

مقالہ ۱۱۱۸ جب ودیعت امانت ٹہری تو اس کے تلف ہوجانے سے تاوان نہین مگر جبکہ ودیعت اجرت کے ہو کذا فی الشباہ اور زیلعی نے کہا کہ اجیر پر حفظ ودیعت کا بالقصد بمقابلہ عوض کے واجب ہے کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۱۹ ودیعت کا قبول کرنے والیکو جائز ہے حفاظت کرنا ودیعت کا بذات خود اور اپنے عیال سے اپنے مال کیطرح۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۲۰ اگر حفاظت کرواے اور لوگون سے جن سے اپنے مال کی حفاظت کرواتا ہے چنانچہ اوسکا وکیل یا غلام یا اوسکا شریک تو جائز ہے اور اسی قول پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۲۱ غیر عیال کے دینے مین تاوان ہے مگر جبکہ مستودع آگ کے جلانے سے

یا پانی کے غرق کر دینے سے اور حرق اور غرق غالب ہے یعنے بکثرت
اور مستودع کے مکانات منزل کو محیط ہون اوس حالت مین وہ اپنے
پڑوسی کو یا اور کسی امین کو سپرد کرے تو تاوان نہین تو اگر حرق اور غرق
محیط نہ ہو تو غیر کے دینے سے تاوان اوسپر آویگا۔ ایضاً درالمختار والطحطاوی

مقالہ ۱۱۲۴ اگر ایام فتنہ وفساد مین ودیعت لینگے اور اوس نے کہا کہ مین اسوقت مین
اوسپر قادر نہین ہون اسواسطے کہ دور رکھے ہے یا وقت تنگ ہے
پھر اوس کی طرف غارت واقع ہوئی اور مستودع نے کہا کہ ودیعت بھی
لوٹ گئی تو اوسپر تاوان نہین اور اسکا قول معتبر ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۱۲۵ اگر ودیعت تلوار ہو مالک اوسکا چاہتا ہو کہ اوسکو لیکر کسی مرد کو اوس سے
ناحق قتل کرے تو اسکو تلوار کا نہ دینا جائز ہے۔
جبتک وہ اصلاح پر نہ آجاوے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۲۶ اگر دو شخصون نے ایک کے پاس ودیعت رکھا خواہ وہ چیز مثلی ہو جیسا کہ وزنی
یا کیلی قیمت والی جیسے کپڑا اور مثل اسکے تو مودع کو جائز نہین کہ اونمین سے
ایک شخص کا حصہ دوسرے کو دیدے قیمت والی چیز کا عدم جواز پر اجماع ہے درالمختار

مقالہ ۱۱۲۷ مودع کے مودع پر تاوان نہین مثلاً زید نے خالد کے پاس ودیعت
رکھی اور خالد نے عمرو کے پاس ودیعت رکھی تو خالد پر تاوان نہین
امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک مالک کو اختیار ہے
چاہے اول سے تاوان لے چاہے ثانی سے تاوان لے۔ ایضاً

باب عاریت کے بیان مین

۱۱۲۶ مقالہ عاریت کی خوبی قرآن و حدیث سے ثابت ہے جو شخص مانع عاریت ہو باوجود وسعت کے تو وہ گنہگار ہوگا محتاجون کو اسکو دینے مین صاحب عاریت کو ثواب ملے گا۔

۱۱۲۷ مقالہ شرع مین عاریت عبارت ہے منافع کا مالک کر دینے سے منفعت پر بلا عوض مثلاً گھوڑا سواری کے لئے اور کتاب پڑھنے کے لئے۔

۱۱۲۸ مقالہ (رکن) رکن فقط ایجاب ہے معیر کے جانب سے اور مستعیر کے طرف سے قبول کرنا ہمارے اصحاب ثلاثہ کے نزدیک از روئے استحسان۔ عالمگیری

۱۱۲۹ مقالہ (شرط) عاریت کی شرط یہ ہے کہ قابل ہونا مستعیر فائدہ لینے کے واسطے اور خالی ہونا عاریت کا عوض سے مشروط ہونے سے اسواسطے کہ عاریت اشتراط عوض سے باقی نہین رہتی اجارہ ہو جاتی ہے۔ درالمختار

۱۱۳۰ مقالہ دراہم اور دنانیر اور فلوس اور مکیلات اور موذنات اور روئی اور صوف اور ریشم اور مشک اور کافور اور مثل انکے عاریت لینا بلا بیان جہت عاریت نہین بلکہ قرض ہے۔ درالمختار

۱۱۳۱ مقالہ اگر روپیہ یا پیسہ کسی چیز تولنے یا زینت کے واسطے عاریت لے تو یہ قرض نہین بلکہ عاریت ہے فرق بینہما قرض صرف ذات کا مع منفعت اور عاریت مین ذات سے منفعت مقصود ہے۔ متفرق۔

۱۱۳۲ مقالہ زمین کا عاریت دینا جائز ہے یون کہے کہ اس زمین کا غلہ تیرے کہانیکو دیا یہ صحیح ہے۔ درالمختار

۱۱۳۳ مقالہ اجارہ دینا بلا عوض درحقیقت عاریت ہے اور اگر مدت اجارہ مذکور نکرینگا

تو بھی ایک قول مین عاریت ثابت ہوگئی اور فتوی عالمگیری مین عدم عاریت اعتماد کیا ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۳۴ عاریت امانت ہے اور امانت مین تاوان نہین مگر تعدی سے بالاجماع تاوان ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۵ ایسا کوئی مودع ہے جس نے مال ضائع نہین کیا اوسپر تاوان پڑتا ہے ہان اوسکو صورت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے نے ایک شخص کے پاس ہزار درم ودیعت رکھی اور کہا کہ یہ درم میرے وارث کو دینا بعد اوسکے موت ویسا ہی کیا تو باقی وارث اوس سے تاوان لین گے۔ کذا فی الطحطاوی

باب ہبہ کے بیان مین یعنی بخش دینے کے بیان مین

مقالہ ۱۱۳۶ (تعریف) لغت مین ہبہ عبارت ہے فضیلت حاصل کرنے سے غیر پر اگرچہ تفضیل بغیر مال کے ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۷ (شرعا) ہبہ عبارت ہے عین کی مالک کردینے سے مفت لینے بدون عوض کے نہ یہ کہ عدم عوض شرط ہے ہبہ مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۳۸ ہبہ کا سبب خیر کا ارادہ ہے واہب کے واسطے خواہ خیر دینوی ہو چنانچہ عوض یا اخروی ہو چنانچہ صواب بشرط نیت خالص۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۳۹ فائدہ واجب ہے ہر ایمان دار پر کہ اپنی اولاد کو سخاوت اور احسان سکھادے اور اسی طرح واجب ہے کہ اوسکو توحید اور ایمان بتادے۔ کذا فی النہایہ

مقالہ ۱۱۴۰ (شرط) صحت ہبہ کے شرطین ہبہ کرنے والا صاحب عقل اور بالغ ہو اور

مالک ہو تو صغیر کا ہبہ اور مملوک کا ہبہ صحیح نہین اگر مملوک مکاتب ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۱ اور صحت ہبہ کے شرطین موہوب کا ہونا اور سکا مقبوض غیر شائع۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۲ قبض ہبہ کا ضروری ہے ثبوت ملک کے واسطے اسواسطے جواز ثابت

ہے قبل قبض کے بالاتفاق۔ زیلعی

مقالہ ۱۱۴۳ اور شرط ہے کہ موہوب موجود ہو ہبہ کے وقت اور یہہ بھی شرط ہے کہ

جسپر موہوب مال حرام نہو۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۴۴ (رکن) ہبہ کا رکن ایجاب قبول ہے واہب یون کہے کہ مین نے یہ مال

دل کی خوشی سے بلا عوض اور مطالبہ بخشا۔ ایضا۔ درالمختار

(مثال عمری)

مقالہ ۱۱۴۵ مین نے یہ چیز تجھکو بطور عمری دی یعنے عمر بھر کو دی۔ عمری یہ ہے

کہ فی الحال مالک کردے اور بعد موت موہوب لہ کے پھیر لے تملیک صحیح ہے

اور پھیرنے کی شرط باطل ہے اسواسطے کہ یہ ہبہ باطل نہین ہوتا فاسد شرط سے

حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص بطریق عمری کوئی چیز دے تو وہ چیز موہوب لہ

کی مملوک ہے اور اوس کے وارثون کی ہے بعد اوسکی موت کے۔ کذا فی الزیلعی

مقالہ ۱۱۴۶ یا واہب یون بولا کہ میرا گھر تیرا ہے بطور عمری کے کہ تو اوسمین سکونت

کرے یہ قول بھی ایجاب ہبہ ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۷ ہبہ صحیح ہوجاتا ہے قبول کرنے سے یعنے موہوب لہ کے حق مین اور

واہب کے حق مین ہبہ صحیح ہوجاتا ہی فقط ایجاب بلا قبول کے۔ الطحطاوی

مقالہ ۱۱۴۸ اور صحیح ہے ہبہ موہوب لہ کے قبض کرنے سے بلا اذن واہب کے

مجلس عقد مین اسواسطے کہ قبض ہبہ یہان مین قبول کرنے کے مانند ہے۔ کذا فی الزیلعی

۱۱۴۹ مقالہ قادر ہونا قبض پر قبض کے مانند ہے تو اگر ایک مرد کو کپڑا ہبہ کیا صندوق مقفل مین اور صندوق مذکور اوسکی طرف بلند کیا تو یہ قبض نہ ہوگا بسبب نہ قادر ہونے کے قبض پر اور اگر صندوق کھلا ہو تو قبض ثابت ہوگا سامنے کرنے سے بسبب قادر ہونے موہوب لہ کے قبض پر اسواسطے قادر ہونا قبض پر مانند تخلیہ کے ہے بیع مین۔ درالمختار

۱۱۵۰ مقالہ قول مختار صحیح ہے ہونا قبض کا تخلیہ سے ہبہ صحیح مین نہ ہبہ فاسد مین۔ کذا فی الدرر

۱۱۵۱ مقالہ اگر واہب نے موہوب لہ کو منع کردیا قبض سے تو اوسکا قبضہ کرنا مطلق صحیح نہوگا اگرچہ مجلس ایجاب مین قبضہ کیا ہو اسواسطے کہ یہ صریح قوی تر دلالت سے الغنی

۱۱۵۲ مقالہ ہبہ تمام ہوتا ہے قبض کامل سے یعنے قبض کامل منقول مین وہ ہے جو منقول کے مناسب ہو اور عقار مین وہ ہے جو عقار کے مناسب ہو تو مکان کی کنجی کا قبض مکان کا قبض ہے۔ ایضاً

۱۱۵۳ مقالہ اگر موہوب مشغول بملک واہب ہوگا تو شغل مذکور ہبہ کے تمام اور کامل ہونیکا مانع ہوگا اور اگر موہوب شاغل بملک واہب ہوگا تو ہبہ تمام ہونیکا مانع ہوگا یعنے درصورت مشغولیت موہوب تسلیم متمنع ہوگی نہ ہبہ کی صحت متحقق نہوگی اور درصورت شاغلیت موہوب تسلیم متمنع نہ ہوگی تو ہبہ بھی صحیح ہوگا۔ کذا فی الدرر

۱۱۵۴ مقالہ اگر وہ تہیلان ہبہ کیا جسمین واہب کا طعام ہے یا وہ مکان جسمین واہب کا

اسباب ہے یا وہ جانور جسپر واہب کا زین ہے اور تینون چیزون کی اسیطرح
تسلیم کیا تو ہبہ صحیح نہوگا اسواسطے کہ موہوب ملک واہب سے مشغول ہے
کیونکہ ظرف کو مظروف مشغول کر دیتا ہے اور ظرف مظروف کو مشغول
نہین کرتا۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۱۹۵ اور اس کے بالعکس مین ہبہ صحیح ہے طعام اور متاع اور زین مین فقط اسواسطے
کہ ہر واحد اشیا ثلاثہ سے ملک واہب سے شاغل ہے نہ مشغول۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۹۶ تمام ہونا ہبہ کا قبض کامل سے ہوتا ہے رہن اور صدقہ کے مانند اسواسطے
کہ قبض شرط ہے رہن اور صدقے کے تمام ہونے کی اور پوری بحث
اسکی عمادیہ مین ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۹۷ اور ہبہ مشغول اوس گھر مین جائز ہے جسکو زوجہ اپنی زوج کو ہبہ کیا بنا بر
ظاہر مذہب کے اسواسطے کہ عورت اور اوسکا اسباب زوج کے ہاتھ
مین ہے تو تسلیم موہوب صحیح ہوگی۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۹۷ جس زوجہ نے زوج کو اپنا وہ گھر ہبہ کیا جسمین زوجہ کا اسباب اور زوج
اور زوجہ اوسمین رہتے ہین تو اسمین دو قول ہین جواز اور عدم کے لیکن چونکہ
عدم جواز کا قول ضعیف تہا لہذا دوسرے کو پسند رکہا۔ در المختار

مقالہ ۱۱۹۸ ہبہ تمام ہوتا ہے قبض کامل سے اس مشاع یعنے غیر مقسوم مین جو نفع لینے کے
لایق نہین رہتا قسمت کرنے کے بعد چنانچہ چھوٹی کوٹہری اور صغیر حمام
ہبہ مشاع تقسیم نہین کیا جاویگا یعنے جو قسمت کی صلاحت نہین رکہتا یا بعد قسمت
کے اصلاً منتفع بہ نہین رہتا چنانچہ عبد واحد اور دابہ اور بیت صغیر اور

حمام صغیر اور کپڑا صغیر۔ کذا فی الدرر

۱۱۰۰ مقالہ پھر اگر مشاع کو قسمت کر ڈالا اور موہوب لہ کو تسلیم کر دیا تو صحیح ہوگا بسبب دور ہو جانے مانع کے۔ درالمختار

۱۱۰۱ مقالہ اگر مشاع کو بلا قسمت تسلیم کر دیا اس طرح پر کہ کل کو تسلیم کر دیا تو موہوب لہ اوسکا مالک نہوگا۔ درالمختار والدرر

۱۱۰۲ مقالہ ہبہ فاسد ملک کا مفید ہو جاتا ہے قبض کرنے سے اور اسی قول کا فتوی ہے۔

۱۱۰۳ مقالہ ایدع مشاع شریک سے جائز ہے اور قرض مشاع کا بالاجماع جائز ہے۔ کذا فی الطحطاوی

۱۱۰۴ مقالہ کیا جائز ہے قریب دار کو رجوع کرنا ہبہ فاسدہ مین ہان رجوع کرنا غیر ظاہر ہے بنابر قول مفتی بہ کے اسواسطے کہ ہبہ فاسدہ ملک کا مفید ہو جاتا ہے قبض کرنے سے تو اوسکو یا در کہنا چاہیئے۔ درالمختار

۱۱۰۵ مقالہ قرض مشاع کا بالاجماع جائز ہے۔ کذا فی الطحطاوی۔

۱۱۰۶ مقالہ اگر کسی نے پہلے غصب سے قبض کیا پھر مالک نے ہبہ کر دیا تو صحیح ہے قبض جدید کی کوئی حاجت نہین۔ ایضاً

۱۱۰۷ مقالہ اگر صغیر کو اجنبی نے کوئی چیز ہبہ کی تو ہبہ تمام ہوتا ہے اوسکے قبض سے اور صغیر کے ولی چار ہین ایک باپ پھر اوسکا وصی اگر صغیر اونکی پرورش مین نہ ہو اور صغیر کا چچا۔ ایضاً

۱۱۰۸ مقالہ اور اجنبی کا صغیر کو تمام ہو جاتا ہے اس کی مان کے قبض سے اگرچہ اجنبی ملتقط ہو بشرطیکہ صغیر اجنبی مان کی پرورش مین ہو اور اگر پرورش مین نہو تو مان

اور اجنبی کا قبضہ کافی نہین بواسطہ عدم ولایت کے ۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۰۹ اسمین اختلاف ہے کہ اُس شخص نے قبضہ کیا جو صغیر کو پرورش کرتا ہے اور حالانکہ باپ موجود ہے تو بعضون نے کہا کہ قبض مذکور جائز نہین اور صلح مین قول یہ ہے کہ قبض مذکور جائز ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۰ جواز قبض مرئی طفل باوجود حاضر ہونے باپ کے اسکو قہستانی نے مضمرات سے نقل کیا ہے بتصریح لفظ مختار اور فتاوی عالمگیری مین خانیہ سے منقول ہے کہ یہی قول صحیح اور فتاوی صغری سے نقل کیا ہے کہ یہی قول مفتی بہ ہے ۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۱۱ صغیر کا ہبہ رد کرنا صحیح ہے جیسا قبول کرنا صحیح ہے ۔ کذا فی درالمختار والسراجیہ صغیر کے والدین کو اس مال کا کھانا مباح ہے جو اسکو ہبہ ہوا بقول صحیح اور بعضون نے ضرورت کی قید لگائی ہے چنانچہ افلاس ۔ کذا فی درالمختار

مقالہ ۱۱۱۲ کچھ مضائقہ نہین بعض اولاد کے زیادہ چاہنے مین اسواسطے کہ محبت دلی کا فعل ہے یعنے اوسمین اختیار نہین اسی طرح بعض اولاد کے زیادہ دینے مین کچھ مضایقہ نہین جبکہ ضرر رسانی باقی اولاد کی مقصود نہو اور اگر ضرر رسانی کا قصد کرے تو انمین برابری رکھنے اسی پر فتوی ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۳ کمی اور زیادتی مکروہ ہے جبکہ اولاد درجے مین برابر نہون چنانچہ ایک لڑکا تحصیل علم مین مشغول اور مصروف ہونے کسب مین تو اگر بطور ترغیب دیوے تو جائز ہے اگر ایک فاسق ہو تو اوسکو قوت سے زیادہ نہ دے تاکہ معصیت کا مددگار نہ ٹھہرے ۔ کذا فی الخلاصہ

مقالہ ۱۱۱۴ اگر اولاد فاسق ہو اور باپ چاہے کہ مین اپنا مال امور خیر مین صرف کرون

بہتر ہے اونکے واسطے چھوڑ جانے سے۔ درالختار

مقالہ ۱۱۱۵ اگر صغیرہ کے زوج نے زفاف کے بعد وہ مال قبض کیا جو صغیرہ کو ہبہ کیا تو اوسکا قبض صحیح ہے اگرچہ قبض زوج باپ کے سامنے ہو قول صحیح مین بسبب نایب ہونے زوج کے اس کے باپ کے طرف پھر جب باپ کے نائب کا قبض صحیح ہوا تو باپ کا قبض بطریق اولی صحیح ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۶ فائدہ۔ زفاف مذکور سے مراد یہان پر زوجہ کا جانا ہے زوج کے گھر مین نکاح کے بعد۔

مقالہ ۱۱۱۷ دو شخصون نے یعنے دو شریکون نے ایک گھر ایک شخص کو ہبہ کیا تو صحیح ہے بواسطہ عدم شیوع اسواسطے کہ دونون نے تمام گھر کو تسلیم کیا اور موہوب نے تمام پر قبضہ کیا تو شیوع ثابت نہ ہوا۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۱۱۸ اور بالعکس اسکے جائز نہین یعنے دو شخصون کو ایک نے ایک گھر ہبہ کیا اسواسطے ہر واحد کو نصف نصف گھر کا ہبہ ہوا اور نصف غیر معین اور غیر مقسوم ہے تو شیوع پایا گیا محتمل القسمہ مین ہبہ کا مانع ہے۔ درالختار

مقالہ ۱۱۱۹ اگر موہوب محتمل القسمہ ہو چنانچہ بہت صغیر تو ایک شخص کا ہبہ دو شخصون کو باتفاق امام اور صاحبین کے صحیح ہے۔

مقالہ ۱۱۲۰ ہمنے دو شخصون کی یعنے دو شخصون بالغون کی قید لگائی اسواسطے کہ اگر واہب ہبہ کرے بالغ کو اور اس صغیر کو جو بالغ کی گود مین ہے یا اپنے دو فرزند صغیر اور کبیر کو ہبہ کرے تو جائز نہین بالاتفاق۔ ایضاً۔

مقالہ ۱۱۲۱ جبکہ دس درم یا دینار دو فقیرون کو ہبہ کیا تو صحیح ہے اسواسطے فقیرون کو

در اصل ہبہ کرنا صدقہ ہے اور صدقہ سے رضا ذات الٰہی ہے تو اس صورت
مین شیوع ثابت نہوا۔ دو شخص مالدار کو ہبہ صدقہ نہین اسواسطے
مالدار کو صدقہ جائز نہین تو ہبہ شیوع بسبب شیوع کے
مملوک نہ ہوگا اور درم مذکور کو فقیرون پر تسلیم کیا تو ملک صحیح ہوگی۔ درالمختار
۱۱۲۴ مقالہ جائز ہے ہبہ کرنا اپنے پڑوسی کو اوس دیوار کا جو واہب کے گھر اور اوس
پڑوسی کے گھر کے درمیان ہے اور جائز ہے ہبہ کرنا پڑوسی کو کوٹھری
کا گھر مین سے۔ درالمختار
۱۱۲۳ مقالہ جب دیوار یا راہ یا حمام مین اپنا حصہ ہبہ کرے اور معین کرے اور موہوب لہ
کو قبض پر مسلط کردے تو ہبہ جائز ہے اور اسی طرح ہے ہبہ بیت کا مع
جمیع حدود حقوق مقسوم اور مفروغ ہوکر قبض باذن الواہب کے ساتھ۔ عالمگیری

باب رجوع ہبہ کے بیان مین

۱۱۲۷ مقالہ رجوع ہبہ اعیان مین ہوتا نہ اقوال مین۔ کذا فی الطحطاوی
۱۱۲۵ مقالہ ہبہ سے مراد موہوب ہے یعنی موہوب کا پھیر لینا صحیح ہے ساتھ نہونے
مانع رجوع کے اگر بے پھیر لینا مکروہ تحریمی۔ کذا فی النہایہ
۱۱۲۶ مقالہ جو شخص رجوع ہبہ سے کرتا ہے اوسکی مثال وہ مثل کتے کے ہے جب آسودہ
ہوتا ہے تو قی کرتا پھر اپنی قے کو نگل لیتا ہے۔ کذا فی البخاری والطحطاوی
۱۱۲۷ مقالہ واضح ہو کہ رجوع زیادتی دو قسم پر ہوتی ہے ایک متصلہ دوم منفصلہ جیسے
حاملہ ہونا چار پایہ کا اور قطع ثبوت مانع رجوع نہین اور غلام جوان ہوگیا پھر

بڈھا ہوگیا۔

۱۱۲۸ مقالہ اور زیادتی زائلہ مین دو قول ہین محیط مین ہے کہ ایک مرد نے غلام خرید کیا پھر وہ جوان ہوا اور بڈھا ہوگیا اور قیمت اوس کی گھٹ گئی تو واہب کو رجوع جائز نہین اسواسطے کہ اوسکا بدن زیادہ ہوگیا اور قد طول ہوگیا پھر اور وجہ سے گھٹ گیا پیری کے سبب سے اور مثال متصلہ کی جیسے درختون کا جمانا زمین موہوبہ مین یا عمارت بشرطیکہ عمارت اور درخت لگانا تمام زمین موہوبہ کی زیادت مین ہوا اور اگر کل زمین کی زیادت مین معدود ہو تو موہوب کو رجوع جائز ہے درمختار

۱۱۲۹ مقالہ اگر عمارت اور درخت لگان زمین کے ایک قطعہ مین شمار ہو تو ممنع ہوگا رجوع فقط اوسی قطع مین۔ کذا فی زیلعی

۱۱۳۰ مقالہ عالمگیری مین یہ روایت منقول کافی سے ہے کہ اگر خالی زمین ہبہ کی موہوب لہ نے ایک کنارے پر کھجوری جمائی یا عمارت بنائی اور عمارت بنانا کھجور جمانا زمین کی زیادت ٹھیری تو واہب کو ہبہ پھیر لینا جائز نہین نہ کل مین نہ بعض مین اور اگر یہہ زیادت مین معدود نہو یا نقصان زمین شمار ہو تو مانع رجوع نہین اور اگر زمین طویل و عریض ہو تو عمارت مذکورہ تمام زمین کی زیادت نہوگی بلکہ اوس کے ایک قطعہ کی زیادتی ٹھہرے گی تو واہب کو اوس کے غیر قطعہ مین رجوع جائز ہو ہوگا۔ انتہی۔

۱۱۳۱ مقالہ اگر دو خصمون مین اختلاف ہوا اور عین موہوب وارث کے ہاتھہ مین ہے تو وارث ہی کا قول مقبول ہوگا مثال اختلاف کی صورت یہ ہے کہ واہب کے وارث نے کہا موہوب لہ سے کہ تو نے موہوب پر قبضہ واہب کی زندگی مین

نہین کیا بلکہ اوس کی وفات کے بعد قبضہ کیا اور موہوب لہ نے کہا بلکہ اوسکی
حیات مین مین نے قبضہ کیا تو وارث ہی کا قول مقبول ہوگا۔ درالمختار وعالمگیری
مقالہ ۱۱۳۳ اگر واہب اور موہوب لہ نے زیادت کے حادث ہونے مین اختلاف کیا تو زیادت
متولدہ مین جیسے جوان ہوجانے مین واہب کا قول معتبر ہوگا مانند عمارت
اور درخت کے تو موہوب لہ کا قول مقبول ہوگا۔ کذا فی المحیط و درالمختار
مقالہ ۱۱۳۴ زیادتی منفصلہ رجوع ہبہ کی مانع نہین ہوتی جیسے بچہ موہوب کا اور دیت اور مہر
مملوکہ کا اور پھل درخت کا تو واہب اصل مین رجوع کرے نہ زیادت مین۔ ایضاً
مقالہ ۱۱۳۵ جائز نہین مسلمان کو شراب یا سور عوض دینا نصرانی کے ہبہ سے اسواسطے
کہ مسلمان کے جانب سے شراب یا سور کی تملیک صحیح نہین۔ کذا فی البحر
مقالہ ۱۱۳۶ اور یہہ شرط ہے کہ عوض ہبہ کا بعض موہوب لہ نہو تو اگر بعض موہوب کو باقی
موہوب کے عوض مین دے تو صحیح نہین تو واہب کو باقی موہوب مین
رجوع جائز ہے۔ درالمختار
مقالہ ۱۱۳۷ اگر موہوب دو چیزین ہون موہوب کہ ایک چیز کو دوسری کے عوض مین
دے اگر دونون چیزین دو عقد مین موہوب ہوے ہون تو عوض دینا درست ہے
اگر ایک عقد مین موہوب ہون تو جائز نہین اسواسطے کہ اختلاف بیع کے
مانند ہے۔ ایضاً
مقالہ ۱۱۳۸ قاعدہ کلیہ رجوع اور عدم کا یہہ ہے کہ جس حق کا آدمی ہے مطالبہ کیا جاے
حبس اور ملازمت سے تو اسکے ادا کا امر کرنا رجوع کا ثبت ہے بلا اشتراط
ضمان اور جو ایسا نہین یعنے اسکا مطالبہ بحبس و ملازمت نہین تو اوس کے

ادا کا موجب نہین مگر اسوقت جبکہ امر کرنے والا اپنے اوپر ضمان اوس کا شرط کرے۔ کذا فی در المختار

۱۱۳۸ مقالہ اگر نصف ہبہ مستحق غیر نکلا تو موہوب لہ نصف عوض پہیر لے۔ ایضاً

۱۱۳۹ مقالہ اور بالعکس اسکے یعنے جب کہ نصف ہبہ مین رجوع نہین جبتک کہ مابقی عوض کو نہ پہیر دے اسواسطے کہ مابقی ہونیکے رکہتا ہے ابتدار تفویض مین اور مراد اس عوض سے وہ ہے جو غیر مشروط ہو عقد مین۔ کذا فی الطحطاوی

۱۱۴۰ مقالہ اگر تمام عوض مستحق ہو تو واہب تمام ہبہ مین رجوع کرے جبکہ ہبہ قایم ہو اگر ہبہ ہالک ہو تو رجوع نہین اسواسطے کہ ہلاک ہبہ مانع رجوع ہے۔ در المختار

۱۱۴۱ مقالہ اگر تمام ہبہ مستحق ہو موہوب لہ کو جائز ہے کہ تمام عوض پہیر لے اگر موجود ہو اور عوض کا مثل پہیر لے اگر عوض ہالک ہو بشرطیکہ عوض مثلی ہو خواہ کیلی ہو یا وزنی ہو اور عوض کی قیمت پہیر لے اگر عوض قیمت والا ہو۔ کذا فی الغایہ و در المختار

۱۱۴۱ مقالہ اگر واہب ہبہ کرے اپنے قرابتدار محرم نسبی کو اگرچہ موہوب لہ ذمی ہو تو رجوع نکرے گا۔ در المختار

۱۱۴۲ مقالہ اگر تلوار ہبہ کی موہوب لہ نے توڑ کر اوس کی چہری یا دوسری تلوار بنائی تو رجوع جائز نہوگا۔ الطحطاوی

۱۱۴۳ مقالہ جبکہ رجوع کیا متعاقدین مین سے ایک شخص نے حکم حاکم یا رضامندی سے تو رجوع عقد ہبہ کا فسخ ہوگا اصل سے اور اعادہ ہوگا واہب کی ملک قدیم کا نہ ہبہ واسطے واہب کے۔ در المختار

۱۱۴۴ مقالہ چونکہ رجوع بقضا یا رضا اعادہ ملک واہب ہے نہ ہبہ موہوب کا اسلیواسطے

مقالہ ۱۱۴۵ شرط نہین رجوع مین قبض کرنا واہب کا اور رجوع صحیح ہے ایضًا
اور واہب کو جائز ہے پھیر دینا موہوب کا اوس کے بایع کو ہر طرح خواہ
بقضا ہو یا برضا ہو۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۴۶ اگر واہب اور موہوب لہ نے رجوع پر اتفاق کیا اوس موضع مین جسمین
رجوع صحیح نہین تو ان دونون کا اتفاق جائز ہے۔ الجواہرہ اور درالمختار۔

مقالہ ۱۱۴۷ جبکہ ہبہ واقع ہو شرط عوض معین مین تو وہ باعتبار ابتدا کے ہبہ ہوگا تو
دونون عوضون مین تقابض شرط ہوگا اور محتمل القسمہ مین شایع ہونے سے
عوض باطل ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۴۸ فائدہ تملیک بمعنی ہبہ ہوتی ہے اور قبض کرنے سے تمام ہوجاتی ہے
اور جبتک قبض اور تسلیم سے خالی ہو تو اسمین علما کا اختلاف ہے انتہی درالمختار

باب اکراہ یعنی زبردستی کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۱۴۹ (لغت) اہل عرب اوس جگہ اکراہ بولتے ہین جہان اوسپر زبردستی کرے
اوس چیز مین جسکو وہ ناپسند رکھتا ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۵۰ شرع مین اکراہ زبردستی کرنیوالے کے دھمکانے کو کہتے ہین جو طرفثانی
کے دل مین حواثر پیدا کردے۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۵۱ (شرایط) شرائط اکراہ چار چیزین ہین ایک قادر ہونا اکراہ کرنیوالے کا
اوس چیز کے واقع کرنے پر خواہ مکرہ سلطان یا چور اور ڈاکو ہو یا مانند اسکے
یا زوج اپنی زوجہ کے حق مین وغیر ذلک۔

مقالہ ۱۱۵۲ اور شرط ثانی خوف ہے مکرہ کا یعنے جسپر اکراہ اور زبردستی ہوئی وہ اپنے ظن غالب سے ڈرتا ہو تہدید والی چیز کے واقع کردینے سے فی الحال اور تیسری شرط یہ ہے کہ جس چیز کے سبب سے اکراہ ہوا وہ چیز جان یا عضو کی تلف کرنے والی ہو یا موجب ہو ایسے الم اور غم کی اور چوتھی شرط ممتنع ہونا مکرہ کا قبل از اکراہ اوس فعل سے جسکے واسطے اوسپر زبردستی ہوئی ہو۔

مقالہ ۱۱۵۳ اگر ایک شخص پر اکراہ ہو بسبب قتل کے متلف یعنے جو چیز تلف کرنے والی ہو نہ ایک دو کوڑے کی ضرب کہ وہ تلف کرنے والے نہین مگر اگر تناسل اور آنکھ کو البتہ تلف کرنے والا ہے۔

مقالہ ۱۱۵۴ زیلعی نے ذکر کیا ہے کہ ضرب شدید حاکم کی راے پر مفوض ہے اوسکی حد معین نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۵۵ بیع مکرہ مخالف ہے بیع فاسد کی چار صورتون مین پہلی صورت یہ ہے کہ جایز ہوجاتی ہے اجازت قولی اور فعلی سے برخلاف اور بیع فاسد کے وہ اجازت سے متعلق بصحیح نہین ہوتی۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۵۶ دوسری صورت یہ ہے کہ مشتری کا تصرف اوس سے توڑا جاتا ہے اگرچہ دست بدست چند بار اوسکی بیع ہوگئی ہو برخلاف بیع فاسدہ کے اسواسطے کہ بیوع فاسدہ مین حق شرع کی جہت فساد ہے اور بیع مکرہ مین حق العبد کے جہت سے فساد ہے اور تیسری صورت یہ ہے کہ بیع مکرہ مین وقت اعتاق کے قیمت معتبر ہوگی نہ قبض کے وقت کی اور چوتھی صورت یہ ہے کہ ثمن اور مبیع امانت ہے مکرہ کے ہاتھہ مین بسبب لینے ثمن کے مشتری کے اذن سے

مقالہ ۱۱۵۷ سلطان کا امر اکراہ ہے اگرچہ اوسی نے قتل یا حبس کی وعید اور تہدید کی ہو۔ درالمختار
اور بدون سلطان کے اور کسی کا امر اکراہ نہین بشرطیکہ مامور دلالت حال سے
نہ جانتا ہو کہ اگر اوسکا کہنا نکرے گا تو وہ اسکو قتل کرے گا یا اوسکا قطع ہاتھہ کریگا
اور اسی قول کا فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۵۸ اگر بائع کے بیچنے پر اکراہ ہوا نہ مشتری پر اور مبیع تلف ہوگئی مشتری کے ہاتھہ مین
تو مشتری اوس کی قیمت کا بائع کو تاوان دے بسبب قبض کرنے مشتری کے
مبیع کو عقد فاسد سے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۵۹ اگر مالک تاوان لے اکراہ کرنیوالے سے تو وہ مشتری سے قیمت اوسکی
پھیر لے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۶۰ اگر کوئی شخص اسپر اکراہ کیا جاوے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے
انکار کرے تو وہ دل کو مطمئن ایمان کے ساتھہ رکھے جو ظالم کہے وہ کرے
اپنی جان بچانیکے واسطے اسکا حکم فقہا نے دیا ہے۔ ایضاً

باب شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۱۶۱ شرع مین بقعہ خریدہ کے مالک ہونے کو بعوض اسقدر ثمن کے جتنے مین
مشتری کو پڑا ہے شفعہ کہتے ہین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۱۶۲ (شرط) شرط شفعہ کے چند قسم ہین ازان جملہ عقد معاوضہ پایا جاوے
اور عقد معاوضہ بیع ہے یا جو بیع کے معنی مین ہو پس جو بیع یا بیع کے معنی مین
نہو اوسمین شفعہ ثابت نہ ہوگا یہانتک کہ ہبہ اور صدقہ اور میراث اور وصیت

کے ساتھہ شفعہ واجب نہین ہوتا۔ عالمگیری

۱۱۶۳ مقالہ اگر ہبہ بشرط عوض ہوا در واہب و موہوب لہ دونون نے باہم قبضہ کرلیا تو شفعہ واجب ہوجائے گا اور اگر دونون مین سے فقط ایک نے قبضہ کیا نہ دوسرے نے تو ہمارے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک شفعہ مستحق نہ ہوگا۔ عالمگیری

۱۱۶۴ مقالہ جو دار کہ بدل صلح ہوا وسمین شفعہ واجب ہوجاتا ہے اور اسیطرح جس دار سے باقرار صلح کرلی ہوا سمین بھی شفعہ واجب ہوتا ہے اور اگر بانکار صلح کی ہو تو شفعہ واجب نہوگا مگر شفیع حجت قایم کرنے مین قایم مقام مدعی کے ہوجائیگا پھر اگر شفیع نے اس بات کے گواہ قایم کئے کہ ہبہ دار مدعی کا ہے یا مدعا علیہ سے قسم لی اور اوس نے قسم سے انکار کیا تو شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوجائیگا عالم

۱۱۶۵ مقالہ از انجملہ بیع سے بائع کی ملک زائل ہوجانا شرط ہے۔ ایضاً

۱۱۶۶ مقالہ اور شرط ہے کہ شفعہ کا محل عقار ہو یعنے یہان مراد غیر منقول ہے مثل مکانات اور باغات اور درخت کے اور کنوان کے۔ درالمختار

۱۱۶۷ مقالہ اگر ایک شخص کو ایک دار اس شرط پر ہبہ کیا کہ وہ شخص واہب کو ہزار درم ہبہ کرے تو جبتک دونون باہم قبضہ نہ کرلین تب تک شفیع کو اوسمین حق شفعہ نہ ہوگا۔ عالمگیری

۱۱۶۸ مقالہ (رکن) شفعہ کا رکن لینا ہے شفیع بایع یا مشتری سے وجوب سبب اور شرط شفعہ کے نزدیک۔ درالمختار و عالمگیری

۱۱۶۹ مقالہ شفعہ کی صفت یہ ہے کہ بواسطہ شفعہ کے لینا ابتدا خرید کے مانند ہے تو شفعہ سے وہ ثابت ہوتا ہے جو خریداری سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ پہنچنا

بسبب خیار عیب کے اور خیار رویت کے۔

مقالہ ۱۱۷۰ شفعہ واجب ہے بعد بیع کے اگرچہ ایسی بیع فاسد ہو جسمین مالک کا حق منقطع ہوگیا چنانچہ آگے آوے گا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۷۱ اور شفعہ واجب ہوتا ہے بعد بیع کے مشتری کے خیار سے۔ ایضاً

شفعہ واجب ہوتا ہے واسطے شریک کے ذات مبیع مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۷۲ بعد اس کے اگر شریک مبیع کا نہو یا ہو مگر مشتری کے واسطے مبیع کو مسلم رہے یعنے جو حق شفعہ کو طلب نکرے تو اوسکا شفعہ واجب ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۷۳ نہر صغیر جسمین کشتیین نہین چلتین اور جسمے کوچہ غیر نافذہ ہو تو دونون مین شریکون سے شفعہ ثابت نہ ہوگا۔

مقالہ ۱۱۷۴ بیان نہر صغیر خاص یہ ہے کہ نہر صغیر کے پانی لینے کے باری شترک ہو چند لوگون مین کہ اونکی اراضی اوس سے سینچے جاتے ہون اون اراضی مین سے ایک کہیت بکا ہو تو سب پانی لینے والون کے واسطے شفعہ ثابت ہے۔

مقالہ ۱۱۷۵ پھر حق مبیع کے لحیظ بعد کے شفعہ ہمسایہ ملاصق کے واسطے واجب ہے اگرچہ ہمسایہ ملاصق زمی یا عبد ماذون یا مکاسب ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۷۶ جار ملاصق وہ ہے جسکا دروازہ دوسرے کوچے مین ہے اور اوس کے گھر کی پشت خانہ مبیعہ کی پشت سے ملی ہے تو اگر اوسکا دروازہ اسی کوچہ مین ہو اور وہ کوچہ غیر نافذہ ہے تو وہ خلیط ہے حق مبیع مین نہ جار ملاصق چنانچہ مذکور ہوچکا ہے اگرچہ اوسکا دروازہ سامنے ہو خانہ مبیع کے۔ ایضاً

اگر کسی نے اپنا شفعہ کا ساقط کر دیا بعد حکم قاضی کے تو باقی شفعیون کو شفیع تارک
شفیع تارک کا حصہ لینا جائز نہین اسواسطے کہ حکم قاضی سے انہین سے ہر واحد
کا حق جدا ہو گیا کے حصے سے ۔ کذا فی زیلعی

۱۱۷۷ مقالہ اگر ایک شفیع نے اپنا حصہ دوسرے شفیع کے واسطے مقرر کر دیا تو صحیح نہین
اور اوسکا حق اس فعل سے ساقط ہو گا اوسکی اور گردانی سے اور مبیع تقسیم ہو جائیگا
باقی شفعیون مین ۔ درالمختار

۱۱۷۸ مقالہ صحیح ہے طلب کرنا شفیع کے مشتری کے وکیل سے اگر مبیع اوس نے اپنے
موکل کو تسلیم نہ کر دی ہو تو طلب شفعہ وکیل سے صحیح نہین تو دعوی شفعہ اس سے
باطل ہے یہی مختار ہے ۔ درالمختار

۱۱۷۹ مقالہ شفعہ نہین وقف مین اور وقف کے واسطے شفعہ ہے اور نہ وقف کے جوار
مین شفعہ ہے ۔ کذا فی درالمختار و شرح المجمع والنوازل ۔

باب طلب شفعہ کے بیان مین

۱۱۸۰ مقالہ شفعہ عقد و جوار سے واجب ہوتا ہے اور طلب و شہاد سے متاکد ہو جاتا ہے
اور لے لینے سے ملک حاصل ہوتی ہے ہر طلب کی تین قسمین ہین (۱)
طلب مواثبہ (۲) طلب تقریر اشہاد (۳) طلب تملیک پس طلب مواثبہ
یہ ہے کہ جسوقت شفیع نے بیع کو معلوم کیا تو چاہئے کہ اوسوقت
شفعہ طلب کرنے اور اگر اوس نے سکوت کیا اور طلب نکیا تو اوسکا شفعہ باطل
ہو جائے گا اور یہی روایت اصل ہمارے صاحب مشہور سے ۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۸۱ اور شفعہ طلب کرنے شفیع بیع دریافت ہونے کی مجلس مین خواہ علم بیع مشتری سے ہوا ہو یا اوس کے فرستادہ سے یا کسی عادل شخص کے کہنے سے یا عدد کثیر کی خبر دینے سے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۸۲ مجلس علم بیع مین طلب لازم ہے اگرچہ مجلس دراز ہو عورت مخیرہ کی مانند یہی قول اصح ہے کذا فی الدرر اور اسی قول پر متون فقہ شامل ہین اور طلب علی الفور لازم ہے اور علم الفور پر فتوی۔

مقالہ ۱۱۸۳ طحطاوی نے کہا جبکہ روایت علی الفور پر فتوی ہوا تو مخالفت کی کیا وجہ ہے اور اس روایت پر متفرع ہے توازل کا مسئلہ کہ جب شفیع سلام کرے مشتری پر شفعہ باطل ہوگیا یعنے اسواسطے کہ طلب پر اوس نے سلام کو مقدم کیا کیونکہ طلب بعد علم بیع فوراً واجب تھی۔

مقالہ ۱۱۸۴ زیلعی مین ہے اور اگر شفیع کو خبر بذریعہ خط کے ہوئی اور شفعہ اول یا خط مین لکھا تھا اس نے تمام خط پڑھا تو شفعہ باطل ہوگیا بسبب تاخیر طلب کے بشرطیکہ علم مشتری اور ثمن ہوگیا ہو اسواسطے کہ سکوت اسوقت رضا ہوتا ہے جبکہ مشتری اور ثمن معلوم ہوا انتہی کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۸۵ اور علم بیع کے بعد طلب کرنے کو طلب مواثبہ اور طلب مبادرت کہتے ہین اگر مجلس علم مین گواہ ہون تو اونکو گواہ کرے اور اگر گواہ وہان نہو تو اپنی زبان سے طلب شفعہ کرے تاکہ اوسکا حق عند اللہ ساقط نہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۸۶ ایسے لفظ سے شفعہ طلب کرے جس سے شفعہ مفہوم ہو چنانچہ یون کہنا کہ مین نے شفعہ طلب کیا اور مانند اس کے یا یون کہا کہ مین شفعہ کا

طالب ہون۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۸۷ شفیع یون کہے کہ فلان نے یہ گہر خرید کیا اور مین اوسکا شفیع ہون اور مقرمین مجلس علم مین شفعہ طلب کر چکا ہون اور مین اب اوسکو طلب کرتا ہون تم گواہ رہو اوسپر اور یہ طلب اشہاد ہی۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۸۸ اگر شفیع قادر ہو اسپر اگرچہ خط لکھنے پر یا رسول بھیجنے کے ہو اور باوجود اوس کے گواہ نہ کرے تو اوسکا شفعہ باطل ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۸۹ طلب ثالث کی تاخیر کرنے سے ہر طرح خواہ تاخیر عذر سے ہو یا بلا عذر ایک مہینے کی تاخیر ہو یا زیادہ شفعہ باطل نہین ہوتا یہانتک شفیع اسکو اپنی زبان سے ساقط کردے اسی قول کا فتوی ہے اور یہی ظاہر مذہب ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۹۰ اگر اوس نے مثل مرض اور حبس وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے ترک کی اور توکیل اوس سے نہوسکی تو اسکا حق شفعہ باطل نہوگا اور اگر اوس نے بلا عذر خصوصت ترک کی تو امام اعظم کے نزدیک اور دو روایتون مین سے ایک روایت کے موافق امام ابو یوسف کے نزدیک اسکا شفعہ باطل نہ ہوگا یہی ظاہر مذہب ہے اور اسی پر فتوی ہی۔ کذا فی المحیط والہدایہ

مقالہ ۱۱۹۱ ایک دار ایک شخص کے قبضہ مین ہی اوس نے اقرار کیا کہ فلان شخص کا ہے پھر اوسکے پہلو مین دوسرا دار فروخت کیا گیا پس مقر لہ نے شفعہ طلب کیا تو اوسکو شفعہ نہ ملیگا یہانتک کہ اس بات کے گواہ قائم کرے کہ یہ دار میرا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۱۹۴ جو ثمن موجل مشتری پر ہے وہ معجل نہ ہوگا اگر شفیع نے ثمن حال سے اسکو لیا اسواسطے کہ مدت حق مشتری ہے تعجیل سے باطل نہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۹۵ شفیع ثمن اور قیمت عمارت اور درخت کی دیکر لے اگر مشتری نے عمارت بنائی ہو یا درخت لگائے ہون یا کہ شفیع مشتری کو عمارت کھودنے اور درخت اکھاڑنے کی تکلیف دی اگر جبکہ اوکھاڑنے مین زمین کا نقصان ہو تو شفیع کو جائز ہے اوسکا لینا کھودی عمارت اور اکھڑے درخت کی قیمت کے ساتھہ۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۹۶ اگر مشتری نے خرید کے بعد اوسکو وقف کردیا یا مسجد بنائے یا قبرستان کیا یا کسی کو ہبہ کیا تو شفیع ان سب تصرفات کو دفع کرسکتا ہی کذا فی درالمختار والطحطاوی

مقالہ ۱۱۹۷ اجنبی شخص کے عمارت توڑنا مشتری کے توڑنے کے مانند ہے حکم مین یعنے بقدر اوس کے حصہ کے ثمن ساقط ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۹۸ اگر مشتری نے زمین اور کھجور کے درخت اور پہل خرید کئے یا کہ پہل لگے خرید کے بعد مشتری کے قبضہ مین بسبب متصل ہونے پہلون کے درخت سے اور اگر مشتری نے پہل توڑلے تو شفیع کو پہل لینے کا اختیار نہین پہل تابع ہے نہ اصل۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۹۹ اگر باغ تلف ہوگیا آسمانی آفت سے اور حالانکہ اسکو مشتری نے اسکے پہلون کے ساتھہ خرید کیا تہا ساقط ہوگا اوسکا حصہ ثمن سے جس باغ کو پہل کے ساتھہ خرید کیا اور کل ثمن سے شفیع لیگا ثانی مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۹۹ طلب شفعہ کرنا بیع فاسد مین انقطاع حق ہے بائع کا بالاتفاق۔ ایضاً

باب مراتب شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۱۹۹ اگر چند شفعہ جمع ہوجاوین تو اونمین ترتیب کا لحاظ کیا جائے گا پس شریک کو خلیط پر اور خلیط کو جار پر مقدم کرین گے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۱۲۰۰ اگر شریک نے اپنا حق شفعہ مشتری کو دیدیا تو خلیط کا شفعہ واجب ہوگا۔ عالم

مقالہ ۱۲۰۱ اور اگر دو خلیط ہون تو تقدیم ہوگی کہ پہلے اخص ہوگا پھر اعم۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۰۲ اور اگر خلیط نے بھی اپنا حق شفعہ دیدیا جار کا حق شفعہ واجب ہوگا اور یہ ہی جواب موافق ظاہر الروایت کے ہے اور یہی صحیح ہے اسواسطے ہر ایک ان تینون امور مین سے استحقاق شفعہ کے واسطے سبب صالح ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۱۲۰۳ ایک دار دو شریکون مین مشترک ہے کوچہ غیر نافذہ مین واقع ہے اونمین سے ایک شریک نے اپنا حصہ دار کسی شخص کے ہاتھہ فروخت کردیا تو شفعہ پہلے شریک اور کو ملیگا پس اگر اوس نے حق شفعہ مشترک کو دیدیا تو اوس شخص کو ملیگا جو اپنے دار اور اس دار کے درمیانی دیوار مین شریک ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۱۲۰۴ اگر ایک کوچہ غیر نافذہ مین ایک دار واقع ہے اسکے اندر ایک بیت ہے اور وہ بیت دو آدمیون کا ہے اور دار مین ایک قوم شریک ہے پھر بیت مین سے ایک شریک نے اپنا حصہ فروخت کردیا تو پہلے حق شفعہ شریک کو ملیگا پس اگر انہون نے دیدیا تو سب اہل کوچہ کو ملیگا اور حق شفعہ

مین یہ سب لوگ برابر ہونگے پھر اگر اہل کوچہ نے بھی دیدیا تو جار ملاصق کو
ملیگا اور جار ملاصق وہ شخص ہے جو اس دار کی پشت پر رہتا ہے اور
اوس کے دار کا دروازہ دوسرے کوچہ کیطرف ہے ۔ کذا فی المحیط

۱۲۰۵ مقالہ امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ جہان شریک نے اپنا حق شفعہ مشتری کو دیدیا تو
جار کے واسطے بھی حق شفعہ ثابت ہوگا کہ جب جار نے بیع کے
سنتے ہی شفعہ طلب کیا ہو اگر نہ طلب کیا ہو تو اوس کے حق شفعہ
حاصل نہ ہوگا ۔ کذا فی المحیط

۱۲۰۶ مقالہ صاحب طریق بہ نسبت صاحب مسیل الماء کے استحقاق شفعہ مین
اولی ہے بشرطیکہ رقبہ مسیل الماء اوسکی ملک ہو اور اسکی صورت یہ ہے
کہ ایک دار فروخت کیا گیا اور اسمین ایک شخص کا راستہ ہے اور دوسرا
کا پانی بہنے کا استحقاق ہے تو صاحب طریق بہ نسبت صاحب مسیل
کے استحقاق شفعہ مین اولی ہے ۔ کذا فی المحیط

۱۲۰۷ مقالہ ایک دار مین تین بیت ہین اور باقی میدان ہے تین آدمیون مین
مشترک ہے اور بیوت انمین سے دو شخصون مین مشترک ہین پس ہر دو
مالکان بیوت مین سے ایک نے اپنا حصہ بیوت و میدان اوس شخص کے
ہاتھہ جو بیوت و میدان مین اوسکا شریک ہے فروخت کیا تو باقی دونون
آدمیون کو جو صحن مین اس کے شریک ہین استحقاق شفعہ ہوگا کذا فی الکافی

۱۲۰۸ مقالہ امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک دیوار مع اوسکی
زمین کے خریدی پھر باقی دار خریدا پھر دیوار کے جار نے شفعہ

طلب کیا تو اسکو دیوار کا شفعہ ملیگا اور باقی دارمین حق شفعہ نہ ملیگا کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۰۹ ایک دار مین ایک دروازہ دریبہ کے طرف ہے اور دار کے دوسرے دروازہ سے بڑے راستہ کے طرف نکل گیا ہے پس اگر یہ راستہ عام لوگون کی راہ گذر ہو تو اہل دریبہ کو حق شفعہ نہوگا اسواسطے کوچہ نافذ ہے اور اگر یہ راہ خاص اہل دریبہ کا ہو تو اہل دریبہ سب شفیع ہونگی کیونکہ کوچہ غیر نافذ ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۱۰ ایک شخص نے ایک کوچہ غیر نافذہ مین ایک دار خریدا پھر اسی کوچہ مین دوسرا دار خریدا تو اہل کوچہ کو دار اول بحق شفعہ لینے کا اختیار ہوگا اسواسطے کہ دار اول خریدنے کے وقت مشتری شفیع نہ تھا پھر دوسرے دار مین مشتری بھی اہل کوچہ کے ساتھہ شفیع ہوگیا۔ عالمگیری

باب اون امور کے بیان مین جن سے کہ حق شفعہ بعد ثابت ہونیکے باطل ہو جاتا ہے اور جن سے باطل نہین ہوتا ہے

مقالہ ۱۲۱۱ واضح ہو کہ جن امور سے حق شفعہ بعد ثابت ہونے کے باطل ہو جاتا ہے اونکی دو قسمین ہین ایک اختیاری دوسری ضروری پھر اختیاری کی دو قسمین ہین ایک صریح یا جو صریح کے قایم مقام ہو اور دوسری دلالت (یعنے دلالت ساقط ہوا) پس صریح کی یہ صورت ہے مثلاً شفیع یون کہے کہ مین نے اپنا حق شفعہ باطل کر دیا یا مین نے حق شفعہ ساقط کر دیا یا مین نے تجھی

شفعہ سے بری کردیا یا مین نے شفعہ تجھے دیدیا یا اس کے مثل دوسرے
الفاظ کہے مگر ضروری ہے کہ اوس نے ایسے الفاظ بیع واقع ہونیکے
بعد کہے ہون خواہ اسکے بیع کا علم ہوا ہو یا نہ ہوا ہو کیونکہ صریحًا اپنا حق
ساقط کرنے مین جاننا و نجاننا دونون یکسان ہین بخلاف دوسری قسم
دلالت کے بطریق دلالت اگر شفیع نے اپنا حق ساقط تو جبتک بیع کا
حال جاننے کے بعد ساقط نکرے تب تک ساقط نہ ہوگا۔ ا۔

۱۲۱۲ مقالہ اور دلالت کی یہ تفسیر ہے کہ شفیع کے طرف سے کوئی ایسا فعل پایا جاوے
جو مشتری کے واسطے عقد بیع اور اس کے حکم کی رضامندی پر دلالت
کرتا ہو جیسے طلب چھوڑکر کسی کام مین مشغول ہوگیا۔

۱۲۱۳ مقالہ اور قسم ضروری کی یہ مثال ہے کہ مثلاً حق دو طرحکی طلب کے بعد شفعہ مین
لے لینے سے پہلے مرجاوے تو ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اوسکا
حق شفعہ باطل ہوجائیگا مگر مشتری کے مرجانے سے شفیع کا حق باطل
نہوگا اور شفیع کو اختیار رہیگا کہ مشتری کے وارث سے لیلے۔ کذا فی البدایع و عالم

۱۲۱۴ مقالہ عقد بیع سے پہلے شفعہ کا دیدینا صحیح نہین ہے اور بعد بیع کے صحیح ہے
خواہ شفیع کو اپنا حق شفعہ واجب ہونا معلوم ہو یا نہ معلوم ہو اور جس شخص
کو ساقط کرکے دیدیا ہے اوسکو معلوم ہوا ہو یا معلوم نہوا ہو۔ کذا فی المحیط

فصل جسمین شفعہ ثابت ہوتا ہی یا نہین ثابت ہوتا اوسکے بیان مین

۱۲۱۵ مقالہ شفعہ ثابت نہین مورث مین اور صدقہ اور ہبہ بلا عوض مشروط مین۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۱۴ اگر ایک شخص گہر کا مالک میراث کے سبب سے ہے تو اوسمین شفعہ نہین۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۲۱۷ اور اس گہر مین شفعہ نہین جو بدل خلع یا بدل صلح کا دم عوض سے ٹہرا گیا یا جو گہر مہر مین قرار دیا گیا۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۱۸ اوس گہر مین شفعہ نہین جو بیع ہوا بایع کے اختیار سے ہنوز اوس کا اختیار ساقط نہین ہوا ہے پہر اگر ساقط ہوگیا تو شفعہ واجب ہوگیا اگر شفیع نے سقوط اختیار کے وقت طلب کی قول صحیح مین اور بعضون نے کہا کہ بیع کے وقت طلب کی اور اس قول کی بھی تصحیح ہوئی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۱۹ اور اس گہر مین شفعہ نہین جسکی بیع فاسد ہوئی ہو اور ہنوز اوسکا فسخ ساقط نہین ہوا اگر اوسکا فسخ ساقط ہوگیا چنانچہ مشتری نے اوسمین کچہہ عمارت بنائی تو شفعہ ثابت ہوگا۔ ایضاً

باب شفعہ مین گواہی دورکرنے اور شفیع و مشتری و بائع کے درمیان اختلاف واقع ہونیکے بیان مین

مقالہ ۱۲۲۰ شفیع و مشتری کے درمیان جو اختلاف واقع ہو وہ یا ثمن کے طرف راجع ہوگا یا مبیع کے طرف راجع ہوگا پس جو اختلاف ثمن کے طرف راجع ہو وہ تین حال سے خالی نہین یا جنس ثمن مین اختلاف ہوگا یا مقدار ثمن مین یا صفت ثمن مین پس اگر جنس ثمن مین اختلاف ہو مثلاً

مشتری نے کہا کہ مین نے سو دینار کو خریدا ہے اور شفیع نے کہا کہ ہزار درم کو خریدا ہے تو قول مشتری کا قبول ہوگا کیونکہ جنس ثمن کے پہچاننے مین شفیع سے مشتری زیادہ ہے پس جنس کے دریافت مین اوسی کے قول کے طرف رجوع کیا جائیگا۔ کذا فی بدایع

مقالہ ۱۲۲۰ اگر شفیع و مشتری نے ثمن مین اختلاف کیا تو مشتری کا قول قبول ہوگا اور دونون سے باہم قسم نہ لیجائے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۱ اور اگر دونون نے اپنے اپنے گواہ قایم کئے تو امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک شفیع کے گواہ قبول ہونگے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۲ اگر دونون مین سے کسی نے قسم سے انکار کیا تو ظاہر ہو جائیگا کہ ثمن کی مقدار اسیقدر ہے جسقدر دوسرا کہتا ہے پس شفیع اسیقدر پر شفعہ مین لے لیگا اور اگر دونون قسم کہالین تو قاضی دونون کے درمیان بیع فسخ کردیگا۔ عالمگیری۔

مقالہ ۱۲۲۳ اگر ثمن کا ادا کرنا ظاہر نہ ہوا اور بایع نے کہا کہ مین نے یہ دار ایک ہزار درم کو فروخت کرکے ثمن وصول کرلیا ہے تو شفیع اسکو ہزار درم کے عوض لیسکتا ہے اور اگر اوس نے یون کہا کہ مین نے ثمن پر قبضہ کرلیا اور وہ ہزار درم ہے تو اسکے قول پر التفات نکیا جائے گا۔ کذا فی الہدایہ

باب نابالغ کے شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۲۲۴ نابالغ کا استحقاق شفعہ مین مثل بالغ کے ہوتا ہے۔ کذا فی المبسوط و عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۵ اگر خرید واقع ہونیکے وقت سے چھ مہینے سے کم مہین وضع حمل ہوا تو اس بچہ کو شفعہ ملیگا اور اگر چھ مہینے یا زیادہ مین وقت خرید سے وضع حمل ہوا اسکو شفعہ نہ ملیگا کیونکہ یہ بیع واقع ہونے کے وقت اس بچہ کا وجود ثابت نہ ہوا حکماً لیکن اگر بیع سے پہلے اوسکا باپ مرگیا ہو اور یہ بچہ اوس کا وارث ہوا ہو تو اس صورت مین شفعہ کا مستحق ہوگا اگرچہ وقت بیع سے چھ مہینے یا زیادہ مین وضع حمل ہوا ہو کیونکہ وقت بیع کے اوسکا وجود حکماً ثابت ہے اس لئے کہ وہ اپنے باپ کا وارث ہوا ہے۔ پھر واضح ہو کہ جب صغیر کے واسطے شفعہ واجب ہو تو اس شفعہ کے طلب کرنے اور لینے کا کار پرداز وہی شخص ہوگا جو اس کے استیفا حقوق کیواسطے شرعاً اوسکا قایم مقام ہوا اور یہ شخص اوسکا باپ ہوتا ہے یا باپ کا وصی پھر سگا دادا پھر سگے دادے کا وصی پھر وہ وصی جسکو قاضی مقرر کرے پھر اگر ان لوگون مین سے کوئی موجود نہ ہو تو جسوقت یہ لڑکا بالغ ہوا اسوقت اپنے استحقاق شفعہ پر ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۶ اگر نابالغ کے باپ یا باپ کے وصی یا جو شخص انکے قائم مقام ہے کسی نے صغیر کا شفعہ دیدیا تو امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک اوسکا دیدینا صحیح ہوگا جہانتک کہ جب نابالغ اپنے بلوغ کو پہونچا تو اوسکو یہ اختیار نہ ہوگا کہ مبیع مشفوعہ کو شفعہ مین لیلے خواہ شفعہ دینے والے نے مجلس قاضی مین شفعہ دیا ہو یا غیر مجلس قاضی مین دیا ہو۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۲۷ اگر مشتری نے ایک دار کو اسقدر بمثن کثیر کے عوض خریدا کہ لوگ اپنے

اندازہ مین اسقدر خسارہ نہین اوٹھاتے ہین اور اس دار کا شفیع ایک نابالغ ہے پس اوس کے باپنے اوسکا شفعہ دیدیا تو ہمارے بعض اصحابنے فرمایا کہ اوس صورت مین تسلیم شفعہ امام محمدؒ کے نزدیک بھی صحیح ہے اور اصح یہ ہے کہ یہ تسلیم بالاجماع صحیح نہین ہے اسوجہ سے کہ ایسے ثمن کثیر ہونے کے باعث سے باپ اوسکے لینے کا اختیار نہین رکھتا ہے اور طلب شفعہ سے سکوت کرنا یا شفعہ دیدینا جبھی صحیح ہوسکتا ہے کہ جب وہ شخص اوس کو لیسکتا ہو پس نابالغ وقت بلوغ کے اپنے استحقاق شفعہ پر ہوگا۔ کذا فی المبسوط و عالمگیری

باب اوس چیز کے بیان مین جو شفعہ کو باطل کردیتی ہی

۱۲۲۸ مقالہ شفعہ کو باطل کرتا ہے طلب مواثبہ کا ترک اور ترک طلب مواثبہ کی یہ صورت ہے کہ شفیع شفعہ طلب نکرے اُس مجلس مین جسمین اوسکو بیع کی خبر پہونچی۔ درمختار

۱۲۲۹ مقالہ مبطل شفعہ ہے باوجود قدرت کے طلب اشہاد کا ترک کرنا طلب اشہاد کی صورت یہ ہے کہ شفیع کہے کہ فلان شخص نے یہ گھر خرید کیا اور مین اوسکا شفیع ہون اور مین قبل اس کے طلب مواثبہ کرچکا ہون اور اب بھی طلب کرتا ہون تم شاہد رہو اوسپر اور قدرت کی یہ صورت ہے کہ کسی نے شفیع کا منہ بند نہ کرلیا ہو اور وہ نماز کے اندر نہ ہو۔ ایضاً

۱۲۳۰ مقالہ فقط بعد بیع کے تسلیم شفعہ مبطل ہے اوس کے خواہ علم سقوط شفعہ کا بسبب تسلیم کے اوس کے ہو یا نہ ہو اور قبل بیع کی تسلیم شفعہ مبطل نہین تسلیم شفعہ

عبارت ہے اسقاط حق شفعہ سے اور اسقاط حق نہین ہو سکتا مگر بعد وجوب
کے اور وجوب شفعہ نہین ہوتا مگر بیع کے بعد لہذا تسلیم شفعہ قبل بیع کے
صحیح نہین اور بعد بیع کے صحیح ہے۔ درالمختار

۱۲۳۱ مقالہ تسلیم شفعہ مبطل شفعہ ہے اگرچہ تسلیم صغیر کے باپ یا وصی کیطرف سے
ہو برخلاف محمدؒ کے اوسمین جسکی بیع اوس کی قیمت کے موافق یا اقل قیمت
سے ہوئی ہو۔ ایضاً

۱۲۳۲ مقالہ طلب شفعہ کا وکیل جبکہ شفعہ تسلیم کرے یا اپنے موکل شفعہ کا اقرار کرے
تو تسلیم صحیح ہے اگر یہ تسلیم اور اقرار قاضی کے پاس ہوا اور قاضی کے
حضور مین نہ ہو تو صحیح نہین لیکن وکیل خصومت سے خارج ہو جاتا ہے۔ ایضاً

۱۲۳۳ مقالہ شفعہ باطل کرتا ہے صلح کرنا شفیع کا شفعہ کے عوض پر۔ ایضاً

۱۲۳۴ مقالہ اور شفعہ کو باطل کرتا ہے شفیع کا مرجانا شفعہ لینے سے پہلے طلب کے
بعد یا قبل طلب کے اور شفعہ مورث نہین ہوتا۔ ایضاً

۱۲۳۵ مقالہ شفعہ کو باطل نہین کرتی مشتری کی موت بسبب باقی رہنے شفیع کے۔ ایضاً

۱۲۳۶ مقالہ شفعہ کو باطل کرتا ہے خرید کرنا شفیع کا مشتری سے۔ ایضاً

۱۲۳۷ مقالہ اگر شفیع نے یہ جانا کہ مشتری زید ہے اوس نے بیع تسلیم کی پھر ظاہر ہوا
کہ مشتری تو بکر ہے تو شفیع کے واسطے شفعہ ثابت ہے۔ ایضاً

۱۲۳۸ مقالہ مکروہ ہے حیلہ کرنا اسقاط شفعہ کے واسطے بعد ثابت ہو جانے شفعہ کے
بالاتفاق۔ ایضاً۔

۱۲۳۹ مقالہ ابو یوسف کے نزدیک مکروہ نہین اور ابو یوسف کے قول کا فتوی ہے درالمختار مین

۱۲۴۰

مقالہ جبکہ ایک جماعت نے زمین مول لی اور بائع ایک ہے تو شفعہ لینا معدد ہوگا مشتری کے شمار کے موافق تو شفیع کو یہ جائز ہوگا کہ ایک مشتری کا حصہ لے اور باقی کو چھوڑ دے اور بالعکس اوس کے یعنے بائع کئے شخص ہون اور مشتری ایک ہو تو شفعہ لینا متعدد نہ ہوگا بلکہ شفیع یا سب بیع کو لے یا سب کو چھوڑ دے اسواسطے اوسمین مشتری پر تفریق عقار ہے۔ ایضاً

باب شفعہ کیواسطے وکیل کرنے اور وکیل شفعہ کے شفعہ دیدینے کے بیان مین

۱۲۴۱

مقالہ اگر مشتری نے کسی دار کے خریدنے کا اقرار کیا اور وہ اوس کے قبضہ مین موجود ہے تو اوسمین شفعہ واجب ہوجائے گا اور وکیل اوسمین خصم ہوگا۔ عالمگیری۔

۱۲۴۲

مقالہ اگر بایع نے بیع کا اقرار کیا اور مشتری نے اپنے خریدنے کا اقرار کیا اور مبیعہ ہنوز بایع کے قبضہ مین موجود ہے تو شفیع کا حکم دیدیا جائے گا۔ کذا فی المحیط

۱۲۴۳

مقالہ اگر وکیل شفعہ نے بسبب شرکت کے حق شفعہ کرنے کا ارادہ کرکے اس طرح گواہ قایم کئے کہ اس وکیل کے فلان شخص موکل کا اس دار مبیعہ مین حصہ ہے اور گواہون نے اس حصہ کی مقدار بیان نکی تو وکیل کے طرف سے ایسے گواہ مقبول نہونگے اور نہ اوس کے نام حق شفعہ کا حکم ہوگا۔ عالمگیری و ذخیرہ۔

۱۲۴۴

مقالہ اگر شفیع نے حق شفعہ لینے کے واسطے ایک شخص کو وکیل کیا تو وکیل کا

یہ اختیار نہین ہے کہ دوسرے کو وکیل کر دے لیکن اگر موکل نے وکیل کو اس طرح اختیار دیا ہو کہ جو کچھ تو کرے وہ جایز ہے تو ہو سکتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۴۵ اگر کسی شخص کو کسی دار معین کا حق شفعہ طلب کرنے کے واسطے وکیل کیا تو وکیل مذکور کو سوائے اس دار کے دوسرے مقدمہ شفعہ مین خصومت نہین کر سکتا ہے کیونکہ وکالت مقید کرنے سے متقید ہو جاتی ہے اور اس صورت مین موکل نے جس دار کو معین کیا ہے اوسی کی خصومت کے ساتھہ وکالت کو مقید کر دیا ہے ہان اگر ہر حق شفعہ مین جو موکل کے واسطے واجب ہو اختیاری خصومت کرنے کا وکیل کیا ہو تو البتہ جایز ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۴۶ اگر کسی شخص کو اپنا شفعہ طلب کرنے کے واسطے وکیل کیا پھر وکیل آیا اور حال یہ تھا کہ دار مشفوعہ کی عمارت غرق ہو چکی تھی یا زمین مشفوعہ کے درخت جل چکے تھے پس وکیل نے پورے ثمن مین مع حق شفعہ لیلی مگر موکل راضی نہوا تو یہ لینا موکل کے ذمہ پڑیگا موکل اوس کو رد نہین کر سکتا ہے۔ کذا فی المبسوط و عالمگیری

فصل اہل کفر کے شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۲۴۷ اگر ایک نصرانی دوسرے نصرانی سے ایک دار بعوض مردار کے خریدا تو شفیع کے واسطے اوسمین حق شفعہ نہ ہوگا۔ عالمگیری

باب مرض مین شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۲۴۸ اگر مریض نے ایک دار ہزار درم کو خریدا حالانکہ اوسکی قیمت ایک ہزار درم ہے اور اوس کے سوائے اوس مریض کے پاس ہزار درم موجود ہین پہر مرگیا تو بیع جایز ہے اور شفیع کو اوسمین شفعہ کا استحقاق ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۴۹ اگر مریض نے ایک دار بعوض دو ہزار کے بیعادی اور اودہار فروخت کیا حالانکہ اوسکی قیمت تین ہزار درم ہے تو میعاد باطل ہوگی مگر مشتری کو اختیار دیا جائے گا چاہے بیع فسخ کردے یا فی الحال دو ہزار درم ادا کردے تاکہ وارثون کو انکا حق پورا ملے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۱۲۵۰ اگر مریض نے ایک دار تین ہزار درم کو ایک سال کے اودہار پر فروخت کیا حالانکہ اوسکی قیمت دو ہزار درم ہے پہر مرگیا تو بالاجماع یہ حکم ہے کہ ایک تہائی سے زیادہ مین اودہار کی میعاد باطل ہے۔ لیکن اسمین اختلاف ہے کہ بہ تہائی ثمن کے حساب مین معتبر ہو یا قیمت کی راہ سے معتبر ہوگی امام ابو یوسف کے نزدیک ثمن کے حساب مین اور امام محمدؒ کے نزدیک قیمت کے اعتبار سے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۵۱ اگر مریض نے کوئی دار اوس کی قیمت کے برابر دامون کو اپنے وارثون کے ہاتہہ فروخت کیا اور اوسکا شفیع کوئی اجنبی ہے تو اسکو شفعہ نہ ملیگا اسواسطے کہ مریض کا مرض الموت مین اپنا کوئی مال عین کسی وارث کے ہاتہہ فروخت کرنا اگرچہ اس مال عین کی قیمت کے برابر دامون کے عوض ہو تو امام اعظم کے نزدیک فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جایز ہے تو شفعہ بھی جایز ہوگا۔ ایضاً

باب قسمت کے بیان مین

مقالہ ۱۲۵۳ واضح ہو کہ بعض حصون کو بعض سے جدا اور ممیز کرنیکو قسمت کہتے ہین اور یہ قسمت معنی مبادلہ سے کبھی جدا نہین ہوتی ہے لیکن مکیلات اور موزونات وعددیات متقاربہ یعنے ذوات الامثال مین جدا و ممیز کرنیکے معنی اظہر اور ارجح ہوتے ہین کیونکہ دو شریکون مین سے جو کچھہ ایک شریک دوسرے سے لیتا ہے وہ مثل اسکے ہوتا ہے جو دوسرے کے پاس چھوڑ دیتا ہے پس اوسکا اپنے حق کے مثل وصول پانا مانند عین حق کے وصول پانیکے اقرار دیا گیا اسواسطے دونون مین سے ہر ایک کو اختیار ہوتا ہے کہ اپنا حصہ بغیر شریک کے رضامندی کے لے لے اور دونون مین سے جو شخص ستایا گیا وہ تقسیم کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور جو چیزین غیر مثلی ہین اون مین مبادلہ کے معنی ارجح اور اظہر ہوتے ہین پس حقیقتہ اور حکماً مبادلہ ہوتی ہے۔ کذا فی المحیط وعالمگیری

مقالہ ۱۲۵۴ (رکن) رکن قسمت وہ فعل ہے جس سے دو حصون مین جدائی اور تمیز حاصل ہو جیسے کیلی چیزون مین کیل اور وزنی چیزون مین وزن اور ذروع چیزون مین گز سے ناپنا اور عددیات مین گنتی۔ کذا فی النہایہ

مقالہ ۱۲۵۵ (شرط) شرط قسمت کی ایسی غیر مقسوم چیز ہو کہ قسمت سے اوس کے منفعت تبدیل اور فوت نہو جاوے۔ کذا فی المحیط وعالمگیری

۱۲۵۵ مقالہ حکم اوسکا یعنے قسمت کا معین کر دینا ہے ہر شریک کے حصہ کا علیحدہ علیحدہ
جبکہ یہ قاعدہ ثابت ہو چکا کہ مثلی مین اقرار غالب ہے اور قیمتی مین مبادلہ
تو شریک اپنا حصہ لے لے اپنے ساتھی شریک غائب ہونے سے اول مین۔ المحیط
۱۲۵۶ مقالہ قاعدہ کلیہ قسمت کیل اور موزونین یہ ہے کہ جب ایک شریک کا حصہ
ہلاک ہو گیا قبل قبض تو قسمت منقوض ہو گی اور ویسا حال ہو گا جیسا کہ
قسمت سے پہلے تھا اور اگر اوسکا حصہ تلف ہو گیا جس نے خود کیل اور
وزن کیا نہ دوسرے کا حصہ تو قسمت باقرار ہے۔ کذا فی عالمگیری عن ذخیرہ
۱۲۵۷ مقالہ اگر قسمت کرنے والا اجرت مثل پر مقرر کیا جاوے تو صحیح ہے اسلئے کہ
قسمت کرنا حقیقت مین قضا نہین تو قاسم کو اجرت لینا قسمت کرنے پر
جائز ہے اگرچہ قضا پر اجرت لینا جایز نہین۔ درالمختار
۱۲۵۸ مقالہ کیل کرنے والے اور وزن کرنے والے کی اجرت بقدر حصون کے ہے
باتفاق امام اور صاحبین کے۔ ایضاً
۱۲۵۹ مقالہ واجب ہے ہونا قاسم کا امانتدار اور امین اور متقی اور واقف کار قسمت مین
قسمت صحیح ہے سب شریکون کی رضامندی سے مگر جبکہ اونمین کوئی شریک
صغیر ہو یا مجنون ہو جسکی طرف سے کوئی نائب نہین یا کوئی شریک غائب
ہے اور اوسکا وکیل بھی کوئی نہین ہے تو قسمت مذکور صحیح نہین ہو گی
مگر قاضی یا غائب یا صغیر کی اجازت سے جبکہ وہ بالغ ہو جاوے یا اوسکے
ولی کی اجازت سے قسمت صحیح ہو گی۔ درالمختار
۱۲۶۰ مقالہ قسمت کیا جاوے وہ مال منقول جسکی میراث کا فیمابینہم شرکا دعوی کرتے ہین

یا اوسکی ملک مطلق کا دعوی کرتے ہین یا اوسکی خریداری کا دعوے کرتے ہین۔ کذا فی شرح الوقایہ اور در المختار

مقالہ ۱۲۶۱ قسمت کیا جاوے وہ مال غیر منقول جسکی خرید کا یا اوسکی ملک مطلق کا دعوی کرتے ہین۔ در المختار

مقالہ ۱۲۶۲ اور قسمت نہ ہوگی اگر دو شخصون نے دعوی کیا کہ غیر منقول اونکے ساتھ ہے یعنے انکے قبضہ مین ہے یہانتک کہ گواہ لاوین اوسپر کہ غیر منقول اونہین دونون کا مملوک ہے باتفاق امام اور صاحبین کے بقول اصح شاہدیہ بطریق اجارہ یا رعایت ہو۔ ایضًا

مقالہ ۱۲۶۳ اگر گواہ لائے مورث کی موت پر اور وارثون کی شمار پر اور عقار قبضے مین ہے اور وارثون مین صغیر حاضر ہے یا ایک کبیر وارث غائب ہی تو ورثہ حاضرین مین قسمت کیجاوے اور صغیر کے واسطے ایک شخص اوسکے حصہ کا قبض کرنیوالا مقرر کیا جاوے تاکہ اونکی حق تلفی نہو۔ ایضًا

مقالہ ۱۲۶۴ مال مشترک قسمت کیا جاوے ایک شریک کی طلب سے اگر شریک اپنے حصے سے نفع حاصل کرسکے قسمت کے بعد۔ ایضًا

مقالہ ۱۲۶۵ اگر چند گھر مشترک ہین یا ایک گھر اور زمین مشترک ہے یا ایک گھر اور دوکان مشترک ہین تو ہر ایک کی قسمت جدا جدا ہوگی ہر حال مین اگرچہ گھر وغیرہا باہم متصل ہون یا ایک شہر کے دو محلون مین ہون یا دو شہر و نہین ہون

مقالہ ۱۲۶۶ اور مشترک وغیرہا کی قسمت مجتمعہ نہوگی جبکہ وہ سب ایک شہر مین ہون یا نہ ہون اور صاحبین نے کہا کہ سب اشیاء مذکورہ اگر ایک ہی شہر مین

واقع ہون تو اوسمین قاضی کی تجویز کو دخل ہے اگر اشیاء مذکورہ دو شہرون مین ہون تو صاحبین کا قول امام محمد کے قول کے موافق یعنے قسمت مجتمعہ جائز نہین دو شہرون مین اور ایک شہر مین جائز ہے اگر قاضی اوسکو بہتر سمجھے والا جائز نہین۔ ایضاً

۱۲۶۷ مقالہ اور قاسم نقشہ بناوے کاغذ پر اوسکا جسکی قسمت کیا چاہتا ہے تاکہ وہ نقشہ قاضی کے سامنے کرے اور مقسوم کی قسمت کے حصون مین تعدیل اور تسویہ کرے۔ ایضاً

باب تقسیم سے رجوع کرنے اور قرعہ ڈالنے کے بیان مین

۱۲۶۸ مقالہ جاننا چاہیے کہ فقط تقسیم سے کوئی خاص حصہ کسی خاص شریک کی ملک نہین ہو جاتا ہے بلکہ اوس کے واسطے تقسیم کے بعد چار باتون سے کسی ایک پر رہنا ہوتا ہے یا حکم قاضی ہو یا قرعہ اوسکے نام پر نکلے یا شریک لوگ ایک وکیل مقرر کرین کہ وہ ہر ایک کو ایک حصہ لازم کردے یا تو قبضہ ہو جاوے۔ عالمگیری

۱۲۶۹ مقالہ اگر کوئی بعد تقسیم ہونیکے رجوع کرنا چاہے تو رجوع نہین کر سکتا ہے اسواسطے کہ قرعہ نکلنے کے بعد اور حصہ برآمد ہونے پر قسمت تمام ہوگئی ہے۔ عالمگیری

۱۲۷۰ مقالہ اگر شریک چار آدمی ہون تو جبتک تین آدمیون کے نام قرعہ برآمد نہو تب تک چارون مین سے ہر ایک مین سے ہر ایک کو تقسیم سے رجوع کرنے کا اختیار ہی رہیگا۔ کذا فی المحیط

۱۲۷۱ مقالہ اگر میراث مین اونٹ اور بکریان اور گاے مشترک ہون پس انہون نے آولون کو ایک حصہ کیا اور بکریان کا ایک حصہ اور گائے کا ایک حصہ پہر اسیطرح قرعہ ڈالا تو یہ جایز نہین - کذا فی المحیط

۱۲۷۲ مقالہ الحاصل یہ کہ نوع نوع کا جدا جدا کرنا جائز نہین ہر نوع ہر سہام پر تقسیم کیا جاوے - ایضاً

۱۲۷۳ مقالہ قرعہ تین طرح پر ہوتا ہے (ایک) اسواسطے کہ جس کے نام قرعہ نکلے اوس کا حق ثابت ہوجاوے اور دوسرے کا حق باطل ہوجاوے یہ باطل ہے (دوم) طیب خاطر کے واسطے قرعہ ڈالے اور یہ جائز ہے جیسے سفر مین اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالنا کہ جسکا نام نکلے اوسکو ساتھہ لیجاوے (سوم) اسواسطے کہ برابر حقدارون کو حق ملے تو ایسا قرعہ جائز ہے - کذا فی قاضیخان -

فصل تقسیم مین خیار ہونیکے بیان مین

۱۲۷۴ مقالہ تقسیم تین طرح پر ہے ایک (۱) ایسے تقسیم جسمین انکار کرنے والے پر جبر نہین کیا جاتا ہے جیسے اجناس مختلفہ کی تقسیم (دوم) دوسری وہ تقسیم جسمین انکار کرنے والے پر جبر کیا جاتا ہے جیسے مکیلات اور موزونات - اور تیسری ایسی تقسیم جسمین غبن مثلیات مین انکار کرنے والے پر جبر کیا جاتا ہے جیسے ایک قسم کے کپڑے اور خیارات تین قسم ہوتے ہین ایک خیار شرط دوسرا خیار عیب تیسرا خیار رویت پس اجناس مختلفہ کی تقسیم مین یہ سب

خیارات ثابت ہوتے ہین اور شلیات مثل ملگیات اور موزونات مین خیار عیب ثابت ہوتا اور خیار رویت اور خیار شرط ثابت نہین ہوتا ہے۔ عالمگیری

فصل ان لوگون کے بیان مین جو غیر کیطرف سے متولی تقسیم ہو سکتے ہین اور جو نہین ہو سکتے ہین

مقالہ ۱۲۷۵ اصل یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز کی بیع کا اختیار رکھتا ہے وہ اسکی تقسیم کا بھی اختیار رکھتا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۷۶ نابالغ کے طرف سے اس کے باپ کی تقسیم ہر چیز مین جائز ہے بشرطیکہ اوسمین غبن فاحش نہ ہو اور باپ کے مرنیکے بعد اوسکا وصی بھی باپ کا قائم مقام ہوتا ہے اور اگر باپ کا وصی موجود نہ ہو تو دادا کا یہی حکم ہے اور مان نے جو ترکہ چھوڑا ہے اوسمین سوائے عقار کے باقی چیزون کا تقسیم کرنا مان کے وصی کے فعل سے جائز ہے بشرطیکہ اولیا مذکورہ بالا مین سے کوئی موجود نہون کیونکہ مان کا وصی اوسکی مان کے قائم مقام ہے اور مان کا تصرف کرنا ایسی چیزون مین جو اوس کے نابالغ فرزند کی ملک ہے سوائے عقار کے باقی بطور بیع کے صحیح ہے پس ایسے ہی بطور قسمت کے بھی صحیح اور مان اور بہائی اور چچا کا تقسیم کرنا اور شوہر کا اپنے نابالغہ جورو کے طرف سے تقسیم کرنا صحیح نہین ہے۔ کذا فی قاضیخان

فصل تقسیم مین غلطی واقع ہونے کے بیان مین

مقالہ ۱۲۷۷ مثلاً تقسیم مین غبن واقع ہونے کا دعوی کیا پس اگر غبن یسیر ہے تو دعوی مسموع نہ ہوگا اور اگر غبن فاحش ہے اگر یہ تقسیم بحکم قضا ہو نہ بتراضی تو بالاتفاق اوس کے گواہ مسموع ہونگے اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

باب اول مزارعت کے مشروع ہونے اور اوس کے تفسیر اور رکن اور شرائط جواز اور حکم کے بیان مین

مقالہ ۱۲۷۸ مزارعت کے مشروع ہونے مین اختلاف ہے امام اعظم کے نزدیک عقد مزارعت فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور لوگونکے حاجت کی وجہ سے فتوی صاحبین کے قول پر ہے۔

مقالہ ۱۲۷۹ (تعریف) تفسیر شرعی یہ ہے کہ کسیقدر حاصلات دینے پر عقد زراعت قرار دینے کو مزارعت کہتے ہین اور یہ عقد بعض حاصلات پر زمین کو کاشتکار کا اجارہ لینا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۸۰ (رکن) رکن مزارعت ایجاب اور قبول ہے یعنے زمیندار کاشتکار سے یون کہے کہ مین نے یہ زمین اسقدر حاصلات پر تجھے کاشت کے واسطے دی اور کاشتکار کہے کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہون یا ایسی کوئی بات کہے جس سے یہ معنی پایا جاوے پس جب ایجاب اور قبول

پایگیا تو دونون کے درمیان عقد مزارعت پورا ہوجائیگا۔ عالمگیری

۱۲۸۱ مقالہ (شرائط) شرایط مزارعت دو طرح پر ہین ایک وہ شرائط جو مزارعت جائز رکھنے والے امام کے قول کے موافق مصحح عقد مزارعت ہین اور دوسرے وہ شرایط ہین جو مفسد عقد مزارعت ہین پھر شرایط مصحح کے چند قسمت ہین کہ بعضے شرایط مصحح مزارع کی جانب راجع ہوتے ہین اور بعضے آلات مزارعت کے طرف اور بعضے مزروع کے طرف اور بعضے کھیتی کی حاصلات کے طرف اور بعضے مزروع فیہ کی طرف اور بعضے مدت مزارعت کی طرف راجع ہوتے ہین جو شرایط مصحح کہ مزارع کی طرف راجع ہین وہ دو ہین اول یہ کہ مزارع شخص عاقل ہو نابالغ نہو جو اوسکو جانتا نہو یعنے زراعت کو بلوغ صحت مزارعت کے واسطے شرط نہین ہے اور امام صاحب کے نزدیک یہ شرط ہے کہ مزارع مرتد نہو اور صاحبین کے نزدیک جواز مزارعت کے واسطے یہ شرط نہین ہے اور مرتد کی مزارعت فی الحال نافذ ہوتی ہے۔

۱۲۸۲ مقالہ اگر کاشتکار سے زمیندار نے کہدیا کہ زمین مین جو تیراجی چاہے کاشت کرنا تو جائز ہے اور کاشتکار کو اختیار ہوگا جو چاہے بوے۔ عالم وبدائع

۱۲۸۳ مقالہ شرط ہے مدت کا ذکر کرنا وہ مدت جو مزارعین مین معروف اور مروج ہے یعنے ایک سال یا دو سال تو عقد فاسد ہوگا اس کمتر مدت سے جسمین زراعت نہین ہوسکتی اور اوس مدت طویل سے کہ وہان تک احد العاقدین غالبًا نہین زندہ رہتے۔ درالمختار وعالمگیری

۱۲۸۴ مقالہ اور بعضون نے کہا کہ ہمارے ملک مین زراعت بدون بیان کرنیکے بھی صحیح ہے اور عقد واقع ہوگا پہلے ایک زراعت پر اور اسی قول کا فتوی ہے۔ کذا فی در المختار

۱۲۸۵ مقالہ بیان جنس تخم شرط ہے اسواسطے کہ عامل کی اجرت اسی سے ہوگی اور جنس اجرت کا بیان کرنا ضرور ہے۔ کذا فی الذیلعی

۱۲۸۶ مقالہ مزارعت صحیح ہے شرکت فی الخارج کے شرط سے یعنے جو غلہ پیدا ہو اسمین دونون کی شراکت ضرور ہے تو اگر یہ شرط ہو کہ غلہ ایک ہی شخص کا ہو تو صحیح نہین ہے۔ عالمگیری

۱۲۸۷ مقالہ اگر بھوسا شرط ہوا ایک کے واسطے اور دانہ دوسرے کے واسطے تو اس شرط سے مزارعت باطل ہوگی بسبب قطع ہوجانے شرکت کے اسمین جو مقصود زراعت ہے۔ در المختار

۱۲۸۸ مقالہ اگر دانہ اور بھوسے کی تنصیف شرط ہو صاحب تخم کے سوا اور شخص کیواسطے تو مزارعت باطل ہے۔ ایضاً

۱۲۸۹ مقالہ اگر بھوسا نصفا نصف شرط ہو دونون مین اور دانہ شرط ہوا ایک شخص کے واسطے تو مزارعت باطل ہے بسبب قطع ہوجانے شرکت کے مقصود مین سے ایضاً

۱۲۹۰ مقالہ اگر یہ شرط ہو کہ دانہ تو دونون مین نصفا نصف ہو اور بھوسا فقط صاحب تخم کا ہو یا بھوسا کا کچھ تعرض نہو تو مزارعت صحیح ہے۔ ایضاً

۱۲۹۱ مقالہ اور اسیطرح مزارعت صحیح ہے اگر زمین اور بیج زید کا ہو اور بیل اور عمل

دوسرے کا ہو یا زمین زید کی اور باقی تین چیزین یعنے بیل اور بیج اور عمل
دوسرے کا ہو یا عمل زید کا ہو اور باقی تین چیزین یعنے زمین اور بیج اور بیل
دوسرے کا ہو تو یہ تین صورتین جائز ہین - ایضاً

۱۲۹۲ مقالہ مزارعت باطل ہے چار صورتون مین اگر زمین اور بیل زید کے ہون یا
بیل اور بیج اوسکا اور باقی دو چیزین دوسرے کی ہون یا بیل یا بیج زید کا ہو
اور باقی دوسرے کا ہو تو یہ صورتین باعتبار تقسیم عقلی کے سات وجہ پر ہین
اسواسطے کہ ارکان اربعہ زمین اور بیج اور بیل اور عمل مین سے المنتقی قدرتین
کے طرف سے ایک ہو اور باقی تین دوسرے کی طرف سے تو یہ چار صورتین
ہین اور جبکہ ایک طرف سے دو ہون اور دوسرے کے طرف بھی دو ہون
تو یہ تین ہین اور جبکہ داخل ہو تیسرا شخص یا زیادہ حصہ مقرر کرکے تو مزارعت
فاسد ہوگی - ایضاً

۱۲۹۳ مقالہ اور جبکہ مزارعت صحیح ہوگئی تو جو غلہ پیدا ہو وہ شرط کے موافق تقسیم ہوگا ایضاً
اور جبر کیجاوے مزارعت قائم رکھنے کی اس شخص پر جو انکار کرتا ہے
مگر صاحب تخم پر جبر نہ ہوگا - کذا فی الدرر -

۱۲۹۴ مقالہ اگر مزارعت فاسدہ مین کچھ پیدا نہ ہو تو اگر بیج عامل کے طرف سے ہو تو
تو دیسی زمین اور بیل کی اجرت اوسپر واجب ہوگی اور اگر بیج مالک
زمین کے طرف سے ہو تو اسپر ویسے عامل کی اجرت لازم ہوگی - ایضاً

۱۲۹۵ مقالہ اگر زمین کا مالک مزارعت کے جاری رکھنے سے باز رہے اور حالانکہ
عامل نے زمین مین جوتائی کی ہے تو قاضی کے حکم مین اوسکے واسطے

کچھہ نہین اجرت اسکے جوتنے کی اسواسطے کہ منافع کی قیمت نہین ہوتی اور دیانت مین اوسکو راضی کرنا چاہیئے تو یہ فتوی دیا جاوے کہ زمین کے عامل کی اجرت مثل ادا کرنے سبب فریب کھانے کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۶ اگر مزارعت کی مدت گذر جاوے کہیت کی پختگی سے پہلے تو عامل کہیت کے پختہ ہونے تک اجرت واجب ہے بقدر اوس کے حصے کے زمین سے چنانچہ اجارہ مین اجرت واجب ہوتی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۹۷ واضح ہو کہ کہیت کا خرچ مطلقاً بعد گذر جانے مدت مزارعت کے دونون پر ہے بقدر اونکے حصون کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۸ اگر مالک مرگیا پہلے بیج ڈالنے کے تو عقد باطل ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۹ صحیح ہے شرط کرلینا عمل کا چنانچہ کہیت کاٹنا اور باٹنا اور غلہ کو بھوسے سے صاف کرنا ابو یوسف کے نزدیک بسبب رواج اور عرف کے اور یہی قول اصح ہے اوسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

باب رہن مین مزارعت و معاملہ کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۳۰۰ اگر ایک شخص نے اپنی زمین و باغ رہن کیا اور مرتہن کو سپرد کرنیکے بعد مرتہن سے کہا کہ اوسکو پانی دے اور باغ کی حفاظت کر بدین شرط کہ جو کچھہ حاصلات ہو وہ نصفا نصف ہوگی اور مرتہن نے اسکو قبول کیا تو عقد معاملہ فاسدہ ہے اور مرتہن کو جو محنت کی یا حفاظت کی اوسکا اجر ملیگا اور حفاظت کرنے کا کچھہ نہین ملیگا اور جو کچھہ پیدا ہوگا وہ رہن ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۹ اسی طرح اگر کھیتی بوئی زمین رہن کی مگر ہنوز ساگا نہ تھی تو بھی یہی حکم ہے۔ عالم
مقالہ ۱۳۰ اگر کوئی زمین قابل زراعت خالی کھیت رہن ہوا ور راہن نے اوسکو
مزارعت پر دیا اور مرتہن نے قبول کیا اور بیچ مرتہن کے طرف سے
ہے تو مزارعت جائز ہے اور جو حاصلات ہووہ موافق شرط کے
تقسیم ہوگی اور زمین مذکور رہن سے نکل جاوے گی اور بدون تجدید
رہن کے رہن کے طرف عود نکرے گی اور اگر بیچ راہن کے طرف سے
ہو تو مرتہن کو اختیار ہوگا بعد زراعت کے اوسکو رہن مین کرلے۔ عالمگیری

باب معاملہ کی تفسیر اور شرائط اور احکام کے بیان مین

مقالہ ۱۳۱ معاملہ کی تفسیر یہ ہے کہ معاملہ عبارت ہے کام کے اوپر بعوض بعض
حاصلات کے عقد قرار دینے سے منع تمام شرط جواز معاملہ کے اور
معاملہ کے واسطے چند شرطین ہین۔ ازانجملہ یہ ہے کہ عاقدین معاملہ دونون
عاقل ہون پس جو شخص عقد معاملہ کو نہ سمجھتا ہو اوسکا عقد جائز نہوگا
اور بالغ ہونا شرط نہین ہے۔ عالمگیری
مقالہ ۱۳۲ اگر کوئی زمین دیکر اوسمین رطب کی کاشت کرے یا ایسی زمین دے جسمین
اصول رطب باقی ہین اور مدت بیان نکی پس ایسی شے ہو کہ اوسکے
جمنے و کاٹنے کی ابتدا اور انتہا کا وقت معلوم نہ ہو تو معاملہ فاسد ہوگا
اور اگر اوس کے کاٹنے کا وقت معلوم ہو تو معاملہ جائز ہے اور پہلے
کٹائی جو واقع ہو اسی پر مدت کی انتہا قرار دیجائے گی جیسے پہلدار

درختون مین ہوتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۰۵ شرایط مفسدہ کے چند انواع ہین از انجملہ یہ کہ تمام حاصلات دونون مین سے ایک کے واسطے مشروط ہو پس یہ شرط مفسد عقد ہے از انجملہ یہ کہ دونون مین سے ایک کے واسطے کسیقدر قفیز معلومہ مشروط ہون۔ از انجملہ یہ کہ مالک زمین کے ذمہ کام مشروط ہو۔ از انجملہ یہ کہ حاصلات تقسیم ہونیکے بعد اوسکا اوٹھالانا اور حفاظت کرنا شرط کیا گیا ہو۔ از انجملہ یہ کہ جسمین عامل کا کام بعقد معاملہ قرار دیا گیا ہے اسمین معاملہ پر دینے والا شرکت رکھتا ہو تو معاملہ فاسد ہے۔ عالمگیری

فصل

مقالہ ۱۳۰۶ اگر درختون و باغہائے انگور مین بعض پہلون کے عوض معاملہ قرار دیا تو امام اعظم کے نزدیک فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ مدت معلوم ہو اخیر وشاع مثل ثلث یا ربع کے اور فتوے صاحبین کے قول پہ ہے۔ عالمگیری

باب احیاء اموات زمین کے بیان مین

مقالہ ۱۳۰۷ ارض موات اوس زمین کو کہتے ہین جو آبادی شہر وغیرہ سے باہر ہو خاص کسی کی ملک نہ ہو اور نہ اوسمین کسی کا حق خاص متعلق ہو۔ پس جو زمین داخل آبادی ہو وہ بالکل موات نہ ہوگی اور اسی طرح جو بلدہ سے

خارج ہو لیکن بلدہ کے مرافق مین سے ہے مثلاً آبادی کے لوگ وہان
سے لکڑیان لاتے ہین یا اونکی چراگاہ ہے وہ بھی موات نہوگی یہانتک
امام المسلمین کو یہ اختیار نہین کہ یہ قطعات زمین کسیکو عطا کرے۔

۱۳۰۸ مقالہ اس طرح جس زمین سے نمک یا مثل اور چیزین نکلتی ہین جس سے مسلمان
بے پروا نہین ہوسکتے ہین یعنے جس کے اہل اسلام حاجتمند ہین وہ بھی
اموات نہین یہانتک کہ امام کو اختیار نہین کہ یہ زمین کسی کو دے
ایک قطعہ کرکے۔ عالمگیری

۱۳۰۹ مقالہ فایدہ موات زمین سے مراد یہان پر ویران ہے ہر چیز کی حیات اوسکے
مناسب اور لائق ہوتی ہے زمین مردہ کا زندہ کرنا عمارت بنانے سے
ہوتا یا درخت لگانے سے یا جوتنے سے۔ عالمگیری درالمختار

۱۳۱۰ مقالہ امام محمدؒ نے اہل قریہ کی عدم احتیاج کو اوس زمین کے طرف معتبر کیا ہے
یعنے موات وہ زمین غیر مملوکہ ہے جس سے اہل قریہ منتفع نہوتے ہون
خواہ قریب ہو خواہ بعید اور یہی قول ہے امام ثلاثہ کا مین کہتا ہون
اور یہی ظاہر الروایت ہے اور اسیکا فتوی ہے۔ فتوی کبری درالمختار

۱۳۱۱ مقالہ قاضی خان مین صحیح تر قول موات مین وہ ہے کہ اگر منتہائی آبادی مین
آدمی کھڑا ہو کر بلند آواز سے چلاوے تو جہان آواز نہ پہونچے وہ موات
ہے اور جہانتک آواز پہونچے وہ آبادی کے لواحق سے ہے

۱۳۱۲ مقالہ کہ وہان تک مواشی چرانے وغیرہ کی اہل قریہ کو حاجت ہوتی ہے۔
احیاء موات سے مسلم مالک اوسکا ہوجاتا ہے اگر امام نے اوس کو آباد

کرنے مین حکم دیا ہو اور صاحبین نے کہا کہ اوسکا مالک ہوجاتا ہے
بدون اوس کے حکم کے بھی اور فتوی صاحبین کے قول پر ہی درالمختار
مقالہ ۱۳۱۳ اشتراط اذن - امام اور عدم اشتراط اوسوقت ہے جبکہ وہ مسلم ہو
اور اگر آباد کرنے والا ذمی ہو تو بادشاہ اسلام کا اذن باتفاق امام اور
صاحبین کی شرط ہے - ایضاً
مقالہ ۱۳۱۴ اگر آباد کرنے والے نے زمین کو چھوڑ دیا آباد کرکے بعد اور غیر شخص نے
اوسکو بویا تو پہلا شخص اوسکا زیادہ تر حقدار ہے صحیح تر قول مین - ایضاً
مقالہ ۱۳۱۵ جس نے روک رکھا زمین کو بدون تصرف کے وہان سے منع کردیا
پتھر وغیرہ کی نشانی رکھکے پھر اوسکو چھوڑ دیا تین برس تک تو وہ
زمین غیر شخص کو دیجاوے آبادی کے واسطے اور تین سال سے
پہلے وہی شخص نشانی رکھنے والا زیادہ تر اوسکا حقدار ہے اگرچہ وہ
اوسکا مالک نہین ہوگیا اسواسطے کہ آدمی اوسکا مالک ہوتا ہے
آبادی اور تعمیر سے نہ روک ڈالنے سے - ایضاً
مقالہ ۱۳۱۶ اگر ویران زمین کو جوتا یا اوسپر بان باندھا سیلاب روکنے کو یا اوس کے
واسطے نہر کھودی یا اوسمین بیج ڈالا تو وہ اوسکا زندہ کرنا اور آباد کرنا ہے ایضاً
مقالہ ۱۳۱۷ اگر کسی شخص نے ویران زمین کو آباد کیا بعد کو ترک کردیا اور دوسرے
شخص نے اوسکی زراعت کی تو بعض نے کہا کہ دوسرا شخص اوسکا
مستحق ہوا اور اصح یہی کہ پہلا ہی اوسکا مستحق ہے - عالمگیری
مقالہ ۱۳۱۸ اگر نصف زمین سے زیادہ زندہ کیا تو پوری زمین کا زندہ کرنے والا

قرار دیا جاوے گا اور اگر نصف زمین زندہ کیا تو اوسکو اوسی قدر ملیگی
جسقدر اوس نے زندہ کی ہے باقی نہین ملیگی امام کے نزدیک کذا فی المحیط

۱۳۱۹ مقالہ اگر زمین غرق ہوکر منجمد ہوگئی پھر اوسمین سے پانی جاتا رہا یا کسی اور وجہ
سے خراب ہوگئی پھر ایک شخص آیا اور اوس نے اوس زمین کی تعمیر
کی تو بعض نے کہا کہ یہ زمین مالک قدیم کی ہوگی اور یہی اصح ہے۔ عالم

۱۳۲۰ مقالہ **فصل** واضح ہو کہ زمین زندہ کے حقین دو حکم ہوتے ہین ایک
حکم حریم دوم حکم وظیفہ پس حکم حریم مین دو طرح کا بیان ہے اول اصل
حریم کا بیان دوم مقدار حریم کا بیان پس اسمین کچھ اختلاف نہین ہے
کہ جس نے زمین موات مین کنوان کھودا اوس کنوین کے واسطے
اصل حریم ضرور ہے یہانتک کہ اگر دوسرے شخص نے اوس کے حریم مین
کنوان کھودنا چاہا تو اوسکو اختیار ہوگا کہ اوسکو منع کرے اسی طرح چشمہ
کے واسطے بالاجماع حریم ہے اب رہا مقدار حریم کا بیان چشمہ کے
حریم کی مقدار بالاجماع پانچ سو گز ہے۔ کذا فی الدرائع

۱۳۲۱ مقالہ پھر بعض نے کہا کہ یہ پانچ سو گز ہر طرف سے ہین اور اصح یہ ہے
کہ ہر طرح سے پانچ سو گز مراد ہے اور گز سے گز کسر موجوجہ مٹھی کا ہوتا
ہے مراد ہے۔ عالمگیری عن تبیین

۱۳۲۲ مقالہ جو کنوان کہ جس سے جانورون کو پانی پلاکر اوس کے گرد آرام دیتے
ہین اوسکا حریم چالیس گز ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر طرف چالیس گز
ہوتا ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۲۴ اگر کسی شخص نے ویران زمین مین نہر بنائی تو بعض نے فرمایا کہ امام اعظم کے نزدیک اوس کے واسطے حریم کا مستحق نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک مستحق ہوگا اور صحیح یہ ہے کہ بالاجماع اوس کے واسطے حریم کا مستحق ہوگا ابو یوسف کے نزدیک نہر کا حریم دو طرف اوس کے عرض کا نصف ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

بیان حکم وظیفہ

مقالہ ۱۳۲۵ اگر مسلمان نے ویران زمین کو آباد کیا تو امام ابو یوسف کے نزدیک اگر اوس نے عشری کی ماتحت آباد کیا ہے تو یہ عشری ہوگی اور اگر خراجی زمین کے ماتحت مین آباد کیا ہے تو یہ خراجی ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۲۶ اگر ویران زمین کو کسی ذمی نے آباد کیا ہے تو ہر طرح خراجی ہوگی بالاجماع۔ عالمگیری

فصل نہرون کے بیان مین

مقالہ ۱۳۲۷ مین طرح کی نہرین ہوا کرتی ہین بعضے ایسی نہرین ہین جنکا اوگارنا سلطان کے ذمہ ہے اور بعض ایسی ہین کہ اونکا اگارنا نہرون والونکے ذمہ ہے اسی طرح اگر وہ انکار کرین تو ان پر جبر کیا جائیگا اور بعض ایسی ہین کہ اونکا اوگارنا اہل نہر کے ذمہ ہے لیکن اگر وہ لوگ انکار کرین تو مجبور نکئے جاوین گے پس (اول) جنکا اگارنا سلطان کے ذمہ ہے

وہ نہرین ہین جو بڑی بڑی ہین اور قاسم مین داخل نہین جیسے دریا اگر ان نہرون مین اگار نے کی ضرورت ہو تو اگار نا اوس کے کنارے کی جانب ہے اور ان کی درستی سلطان کے ذمہ ہوگی تو ان دریاؤن مین سے کوئی نہر کا ٹکڑا اپنی زمین کو لیجاوے تو اوسکو اختیار ہوگا بشرطیکہ عام کو اس سے ضرر نہ ہو مثل غرق کے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۲۷ (دوم) جنکا اگار نا اہل نہر پر واجب ہے اگر وہ انکار کرین تو اوسپر جبر کیا جائیگا اور ان پرگاؤن آباد ہین اسواسطے اوسکا ضرر عام اور کسی کو اختیار نہین ہے کہ ایسی نہر مین سے اپنے واسطے نہر کا ٹکڑا لیجاوے خواہ یہ اہل نہر کے حق مضر ہو یا نہ ہو اور ایسی نہر کے پانی مین استحقاق شفعہ نہین ہے۔ عالمگیری

باب رہن کے احکام کے بیان مین

مقالہ ۱۳۲۸ واضح ہو کہ شرع مین کسی چیز کو ایسے حق کے عوض کر دکر دینا جسکا وصول پانا اوس چیز سے ممکن ہو اوسکو رہن کہتے ہین۔

مقالہ ۱۳۲۹ (لغت) مین عبارت ہے جس شے سے یعنے چیز کے روکنے اور بند کرنیسے خواہ وہ چیز مال ہو یا غیر مال۔

مقالہ ۱۳۳۰ (رکن) رہن کا رکن ایجاب اور قبول ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ راہن کہے کہ مین نے یہ چیز بعوض اوس دین کے جو تیرے مجھپر آتی ہے رہن دی یا کہے کہ یہ چیز تیری دین کے عوض رہن ہے یا اور الفاظ جو اس کے قایم مقام ہون کہے۔

۱۳۳۱ مقالہ اور مرتہن کہے کہ مین نے رہن کرلی یا مین نے قبول کیا یا مین راضی ہون یا اور الفاظ جو اس کے قایم مقام ہون کہے۔ عالمگیری

۱۳۳۲ مقالہ لفظ رہن شرط نہین یہانتک اگر کوئی چیز بعوض رہمون کے خریدی پھر مشتری یا بائع کو ایک تہان دیا اور کہا کہ اوسکو تو اپنے قبضہ مین رکھہ یہانتک کہ مین تجھے اسکا ثمن دیدون تو یہ تہان رہن ہوگا۔ کذا فی البدائع

۱۳۳۳ مقالہ (شروط) شروط رہن کے چند انواع ہین۔ بعضے نفس رہن کے طرف راجع ہین وہ یہ کہ رہن معلق بشرط نہو اور نہ کسی وقت کے طرف مضاف ہو اور بعضے راہن و مرتہن کے طرف راجع ہین۔

۱۳۳۴ مقالہ ان دونون کا عاقل ہونا شرط ہے یہانتک کہ مجنون اور نابالغ لڑکے کا جو عاقل نہو رہن کرنا اور رہن لینا صحیح نہین ہے اور بالغ ہونا شرط نہین اور آزاد ہونا بھی شرط نہین ہے۔

۱۳۳۵ مقالہ جو شرطین کہ مرہون کے طرف راجع ہین وہ چند انواع ہین از انجملہ کہ محل قابل بیع ہو یعنے وقت رہن کے موجود ہو مال مطلق قیمت دار مملوک ہو مقدور التسلیم ہو۔ عالمگیری

۱۳۳۶ مقالہ جو چیز کہ وقت رہن کے موجود نہ ہو یعنے معدوم ہو اوس کا رہن رکھنا جائز نہین۔ عالمگیری

۱۳۳۷ مقالہ جس چیز مین وجود اور عدم دونون کا احتمال ہو جیسے کہا کہ پہل اس سال میرے باغ مین آوین یا مثل اسکے تو جائز نہین۔ عالمگیری

۱۳۳۸ مقالہ مال مدار کار رہن رکھنا جائز نہین۔ ایضاً

۱۳۳۹

مقالہ مرتہن کو جائز ہے اپنا دین طلب کرنا اوس کے راہن سے اور اوس کو اختیار ہے راہن کے حبس کرنے کا دین کے سبب سے اسواسطے کہ حبس کی تاریخ کا بدلا ہے یعنے باوجود قبض مرہون کے دین کا تقاضا کرنا اور راہن کو سرعت ادائی دین کے واسطے محبوس کرنا مرتہن کو جائز ہے۔ درالمختار

۱۳۴۰ مقالہ مرتہن کو جائز ہے محبوس کرنا مرہون کا عقد رہن کے فسخ ہوجانیکے بعد یہانتک کہ وہ اپنا دین پاوے یا دین کو معاف کردے۔ ایضاً درالمختار والزیلعی

۱۳۴۱ مقالہ اگر مرتہن نے مرہون سے فائدہ حاصل کیا قبل از اذن راہن کے تو وہ مستعدی ہوگیا اور راہن باطل نہوگا اوسکی تعدی سے۔ ایضاً درالمختار

فصل ان صورتون بیان مین جن سے رہن واقع ہوجاتا ہے اور جن سے نہین واقع ہوتا ہے

۱۳۴۲ مقالہ ایک شخص نے ایک بیت غزیل اور بایع سے کہا کہ یہ کپڑا رہنے دے یہان تک کہ مین تجھہ ثمن دیدون تو ہمارے اصحاب ثلثہ امام اعظم اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک یہ رہن ہے۔ عالمگیری وخلاصہ

۱۳۴۳ مقالہ زید نے عمرو کو کپڑا دیا اور کہا کہ اوسکو رہنے دے یا کہا کہ اسکو رہن رکھلے یہانتک کہ مین تجھے تیرا مال دیدون تو بالاجماع رہن ہوگا۔ کذا فی المحیط جائز نہین رہن رکھنا اوس پھل کا جو درخت پر ہے بدون درخت کے اور نہ زمین کی زراعت یا درخت یا عمارت کا بدون زمین کے۔

۱۳۴۴ مقالہ قاعدہ کلیہ ان مسائل مین یہ ہے کہ جب مرہون منفصل ہو غیر مرہون سے باعتبار پیدایش کے تو رہن جائز نہوگی بسبب ممتنع ہونے قبض مرہون کے فقط۔ کذا فی الدرر

۱۳۴۵ مقالہ اگر رہن کیا درختون کو انکے مواضع کے ساتھہ یا گہر رہن کیا اوس کے ساتھہ جو اسکے اندر ہے تو جائز ہے۔ درالمختار

فصل جس کے عوض رہن جائز ہوتا ہی اور جس کے عوض جائز نہین ہوتا اوس کے بیان مین

۱۳۴۶ مقالہ جاننا چاہئے کہ رہن جبھی صحیح ہوتا ہے کہ جب قرضہ واجب ہو یا اوس کے واجب ہونے کا سبب موجود ہو جیسے اجرت واجب ہونے کے پہلے اجرت کے عوض رہن دیا تو صحیح ہے۔ عالمگیری

۱۳۴۷ مقالہ ایک شخص نے دوسرے پر ہزار درم کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے اس سے انکار کیا پہر مدعا علیہ نے اوس سے اس دعوی سے پانچ سو درم پر صلح کی اور دراہم صلح کے عوض اوسکو پانچ سو درم قیمت کا مال رہن دیا اور وہ مرتہن کے پاس تلف ہوگیا پہر دونون نے راستی کے ساتھہ اس امر پر اتفاق کیا کہ قرضہ کچھہ نہ تھا تو مرتہن پر راہن کے واسطے مال مرہون کی قیمت پانچسو درم واجب ہونگی۔ عالمگیری

فصل جسکا رہن جائز ہی اور جسکا رہن جائز نہین ہی

جس چیز کی بیع جائز ہے اوس کی رہن بھی جائز ہے اور جسکی بیع جائز نہین
اوس کی رہن بھی جائز نہین۔ عالمگیری وتہذیب

مقالہ ۱۳۴۸ اگر کوئی زمین رہن کی اور مرتہن نے اوسپر قبضہ کرلیا پہر زمین مذکور مین سے
کسیقدر زمین پر کسی مدعی نے اپنا استحقاق ثابت کیا پس اگر غیر معین
ٹکڑے پر استحقاق ثابت کیا ہو تو باقی کا رہن باطل ہوجائے گا اور اگر
معین ٹکڑے پر استحقاق ثابت کیا ہو تو باقی کا رہن جائز رہے گا
اور مرتہن کو باقی کی بابت خیار حاصل نہوگا اور دوسرے مال کے رہن
کردینے کے مطالبہ کا اختیار اوسکو حاصل ہوگا بلکہ جسقدر زمین باقی
رہی وہ پورے قرضہ کے عوض رہن رہے گی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۳۴۹ اگر دو شخصون نے تیسرے شخص سے جسپر ان دونون کا قرضہ آتا ہے
کچھ مال رہن لیا اور وہ دونون باہم شریک ہین یا اُن دونون مین شرکت نہین ہے تو جائز ہے
بشرطیکہ دونون نے قبول کیا ہو اور اگر ایک نے بدون دوسرے
کے قبول کیا ہو تو صحیح نہین ہے اور اگر دونون مرتہنون نے قبول کیا
پہر راہن نے دونون مین سے ایک کا قرضہ ادا کردیا تو اوسکو یہ اختیار
نہوگا کہ نصف مال مرہون واپس کرلے۔ کذا فی قاضیخان

مقالہ ۱۳۵۰ اگر دس قطعہ زمین رہن کی پہر ظاہر ہوا کہ اونمین سے ایک ٹکڑا وقف ہے
اور مشاع غیر مقسوم ہے تو باقی کا رہن صحیح ہوگا۔ ایضاً عالمگیری

مقالہ ۱۳۵۱ اگر دو بکریان بعوض تیس درم کے ایک بعوض بیس کے دوسری بعوض
دس کے رہن کی اور یہ تعین نکی کہ کون بعوض دس کے اور کون بعوض بیس کے ہے

توجائز نہین ہے اسواسطے کہ بکری تلف ہوجانے کیوقت دونون مین نزاع
واقع ہوگا کیونکہ جب بکری تلف ہوگئی تو یہ معلوم نہ ہوگا کہ قرضہ مین سے
کسقدر اوس کے مقابلہ مین ساقط ہوا اور اگر بیان کے ساتھہ تعیین
کردی ہو تو جو بکری تلف ہوگئی اوس کے مقابلہ مین جسقدر معین کیا تھا
اسقدر ساقط ہوجائیگا۔ کذا فی المحیط

۱۳۵۳ مقالہ قرضہ کے عوض جانور یعنے حیوان مملوک کا رہن کرنا جائز ہے مگر بعض
علما نے اوسمین خلاف کیا ہے۔ عالمگیری

۱۳۵۴ مقالہ ایک شخص نے اپنا دار رہن کیا اور اوسمین ایک دیوار مشترک ہے تو صحیح
نہین ہے اگر دیوار مشترک کو مستثنے کرلیا تو صحیح ہے لیکن اگر دیوار مشترک
کے ساتھہ اوس کی کوئی دیوار ہو تو صحیح نہوگا۔ عالمگیری

۱۳۵۴ مقالہ اگر گھوڑے پر پڑی ہوئی زین یا اوس کے منہہ مین لگام دی ہوئی یا
اوس کے گلے مین رسی بندہے ہوئی رہن کی اور مرتہن کو سپرد
کیا تو یہ رہن پورا نہوگا یہانتک کہ گھوڑے سے جدا کرکے مرتہن
کے سپرد کرے۔ عالمگیری

۱۳۵۵ مقالہ رہن صحیح ہے بمقابلہ دین موعود کے اس طرح کہ راہن نے کوئی چیز گرو
رکہی تاکہ مرتہن اوسکو قرض دے اسقدر مثلاً ایک ہزار اگر مرتہن نے
اوسکو بعض دیا مثلاً نصف تو اسپر جبر نہین۔ کذا فی اشباہ و در المختار

۱۳۵۶ مقالہ صحیح ہے رہن سلم کے راس المال کے بدلے اور صرف کے ثمن اور
سلم فیہ کے بدلے۔ در المختار

۱۳۵۷

مقالہ اگر عاقدین مجلس عقد سے جدا ہو گئے نقد نے راس المال یا بدل صرف سے پہلے اور مرہون کے ہلاک ہو جانے سے پہلے تو سلم اور صرف باطل ہو گئی وجہ بطلان کی راس المال اور بدل صرف مین قبض شرط ہے اور یہان قبض حقیقی اور حکمی دونون فوت ہو گئے۔ ایضاً

۱۳۵۸

مقالہ اگر دو شخصون نے ایک شخص کے پاس ایک چیز رہن رکھی عوض اوس دین کے جو دونون پر ہے تو رہن صحیح ہوگا بعوض تمام دین کے اور مرتہن مرہون کو اپنے پاس رکھے گا تمام دین کے حاصل ہونے تک کذا فی الدر المختار

باب ایسے رہن کے بیان مین جسمین کسی عادل کے پاس رکھے جانے کی شرط ہو

۱۳۵۹

مقالہ امام محمد نے فرمایا ہے کہ اگر ایک شخص نے دوسرے سے کوئی مال رہن لیا اور راہن نے اوسکو اس شرط سے سپرد کیا کہ دونون اسکو کسی شخص ثالث عادل کے پاس رکھین اور عادل نے اوسکو منظور کر لیا اور رہن مذکور پر قبضہ کر لیا تو رہن پورا ہو جائیگا یہانتک کہ اگر وہ مال مرہون عادل کے پاس تلف ہو جاوے تو مرتہن کا قرضہ ساقط ہو جائیگا۔ عالمگیری والمحیط

۱۳۶۰

مقالہ اگر دو شخصون نے یہ شرط کی کہ مرتہن اوسپر قبضہ کرے پھر دونون نے اوسکو عادل کے پاس رکھدیا تو جائز ہے اسواسطے کہ جب عادل ابتدا مرتہن کا قایم مقام ہو سکتا ہے حالت بقاء مین بھی ہو سکتا ہے۔ کذا فی المحیط

۱۳۶۱

مقالہ جبکہ مرہون تلف ہوگیا معتمد کے پاس تو مرتہن کے ضمان سے تلف ہوگا یعنے مرتہن پر تاوان اوسکا لازم ہوگا۔ درالمختار

۱۳۶۲ مقالہ پھر اگر راہن مرتہن کو یا معتمد کو یا انکے سوا اور شخص کو مرہون کی بیع کا وکیل کرے دین کی مدت آنے تک تو یہ وکیل کرنا صحیح ہے بشرطیکہ وکیل بیع کرنے کی لیاقت رکھتا ہو وکیل کرنیکے وقت یعنے مراد اس سے بلوغ اور عقل ہے اگر وکیل کو لیاقت نہو وقت پر تو اوسکی وکالت صحیح نہین درالمختار

۱۳۶۳ مقالہ اگر راہن نے عادل اختیار دادہ شدہ کو بدون رضاے مرتہن کے معزول کرنا چاہا پس اگر بیع کرنا کا اختیار ہو عقد رہن مشروط ہو تو بالاتفاق راہن کو معزول کرنے کا اختیار نہوگا۔ عالمگیری والمحیط

۱۳۶۴ مقالہ اگر راہن و مرتہن دونون نے عادل کو مال مرہونہ کی بیع کے اختیار سے معزول کرکے دوسرے کو اوسکی بیع پر قادر کردیا یا کسی کو قادر نکیا تو عادل مذکور اس اختیار سے معزول ہوجائیگا بشرطیکہ عادل مذکور اس معزولی سے آگاہ ہوجاوے۔ ایضاً

باب مرہون کے ضمان یا بغیر ضمان تلف ہوجانیکے بیان مین

۱۳۶۵ مقالہ اگر مال مرہون عادل یا مرتہن کے قبضہ مین تلف ہوگیا تو دیکھا جائے گا کہ قبضہ مین تلف ہوگیا تو دیکھا جائیگا کہ قرضہ کسقدر ہے اور مال مرہون کی قبضہ کے اور کیا قیمت تھی پس اگر دونون برابر ہون تو اوس کے تلف ہوجانے پر قبضہ ساقط ہوجائیگا اور جسقدر زیادتی رہی اوس کے عوض مین

وہ امین ہے قرار دیا جائیگا اور اگر اوسکی قیمت قرضہ سے کم ہو تو قرضہ
مین سے بقدر قیمت کے ساقط ہو جائیگی اور جسقدر قرضہ باقی رہا اوسکو
مرتہن راہن سے لے لیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۶۵ اگر دس درم کا کپڑا بعوض دس درم کے رہن کیا اور وہ مرتہن کے پاس
تلف ہوگیا تو اوسکا قرضہ ساقط ہوگیا اور اگر کپڑے کی قیمت پانچ درم ہون
تو مرتہن پانچ درم راہن سے لے لیگا اور اگر اوس کی قیمت پندرہ درم
ہون تو قرضہ ساقط ہوکر جسقدر زیادہ تلف ہوا ہے وہ ہمارے نزدیک
امانت تلف ہوا ہے۔ اور یہ حکم رہن صحیح کا ہے اور رہن فاسد کا بھی
یہی حکم ہے اور اسکو اصح کہا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۶۶ اگر کسی شخص نے دوسرے سے کوئی مال اس شرط سے لیا کہ اوسکو
اسقدر قرضہ دیگا پھر قبل قرضہ دینے کے مال مذکور اس کے پاس تلف
ہوگیا تو جسقدر مقدار قرضہ بیان کی ہے اور جسقدر اوسکی قیمت تھی
ان دونون مین سے کم مقدار کے عوض تلف شدہ قرار دیا جائیگا عالم وجیز الکردری

باب مرہون کے نفقہ اور جو نفقہ کے مشابہ ہے اوسکے بیان مین

مقالہ ۱۳۶۷ اصل اس باب کا یہ ہے کہ رہن کی ذاتی اصلاح اور اوس کے باقی رہنے
مین جس چیز کی احتیاج ہو وہ راہن کے ذمہ ہے خواہ مال مرہون مین
بہ نسبت قرضہ کے زیادتی ہو یا نہو اسواسطے کہ عین مرہون راہن کی
ملک مین باقی ہے اور اسیطرح اوسکے منافع بھی راہن کی ملک مین

مقالہ ۱۳۶۹ مین پس مرہون کی اصلاح اور اوسکا باقی رکھنا بھی اوسی کے ذمہ ہی عالمگیری
اگر راہن غائب ہوگیا اور مرتہن نے بحکم قاضی مرہون کو نفقہ دیا تو راہن
سے واپس لیگا اگر وہ غائب ہو اور اگر حاضر ہو تو واپس نہ لیگا امام ابو یوسف
نے فرمایا کہ دونون صورتون مین واپس لیگا اور فتوی اس بات پر ہے
کہ راہن حاضر ہو اور اوس نے نفقہ دینے سے انکار کیا پھر قاضی نے
مقالہ ۱۳۷۰ مرتہن کو نفقہ دینے کا حکم دیا اور اوس نے نفقہ دیا تو راہن واپس لیگا ایضاً
نفقہ دینے پر مرتہن کے قول کی تصدیق نہ کیجائے گی جبتک گواہ پیش
نہ کرے اور اگر گواہ نہون تو راہن سے اوس کے علم پر قسم لیجائے گی
اسواسطے کہ مرتہن نے اسپر ایک قرضہ کا دعوی کیا اور وہ منکر ہے
مقالہ ۱۳۷۱ اور غیر فعل پر جب قسم لیجاتی ہے تو علم پر کیجاتی ہے۔ کذا فی المحیط
اگر مال مرہون ایسا جانور ہو جسکے چرانے کی حاجت ہو تو چرواہے کی
اجرت بذمہ راہن ہے اور جس جگہہ وہ جانور باندہا جاتا ہے اور رات
مقالہ ۱۳۷۲ گذارتا ہے اوسکا کرایہ بذمہ مرتہن ہے۔ عالمگیری من ذخیرہ
اگر مرہون باغ انگور ہو تو اوسکی عمارت و خراج بذمہ راہن ہے اسواسطے
کہ یہ ملک پر خرچہ ہے۔ عالمگیری

باب اوس حق کے بیان مین جو مرتہن کا مرہون مین ثابت ہوتا ہے

مقالہ ۱۳۷۳ اگر راہن مرگیا اور اوسپر بہت قرضے ہین تو مرتہن اس مرہون کا
مستحق ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۷۴ اگر مال مرہون سے پہلے وہ اپنا قرضہ وصول کریگا پھر باقی مین تمام قرضخواہ شریک ہونگے۔ فافہم

مقالہ اور مرتہن کو اختیار ہے کہ جس قرضہ کے عوض اوس نے مال مرہون رہن لیا ہے اوسکے واسطے مرہون کو روک رکھے اور یہ اختیار نہین ہے کہ اوسکا دوسرا قرضہ جو راہن پر رہن کرنے سے پہلے کا یا پیچھے کا ہو اُسکے واسطے بھی مال مرہون کو روکے۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۷۵ اور اگر راہن نے اوس قرضہ مین سے جسکے عوض رہن دیا ہے تھوڑا ادا کر دیا تو مرتہن کو اختیار ہے کہ باقی تمام وصول ہونے تک مال مرہون کو روکے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر۔ عالمگیری

باب مال مرہون مین راہن یا مرتہن کے تصرف کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۳۷۶ قرضہ ساقط ہونے سے پہلے مرہون مین راہن کا تصرف یا تو ایسا تصرف ہوگا جو محتمل فسخ ہوتا ہے جیسے بیع و کتابت و اجارہ و ہبہ و صدقہ و اقرار وغیرہ مین یا ایسا تصرف ہوگا جو محتمل فسخ نہین ہوتا جیسے عتق و تدبیر

مقالہ ۱۳۷۷ اگر تصرف ہو جو محتمل فسخ ہوتا ہے تو بغیر رضامندی مرتہن کے منعقد نہوگا اور مرتہن کو روک رکھنے کا استحقاق باطل نہوگا پھر راہن نے قرضہ ادا کر دیا اور مرتہن کے روکنے کا استحقاق باطل ہو گیا تو سب تصرفات نافذ ہو جائین گے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۷۸ اور اگر مرتہن نے تصرف راہن کی اجازت دیدی تو تصرفات نافذ ہو جائینگا

مقالہ ۱۳۷۹ اور مال مرہون رہن ہونے سے نکل جائیگا اور قرضہ بحال رہیگا۔ عالمگیری
اگر ایک شخص نے چوپایہ رہن کر لیا اور اسپر قبضہ کرنیکے بعد اوسکو
راہن سے کرایہ پر لیا تو اجارہ صحیح نہین ہے اور مرتہن کو اختیار رہوگا
کہ اوسکو اعادہ کرکے مرہون کرلے اور اپنے قبضہ مین کرلے اور اگر
مرتہن نے راہن کی اجازت سے کسی دوسرے کو کرایہ پر دیا تو وہ رہن ہونے
سے خارج ہوجائیگا اور اوسکی اجرت راہن کو ملے گی۔ عالمگیری
مقالہ ۱۳۸۰ اگر راہن نے رہن کو اجارہ پر مرتہن کو دیا تو اجارہ صحیح ہوگا بشرطیکہ اجارہ
کے واسطے جدید قبضہ کرے اور رہن باطل ہوجائیگا۔ ایضاً

باب رہن مین راہن و مرتہن کے اختلاف کرنے اور اوسمین گواہی دینے کے بیان مین

مقالہ ۱۳۸۱ اگر قرضہ ہزار درم ہو اور راہن و مرتہن نے جسقدر کہ عوض رہن سے اختلاف
کیا پس راہن نے کہا کہ وہ پانچ سو درم کے عوض رہن ہے اور مرتہن نے
کہا کہ ہزار درم کے عوض راہن ہے تو قسم سے راہن کا قول قبول ہوگا
اور اگر راہن نے کہا کہ مین نے پورے قرضہ کے عوض جو تیرا مجھپر
آتا ہے اور وہ ہزار درم مین رہن کیا ہے اور مال رہن ہزار درم قیمت کا
موجود ہے اور مرتہن نے کہا کہ مین نے اوسکو پانچ سو درم کے عوض
رہن لیا ہے اور مال مرہون قائم ہے تو امام اعظم سے مروی ہے کہ راہن کا

مقالہ ۱۳۸۴ قول قبول ہوگا۔ باہم قسم کہاکر عقد کو توڑ کر دونون باہم واپس کرلینگے۔ عام
اگر مال مرہون دونون کے قسم کہانے سے پہلے تلف ہوگیا تو قول مرتہن
کا قبول ہوگا اور اگر دونون کے گواہ قایم کیئے تو راہن کے گواہ قبول
ہونگے اسواسطے اوس کے گواہون سے ضمان کی زیادتی ثابت
ہوتی ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۳۸۵ اگر راہن نے مرتہن سے کہا کہ مال مرہون تیرے پاس تلف ہوا ہے
اور مرتہن نے کہا کہ تو نے مجھہ سے اپنے قبضہ مین لے لیا تہا پہر وہ
تیرے پاس تلف ہوا ہے تو قول راہن کا قبول ہوگا اسواسطے کہ دونو
کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ مال ضمان مین داخل ہوچکا ہے
مگر مرتہن ضمان سے بری ہونے کا دعوی کرتا ہے اور راہن اوس سے
انکار کرتا ہے پس قول منکر کا قبول ہوگا اور اگر دونون نے گواہ قایم کیئے
تو گواہ بھی راہن کے قبول ہونگے اسواسطے کہ اوس کے گواہون سے
ثبوت مقدمہ ہے اور مرتہن کے گواہون سے اوسکی نفی ہے۔ ایضًا

باب چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونیکے رہن کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۳۸۶ درم اور دینار وکیلی و وزنی چیزون کا رہن رکہنا جائز ہے پس اگر اپنی
جنس کے عوض رہن اور تلف ہوجاوے تو بعوض اپنے مثل وزن قرضہ کے

تلف شدہ قرار دیجاوے گی اگرچہ باعتبار جودت کے اختلاف ہو اور امام صاحب کے نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک اوسکے خلاف جنس سے اس کی قیمت کا ضامن ہوگا اور وہ قیمت بجاے اوس کے مرہون ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۸۵ اگر ایک شخص نے دس درم وزن کے تیل کی چاندی کی کپی بعوض دس درم قرضہ کے رہن رکھی اور وہ تلف ہوگئی پس اگر اوسکی قیمت اوس کے وزن کے برابر دس درم ہو تو بالاتفاق قرضہ ساقط ہوجائے گا اسی طرح اگر اوس کی قیمت اوس کے وزن سے زائد ہو تو بھی بالاتفاق قرضہ ساقط ہوجائے گا۔ ایضاً

باب اول جنایت کی تعریف اور اوسکے انواع اور احکام بیان مین

مقالہ ۱۳۸۶ (جنایت کا معنی شرعی) جنایت شرع مین فعل محرم کا نام ہے خواہ مال مین ہو یا نفس مین ہو لیکن فقہا کے عرف مین اسم جنایت کا اطلاق نفس اور اطراف مین تعدی کرنے پر ہوتا ہے۔ کذا فی درالمختار و عالمگیری عن التبیین

مقالہ ۱۳۸۷ (تعریف) مین چوری اور قتل اور غصب اور دوسرے جرم مالی اور بدنی سب داخل ہین لیکن فقہا نے اپنی اصطلاح مین غصب اور سرقہ خاصکر لیا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۳۸۸ جنایت کی دو قسمین ہین ایک موجب قصاص ہے وہ جنایت عمد ہے اور دوسری موجب قصاص نہین ہے۔

مقالہ ۱۳۸۹ اور جو موجب قصاص ہے اوسکی دو قسمین ہین ایک جو نفس ہین ہوا اور دوسری جو نفس سے کم مین ہو۔ قاضی خان۔

مقالہ ۱۳۹۰ قتل پانچ طریقہ پر ہوتا۔ عمداً و شبہہ عمداً و خطاً اور قائم مقام اور قتل بسبب پس ان سب سے مراد وہ انواع قتل ہین جو بغیر حق ہون جس سے احکام متعلق ہوتے ہین پس عمد وہ قتل ہے جو قصداً ہتیار کی ضرب سے ہو یا جو چیز اجزا جسم جدا کر ڈالنے مین ہتیار کے قایم مقام ہے جیسے دھار دار لکڑی یعنے نوکدار لکڑی اور پتھر تیز اور نرگل کا چھلکا اور کانچ اور آگ۔ کذا فی عالمگیری اور در المختار اور کافی۔

مقالہ ۱۳۹۱ اور اسکا نتیجہ گناہ ہے اور قصاص ہے مگر اس صورت مین قصاص نہین ہے جبکہ اولیا مقتول معاف کردین یا صلح کرلین اور اسمین کفارہ نہین۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۳۹۲ ثانی صورت کہ آدمی کے مارنیکا قصد کیا جاوے کسی مقام مین اوس کے بدن سے بواسطے اوس ہتیار کے جو اوس کے اجزا بدن کو پھاڑ ڈالے جیسے آلات جنگ اور وزنی چیزین لوہے کی۔ در المختار

مقالہ ۱۳۹۳ صاحبین اور تینون اماموں نے کہا کہ مقتول کو قصداً مارنا اوس چیز سے جسکو ضرب اٹھانے کی بدن انسان کو طاقت نہین چنانچہ بڑا لکڑا قتل عمد ہے۔ ایضاً در المختار

مقالہ ۱۳۹۴ شبہہ عمد یہ ہے کہ عمداً ایسی چیز سے مارے جو ہتیار نہین اور نہ قایم مقام

ہتھیار کے ہے یہ امام صاحب کے نزدیک ہے اور امام ابو یوسف اور
امام محمد نے فرمایا ہے کہ اگر بڑے پتھر سے مارا یا بھاری لکڑی سے تو وہ
وہ قتل عمد ہے۔ عالمگیری
۱۳۹۵ مقالہ اور شبہہ عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے جس سے غالباً مقتول نہیں ہوتا
ہے مگر امام اعظم صاحب کا قول صحیح ہے۔ ایضاً عالمگیری
۱۳۹۶ مقالہ شبہہ عمد کا نتیجہ ہر دو قول کے موافق گناہ اور کفارہ ہے۔
۱۳۹۷ مقالہ جان تلف کرنے مین جو شبہہ عمد قرار دیا گیا ہے وہ جان تلف کرنے سے
کم مین عمد ہے امام قدوری نے اوسکو اپنی کتاب مین فرمایا ہے۔ درالمختار وعالمگیری
۱۳۹۸ مقالہ خطا سے قتل کرنا دو طرح پر ہے ایک قصد مین خطا ہونا وہ یہ ہے کہ مثلاً
ایک شکل کو شکار گمان کرکے تیر مارا پھر وہ آدمی نکلا۔
۱۳۹۹ مقالہ (دوم) فعل مین خطا ہونا اور وہ یہ ہے کہ نشان گمان کرکے تیر مار دیا
پھر وہ آدمی نکلا یا نشانہ سے پلٹا یا نشانہ سے آگے بڑھ گیا کسی مرد کو جا لگا
یا فاعل نے ایک مرد کے مارنے کا قصد کیا تو وہ کسی دوسرے آدمی
کو لگ گیا یا ارادہ کیا ایک مرد کے ہاتھہ کے مارنے کا تو وہ سوا اس کے
دوسرے مرد کے گردن پر لگا اور اگر پہلے مرد کی گردن پر لگیگا تو وہ قتل عمد
ہے یقیناً یا ارادہ کیا ایک مرد کا تیر دیوار مین لگا پھر تیر وہان سے پلٹا
دوسرے مرد کو لگا یا گیا تو وہ اخیر صورت بھی قتل خطا کی ہے۔ درالمختار والمحیط
۱۴۰۰ مقالہ اگر ایک شخص کے ہاتھہ سے لکڑی یا اینٹ چھوٹ پڑی اوس کے ذمہ سے
مرد قتل ہو جاوے تو اس صورت مین خطائی الفعل ثابت ہے اور حالانکہ

فاعل کا اسمین مطلقاً قصد نہین ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۴۰۱ صدر الشریعہ نے شرح وقایہ مین کہا کہ خطا فی الفعل یہ ہے کہ قصد کرے ایک فعل کا سو اوس سے دوسرا فعل صادر ہوجاوے چنانچہ نشان کو مارے خطا کرکے اور شخص کو لگجاوے انتہی الحاصل کلام اس کلام مین قصد کو شرط کیا حالانکہ قصد خطا فی الفعل مین لازم نہین چنانچہ لکڑی اور اینٹ کے چھوٹ پڑنے کی صورت خطا فی الفعل ثابت ہے اور اسمین مطلقاً قصد نہین لیکن عنقریب آویگا۔ الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۲ جو قایم مقام خطا کے ہے۔ یعنے خطا نہین بمنزلہ خطا کے ہے جیسے سونے والا منقلب ہوجاوے صورت اوسکی یہ ہے کہ ایک آدمی بلندی پر سوتا ہے اوس نے کروٹ بدلنے مین اوپر سے گر پڑا اور اسکے نیچے آدمی آکر مرگیا کچلکر تو سونے والا معذور ہے خاطی کی مانند تو یہہ قتل خطا نہین بلکہ بمنزلہ خطا کے ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۳ (قتل بسبب) پانچوین قسم قتل بسبب ہے جیسے کنوان کھودنے والا اور پتھر رکھنے والا غیر کی ملک مین بلا اذن حاکم۔ درالمختار اور الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۴ اگر اپنے ملک مین کنوان کھودے یا پتھر رکھے تو اوسکی طرف سے تعدی ثابت نہوگی تو دیت اور کفارہ بھی نہ ہوگا۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۵ قتل کا موجب کفارہ نہین اور نہ گناہ قتل کا بلکہ غیر ملک مین کنوان کھودنے اور پتھر وغیرہ رکھنے کا البتہ گناہ ثابت ہے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۴۰۶ جمیع اقسام مذکورہ قتل حرام میراث ہین اگر کوئی شخص اپنے مورث کو قتل کرگا

تو اوسکی میراث قاتل نہ پاوے گا بشرطیکہ قاتل عاقل بالغ ہو اگر قاتل صغیر یا
مقالہ ۱۴۰۷ مجنون ہوگا تو میراث سے محروم نہ ہوگا۔ درالمختار و شرح سراجیہ سید شریف
قتل بسبب مین قاتل میراث مقتول سے محروم نہ ہوگا اوس کے عدم قتل
کے سبب سے۔ درالمختار

باب کون شخص قصاص مین قتل ہوسکتا ہے اور کون نہین

مقالہ ۱۴۰۸ آزاد کے قصاص مین آزاد قتل کیا جاوے۔ کذا فی کنز الدقایق
مقالہ ۱۴۰۹ مذکر کے قصاص مین مونث اور مونث کے قصاص مین مونث قتل کیا
جاوے گا۔ عالمگیری عن خلاصہ
مقالہ ۱۴۱۰ مسلمان کے قصاص مین کافر قتل کیا جاوے گا۔ قاضی خان
مقالہ ۱۴۱۱ اگر ذمی نے کسی ذمی کو قتل کیا پھر قاتل مسلمان ہوگیا تو بلا خلاف قتل
کیا جائے گا۔ کذا فی المحیط
مقالہ ۱۴۱۲ اگر مسلمان نے کسی مرتد مرد یا عورت کو قتل کیا تو اوسپر قصاص واجب
نہ ہوگا۔ کذا فی البخاری و مسلم و عالمگیری و الہدایہ
مقالہ ۱۴۱۳ اگر مسلمان نے کسی مسلمان کو جو کفارہ قبضہ مین قید ہوگیا ہے دار الحرب
مین قتل کیا تو سب کے نزدیک قاتل پر قصاص نہ ہوگا اور امام اعظم صاحب
کے نزدیک دیت نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک اس کے مال مین دیت
مقالہ ۱۴۱۴ واجب ہوگی۔ قاضی خان
صغیر کے عوض کبیر اور اندھے اور لنجے کے عوض تندرست قتل کیا جاویگا کافی و عالمگیری

مقالہ ۱۴۱۶ اگر کسی نے دوسرے کو نزاع کی حالت مین قتل کیا تو قاتل قتل کیا جائیگا۔ بشرطیکہ یہ معلوم ہو
کہ مقتول زندہ نرہتا۔ مگر یہہ مسئلہ مختلف فیہ مفتی کو غور کرنا چاہیئے عالمگیری عن الخلاصہ

مقالہ ۱۴۱۷ لڑکون نابالغون کے باہمی قتل مین قاتل پر قصاص نہین ہی۔ عالمگیری والمحیط

مقالہ ۱۴۱۸ جو شخص کہ کبھی مجنون ہوجاتا ہو اور کبھی اوسکو افاقہ ہوجاتا ہو اگر اوس نے
حالت افاقہ مین کسی کو قتل کیا تو مثل صحیح سالم آدمی کے قصاص مین قتل کیا
جائے گا۔ ایضاً عالمگیری والمحیط

مقالہ ۱۴۱۹ جسپر قصاص واجب ہے اگر وہ مرجاوے تو قصاص ساقط ہوجائیگا۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۲۰ اگر فرزند نے والد یا والدہ یا دادا یا دادی یا نانا یا نانی یا پردادا یا پردادی یا پرنانا
یا پرنانی ان کے اوپر تک سگے ہون تو اوس فرزند کو قصاص مین قتل کیا
جاوے گا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۱۴۲۱ اگر والد نے ولد کو قتل کیا تو قصاص والد عوض ولد کے قتل نہ کیا جائے گا
اور اسی طرح اوسکا دادا و پردادو وغیرہ اور دادی و پردادی وغیرہ اور نانا
ونانی وغیرہ نکڑدادا اور نکڑدادی اوپر تک کیون نہ ہون اور نکڑنانی اور
نکڑنانی اوپر تک کیون نہ ہو اگر ان نے فرزند کو قتل کیا تو اونمین سے قتل
نہ کیجائے گا۔ عالمگیری عن الکافی و در المختار

مقالہ ۱۴۲۲ ہر محقون الدم کے قتل سے برابر قصاص واجب ہے گا بشرطیکہ اوسکو عمداً
قتل کیا ہو۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۲۳ جب قصاص لیا جاوے تو تلوار سے یا جو تلوار کے مثل ہے اوس سے
قصاص لیا جاوے گا۔ کذا فی الکافی

مقالہ ۱۴۲۴ اگر ایک شخص نے ایک جماعت کو قتل کیا اور اولیا مقتولین حاضر ہوے
توسب کی طرف سے وہ قتل کیا جائیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۲۵ ایک شخص نے دوسرے کو مجروح کیا اور وہ برابر زخمی ہوکر چارپائی پر پڑا یہانتک
کہ آزاد ہوگیا تو اوسپر قصاص واجب ہوگا۔ عالمگیری عن الکافی

مقالہ ۱۴۲۶ اگر کسی شخص کو مانند سوئی وغیرہ کے کسی چیز سے عمداً زخمی کیا اور وہ مرگیا تو
اسمین قصاص نہین ہے اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۲۷ قتل کیا جاتا ہے ہوشیار بدلے دیوانے کے اور بالغ بدلے صغیر کے
اور صحیح بدن یعنے آنکھ والا بدلے اندھے کے اور طویل المرض اور ناقص
الاطراف یعنے لولے لنگڑے کے بدلے اور مرد بدلے عورت کے
بالاتفاق۔ درالمختار

مقالہ ۱۴۲۸ ساقط ہوجاتا ہے وہ قصاص جسکا بیٹا وارث ہو اپنے باپ پر۔

مقالہ ۱۴۲۹ اگر کسی نے دوسرے شخص کو پانی مین غرق کردیا پس اگر پانی اسقدر قلیل ہو
کہ غالباً اسقدر پانی مین آدمی نہین مرجاتا ہے اور اکثر اوسمین سے تیرکر
نجات پاسکتے ہین مگر وہ شخص مرگیا تو قاتل پر قصاص واجب نہوگا اور یہ
بالاتفاق خطا مشابہ عمد ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۳۰ اگر ایک شخص کے ہاتھ پانون باندہ کر اوس کے واسطے ایک دیگ مین
پانی گرم کیا یہانتک کہ مثل آگ کے گرم ہوگیا تو اوسکو پانی مین ڈالدیا
پس ڈالتے ہی اس کے بدن کی کہال اتر گئی اور مرگیا تو اوس کے
عوض قتل کیا جائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۱۴۳۰ ایک شخص نے دوسرے کی گردن کاٹ ڈالی مگر ذرا سی حلقوم لگی رہگئی اور ہنوز اسمین روح باقی ہے کہ دوسرے نے اوسکو قتل کر ڈالا تو دوسرے پر قصاص واجب نہوگا اسواسطے یہ میت ہے۔

فائدہ اگر ایسی حالت مین اوسکی روح نکلنے سے پہلے اوسکا بیٹا مرجاوے تو بیٹا اوسکا وارث ہوگا اور یہ اپنے بیٹے کا وارث نہوگا۔ عالمگیری عن ذخیرہ

باب قصاص حاصل کرنیوالون کے بیان مین

مقالہ ۱۴۳۱ باپ کو اختیار ہے کہ اپنے نابالغ بیٹے کا مال تلف کرنے یا جان تلف کرنے سے کم کا قصاص لیوے اور ہر شخص جو اللہ تعالی کے فرایض کے موافق مستحق میراث ہے وہ قصاص کا مستحق ہوتا ہے پس اوسمین شوہر اور جورو بھی داخل ہین اور دیت کا بھی یہی حکم ہے اور جب وارث لوگ بالغ ہون تو جبتک سب وارث متفق نہ ہون تب تک بعض وارثون کو اختیار حاصل نہ ہوگا کہ قصاص لیوین اور سب وارثون یا کسی وارث کو یہ اختیار نہین ہے کہ قصاص حاصل کرنے کے واسطے کسی شخص کو وکیل کرے۔ عالمگیری درالمختار

مقالہ ۱۴۳۲ اور مستحق قصاص اصل مین مقتول ہوتا ہے پھر اوسکا وارث اوسکا قائمقام ہوجاتا ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۳۳ قاضی صحیح مذہب کے موافق بمنزلہ باپ کے ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۳۴ اور اس بات پر اجماع ہے کہ قصاص کا پورا استحقاق نابالغ کے واسطے ہو

۱۴۳۵ مقالہ تو برادر بالغ کو اسکے حاصل کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ کذا فی المحیط و عالمگیری
اگر ایک شخص قتل کیا گیا اور اسکا کوئی ولی نہیں ہے تو سلطان کو اور قاضی
کو نیز اوسکا قصاص لینے کا اختیار ہے۔ عالمگیری

۱۴۳۶ مقالہ اگر بالغ اور نابالغ مشترک غلام قتل کیا گیا تو بالاجماع نابالغ کے بالغ ہونے سے
پہلے بالغ کو اوسکا قصاص لے لینے کا اختیار نہیں ہے عینی شرح الہدایہ و عالمگیری

۱۴۳۷ مقالہ اگر ایک شخص نے آدمی کو زخمی کیا اور زخمی مرگیا تو مقتول کے وارثوں نے
گواہ گذارے کہ وہ زخم کے سبب سے مرگیا اور ضاربنے گواہوں سے
ثابت کیا کہ وہ چنگا ہوگیا تھا زخم سے اور مدت کے بعد مرا تو وارث مقتول
کے گواہ اولی بالقبول ہیں۔ در المختار

۱۴۳۸ مقالہ ورثا مقتول نے اسپر گواہ قایم کئے کہ مقتول مذکور زید نے زخمی کیا
اور قتل کیا اور زید نے گواہ قایم کئے اسپر کہ مقتول نے خود کہا تھا
کہ زید نے مجھکو زخمی نہیں کیا اور نہ مجھکو مارا تو زید کے گواہ اولی بالقبول
ہونگے۔ ایضاً

باب جان تلف کرنیسے کم مین قصاص لینے کے بیان مین

۱۴۳۹ مقالہ جان سے کم مین قصاص و بدلہ لینے مین مساوات معتبر ہے۔

۱۴۴۰ مقالہ دایان بائین کے عوض قطع نہ کیا جائے گا اور بائین دائین کے عوض
قطع نہ ہوگا اور نہ صحیح سالم ہاتھ بعوض شل ہاتھ کے اور نہ عورت کا ہاتھ بعوض
مرد کے ہاتھ کے اور نہ مرد کا ہاتھ بدلے عورت کے ہاتھ کے اور

نہ آزاد کا ہاتھہ بدلے غلام کے ہاتھہ کے اور نہ غلام کا ہاتھہ بدلے آزاد کے ہاتھہ کے قطع کیا جائے گا۔ کذا فی قاضیخان

۱۴۴۱ مقالہ بالون مین بالکل قصاص نہین ہوتا ہے۔ عالمگیری عن ذخیرہ

۱۴۴۲ مقالہ سر یا بدن کی کہال اگر کچہہ قطع کیجاوے تو اوسمین قصاص نہ ہوگا۔

۱۴۴۳ مقالہ اور اسی طرح اگر دونون کالون اور پیٹہ اور پیٹ کے گوشت مین سے اگرچہ قطع کیا جاوے تو اسمین قصاص نہین ہے اور ایسا ہی ٹھوڑی مین بھی قصاص نہین۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

۱۴۴۴ مقالہ اگر کسی نے دوسرے کی آنکہہ مین مارا جس سے اوسکی روشنی جاتی رہی حالانکہ آنکہہ کا ڈیلا سلامت ہے تو اوسپر قصاص ہوگا۔

۱۴۴۵ مقالہ اگر آنسو بہر آوین تو سمجہنا چاہئے کہ روشنی باقی ہے اور اگر آنسو نہ بہرین تو سمجہنا چاہئے روشنی جاتی رہی ہے طحاوی نے ذکر کیا کہ اوس کے سامنے سانپ ڈالا جاوے پس اگر سانپ سے بھاگ گیا تو معلوم ہوگا کہ روشنی باقی ہے اور امام محمد نے فرمایا ہے کہ اہل بصارت کو دکہلایا جاوے۔ عالمگیری

۱۴۴۶ مقالہ اگر کسی نے دوسرے کی آنکہہ مین عمداً مارا اور وہ سپید ہوگئی ایسی کہ اوس سے کچہہ دکہلائی نہین دیتا ہے تو عامہ علماء کے نزدیک قصاص واجب نہوگا۔

۱۴۴۷ مقالہ ایک شخص کی آنکہہ مین حول زیادہ ہو کہ اوسکی آنکہہ کی بصارت مین ضرر ہو اور اوس نے ایسی آنکہہ پہوڑی جسمین بہنڈپن نہین تو جیسا ظلم ہوا ہے

اوسکو اختیار ہوگا چاہے قصاص لیلے اور ناقص کے بدلے پر راضی ہوجاوے
اور چاہے مجرم سے اوس کے مال سے نصف دیت تاوان لے کذا فی قاضیخان
۱۴۴۹ مقالہ زبان کے کاٹنے مین قصاص نہین عمداً ہو یا نہ ہو خواہ کل کاٹے ہو یا تہوڑی
اور یہی فتوی کے واسطے مختار ہے۔ عالمگیری وخزانۃ المفتین وظہیریہ
۱۴۵۰ مقالہ دانت کی ہڈی مین قصاص ہے اگرچہ جس سے قصاص لیا جاتا ہے اوسکا
دانت مظلوم کے دانت سے بڑا ہو سوائے دانت کے کسی ہڈی مین قصاص
نہین ہے۔ کذا فی الہدایہ
۱۴۵۱ مقالہ دانت مین صغیر ہونا اور کبیر ہونا کوئی شرط نہین۔
۱۴۵۲ مقالہ اگر ایک شخص نے زاید انگلی کاٹ ڈالی اور کاٹنے والے کے ہاتھہ مین
بھی ایسی ہی انگلی ہے تو امام اعظم صاحب اور ابو یوسف کے نزدیک
اوسپر قصاص نہ ہوگا۔ عالمگیری
۱۴۵۳ مقالہ اگر ہتیلی کو کاٹ ڈالا اور اوسمین ایک انگلی زائد ہے جو ہتیلی کو سست
کرتی ہے تو اوسمین قصاص نہ ہوگا اور اگر ہتیلی کو سست نکرتی ہو تو
قصاص واجب ہوگا۔
۱۴۵۴ مقالہ اگر ایک نے دوسرے کا ہاتھہ آدہے ساعد سے کاٹ ڈالا یا پاؤن آدہی
۱۴۵۵ مقالہ پنڈلی سے تو اوسپر قصاص نہوگا۔ ایضاً عالمگیری
اگر ہاتھہ کاٹے ہوے کا ہاتھہ درست کاٹا گیا ہے اور کاٹنے والے کا
ہاتھہ شل ہے یا اوسمین انگلیان کم ہین تو ہاتھہ کٹے ہوے کو اختیار ہے
چاہے قصاص مین عیب دار ہاتھہ کٹوالے اور اس کے سوائے

اوسکو کچھہ نہ ملے گا اور چاہیے پورا ارش لیلے اس صورت مین ہاتھہ کٹے ہوے کے واسطے جبھی خیار ثابت کرتے تھے کہ جب ایسا شل ہو کہ اوس سے کام کاج کر سکتا ہو اور اگر محض بیکار ہو تو وہ محل قصاص نہین ہے پس ہاتھہ کٹے ہوے کو خیار نہ ہوگا بلکہ اوسکو اچھے ہاتھہ کی دیت ملیگی جیسا کہ اگر کاٹنے والے کا یہہ ہاتھہ ہی بالکل نہو تو یہی حکم ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط

باب شہادت قتل و اقرار اور ولی جنایت کے قاتل کیطرف سے تصدیق و تکذیب کے بیان مین

مقالہ ۱۴۵۶ اگر ایک شخص پر دو شخصون نے عمداً قتل کی گواہی دی تو وہ قید کیا جائیگا یہانتک کہ گواہون کا حال دریافت کیا جاوے اور اگر ایک شخص عادل نے گواہی دی تو بھی چند دن قید رکھا جائیگا اور اگر دوسرا گواہ لایا تو ثابت ہوگا ورنہ رہا کیا جائے گا۔ عالمگیری عن المبسوط

مقالہ ۱۴۵۷ زید نے دعوی کیا عمرو پر کہ اوس نے خطا سے میرے باپ کو قتل کر ڈالا ہے اور دعوی کیا کہ میرے گواہ شہر مین موجود ہین اور درخواست کی کہ مدعا علیہ سے کفیل لیا جاوے تاکہ مین اسکے روبرو اپنے گواہ پیش کرون تو مدعا علیہ کو قاضی حکم کریگا کہ تین روز کے واسطے کفیل دے اور اگر مدعی نے کہا کہ میرے گواہ غائب ہین اور درخواست کی کہ جبتک گواہ لاؤن

تب تک مدعا علیہ سے کفیل لیا جاوے تو قاضی اوس کے کفیل لینے کی
درخواست قبول نہ کرے گا۔

۱۴۵۸ مقالہ اور اگر مدعی قتل کرنے کا دعوی کیا اور کفیل لینے کی درخواست کی تو قاضی
اس درخواست کو منظور نکرے گا نہ گواہ قایم کرنے سے پہلے نہ اوسکے بعد
لیکن گواہ قائم کرنے سے پہلے مدعی اوس کے ساتھہ رہے گا اور گواہ
قایم کرنیکے بعد قاضی زجراً اوسکو قید رکھے گا پھر جب گواہون کی عدالت
ثابت ہوجاوے اور انہون نے ایسے قتل کی گواہی دی جس سے
قصاص واجب ہوتا ہے تو مدعی کی درخواست سے قاضی قصاص کا حکم
فرمائے گا۔ عالمگیری و قاضیخان

۱۴۵۹ مقالہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کے وارث مالک ہین بطریق وراثت کے
تو وہان ایک وارث مخاصم ہوتا ہے باقی وارثون کے طرف سے اور تمام
وارثون کے قایم مقام ہے خصومت مین اور جس چیز کے وارث مالک
ہوتے ہین نہ بطریق وراثت کے تو وہان ایک وارث مخاصم نہین ہوتا
باقی وارثون کی جانب سے اور خصومت مین سب کے قایم مقام نہین
ہوتا۔ درالمختار

۱۴۶۰ مقالہ اگر ایک بھائی نے گواہ قایم کئے باپ کے قتل عمد پر قصاص لینے کے واسطے
اور حالانکہ دوسرا بھائی غائب ہے تو حاکم قصاص کا حکم نہ دے بالاتفاق یہان تک
حاضر ہونے تک لیکن قاتل محبوس رکھا جاوے گا۔ جب تک وہ بری نہو
پھر اگر غائب بھائی حاضر ہو تو اعادہ حجت کرے دوسری بار تا دونون بھائی

قاتل کو قتل کرین اور صاحبین نے کہا اعادہ نہ کرے اسواسطے کہ انکے
نزدیک ملک ورثہ بطریق میراث کے ہے نہ بطریق خلافت کے۔ درالمختار
۱۴۶۱ مقالہ اگر قاتل گواہ لایا وارث غائب کے عفو کردینے پر تو وارث حاضر مخاصمہ نہ کرسکتا
اسواسطے کہ قصاص منقلب بمال ہوگیا اور قصاص ساقط ہوگیا۔ ایضاً
۱۴۶۲ مقالہ اگر دونون گواہون نے کہا کہ خطاء تلوار سے اوسکو قتل کیا ہے تو دونون
کی گواہی قبول ہوگی اور قاتل کی مدد گار برادری پر دیت کا حکم دیا
جائے گا۔ کذا فی المحیط و عالمگیری
۱۴۶۳ مقالہ اگر گواہون نے گواہی دی کہ اوس نے مقتول کو قتل کیا ہے اور دوسرے
گواہون نے ایک شخص دیگر پر مقتول کے قتل کرنے کی گواہی دی اور
ولی نے دعوی کیا کہ تم نے اوسکو قتل کیا ہے تو یہ سب باطل ہوگیا۔ کذا فی الہدایہ
۱۴۶۴ مقالہ اگر ایک شخص نے زید کو خطاسے قتل کرنے کا اقرار کیا اور زید کے ولی
نے عمداً قتل کا دعوی کیا تو ولی کو استحساناً قاتل کے مال سے دیت دلائی
جائے گی۔ عالمگیری عن المبسوط
۱۴۶۵ مقالہ اگر قاتل نے قتل عمد کا اقرار کیا اور ولی مقتول نے خطاسے قتل کرنے کا
دعوی کیا تو وارثون کو کچھ نہ ملیگا۔ عالمگیری
۱۴۶۶ مقالہ اگر قصاص کے دو وارثون نے اپنے بھائی کے عفو کرنے کی خبر دی
تو اوسکا خبر دینا عفو قصاص ہے اونہین دونون کے طرف سے انکے گمان
پر عمل کرنے کی وجہ سے اسواسطے کہ ایک وارث کے بھی عفو کرنے سے
قصاص قائم نہین رہتا کیونکہ قصاص قسمت پذیر نہین اور اس مسئلہ کی

چار صورتین ہین۔ ایک صورت یہ ہے کہ اگر قاتل اور تیسرے شریک
بہائی نے دونون مخبر وارثون کی تصدیق کی تو تیسرے شریک کو دیت مین
سے کچھ حصہ نہین اوس کی تصدیق پر عمل کرنیکے سبب سے اور دونون مخبر
بہائیون کے واسطے دیت دو تہائیان ہین دوسری یہ ہے کہ اگر قاتل
اور تیسرے بہائی نے دونون کی تکذیب کی تو دونون
بہائیون کا کچھ حصہ نہین اور تیسرے بہائی کی تہائی
دیت ہے۔

مقالہ ۱۴۶۷ اور تیسری صورت یہ ہے کہ اگر مخبر دونون بہائیون کی فقط قاتل نے تصدیق
کی یعنے اور تیسرے بہائی نے تکذیب کی تو تینون بہائیون کے واسطے
تہائی دیت ہے اور چوتھی صورت یہ ہے کہ اگر مخبر دونون بہائیون کی
فقط تیسرے بہائی نے تصدیق کی یعنے اور قاتل نے اوسکی تکذیب کی
تو تیسرے بہائی کو تہائی دیت کی ہے اسواسطے اقرار اوسکا مردود ہوگیا
قاتل کی تکذیب سے لیکن ثلث مذکور کو مخبر کیطرف پھیرا جاویگا استحسانًا
کی وجہ سے اور یہی قول اصح ہے۔ کذا فی درالمختار والزیلعی

مقالہ ۱۴۶۸ اگر دو گواہون نے گواہی دی کہ اوس نے اوسکو زخمی کرنے والی چیز سے
مارا اور وہ ہمیشہ بستر پر رہا یہانتک کہ مرگیا تو زخم لگانے والے سے
قصاص لیا جاویگا۔ درالمختار

مقالہ ۱۴۶۹ اگر قتل کے دو گواہ اختلاف کرین زمان قتل یا مکان قتل مین یا قتل کے ہتیار مین
مختلف ہون یا ایک گواہ کہے کہ اوسکو لاٹھی سے مارا اور دوسرا کہے کہ مین

نہین جانتا ہون ہتہیار سے مارا یا ایک گواہ معائنہ قتل کی گواہی دے
دوسرا گواہ قتل قاتل کے اقرار کی گواہی دے تو یہ گواہی باطل ہی اسواسطے
۱۴۷۰ کہ قتل دوبار نہین ہوسکتا۔ ایضًا
مقالہ اور اسی طرح باطل ہوگی گواہی اگر گواہی کی نصاب ہر واحد مین پوری ہو
اسواسطے کہ قاضی کو ایک فریق کا کاذب ہونا بالیقین ثابت ہے اور کسی فریق
کے واسطے اولویت اور ترجیح ثابت نہین کہ ایک قبول ہو اور دوسری
مردود ہو۔ ایضًا
۱۴۷۱ مقالہ اگر دو گواہون نے گواہی دی کسی کے قتل کی اور انہون نے کہا کہ ہمکو
قتل کا ہتہیار معلوم نہین تو قاتل کے مال مین دیت واجب ہوگی بدلیل
استحسان تین سال کے اندر۔ عالمگیری و درالمختار
۱۴۷۲ مقالہ اور اگر دو مقرون مین سے ہر واحد نے یہ اقرار کیا کہ مین نے اوسکو قتل کیا اور
مقتول کے وارثون نے کہا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا ہے تو وارثون کو
دونون کا قتل کرنا جائز ہے اونکے اقرار پر عمل کرنیکے سبب سے۔ ایضًا
۱۴۷۳ مقالہ اور اگر مسئلہ سابقہ مین بجائے اقرار کے گواہی ہو تو دونون گواہیان لغو
ہوجاوینگے اسواسطے کہ باہم گواہونکی تکذیب فاسق کہنا ہے گواہون کا
اور گواہ کا فاسق ہونا اوسکی گواہی کو باطل کرتا ہے لیکن مقر کا فسق اوس کے
۱۴۷۴ اقرار کو باطل نہین کرتا تو اسواسطے مسئلہ سابقہ مین اقرار لغو نہ ٹہرا۔ ایضًا
مقالہ اگر ارث مقتول نے اقرار کی صورت سابقہ مین کہا کہ تم دونون صادق ہو
اقرار قتل مین تو وارثون کو دونون مقرون مین سے ایک مقر کا بھی قتل کرنا

جائز نہین اسواسطے کہ وارث کی تصدیق ہر مقر کے تنہا قتل کرنیکی اقرار ہے اوسکا کہ دوسرے نے اوسکو قتل نہین کیا تو درحقیقت دونون کا کذب ٹہرا اختلاف اس قول کے جو وارث نے کہا تہا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا ہے اسواسطے کہ وہ قتل قتل کا دعوی ہے بدون تصدیق کے تو اس صورت مین وارث دونون کو قتل کرے گا اون کے سبب سے ۔ الزیلعی در المختار

۱۴۷۵ مقالہ اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ مین نے مقتول کو مارا ہے اور گواہ قایم ہوئے اسپر کہ دوسرے شخص نے اوسکو قتل کیا ہے اور وارث نے کہا کہ مقر اور مشہود علیہ دونون نے اوسکو قتل کیا ہے تو وارث کو مقر کا قتل کرنا جائز ہے نہ مشہود علیہ کا اسواسطے کہ اوسمین بعض موجب مشہود بہ کی تکذیب ہے چنانچہ عنقریب گذر گیا ہے ۔ ایضًا

۱۴۷۶ مقالہ اگر وارثون نے دو اقرار کرنے والون سے ایک اقرار کرنے والے سے کہا کہ تو سچا ہے تو نے ہی اوسکو تنہا قتل کیا ہے تو وارث کو اس مقر کا قتل کرنا جائز ہے اسواسطے کہ فقط مقر مذکور کے قتل واجب ہونے پر وارث اور مقر دونون نے اتفاق کیا ہے باہم کے تصادق سے ۔ ایضًا

باب شجاج یعنی سر اور چہرہ کے زخم کے بیان مین

۱۴۷۷ مقالہ شجاج جمع شجہ کی ہے اور اصطلاح فقہا و اہل عرب مین شجہ سے مراد وہ ہے یعنے شجہ کی جگہ سر اور چہرہ تا ٹھوڑی ہی ہے اور ٹھوڑی سے نیچے شجہ کی

جگہ نہین۔ عالمگیری و خزانۃ المفتین و در المختار

۱۴۷۸ مقالہ اور دونون جبڑے چہرہ مین داخل ہین۔ کذا فی الہدایہ

۱۴۷۹ مقالہ شجاج دس قسم ہین پہلے زخم کا نام حارصہ ہے بجا، مہلہ و راہمہلہ و صاد مہلہ وہ زخم ہے جسمین کہال مجدوش ہوجاوے یعنے چھلجاوے۔ اور دوسرا زخم دامعہ ہے وہ زخم جسمین آنسو کے مانند خون نمودار ہوجاوے اور خون کو بہاوے اور تیسرا زخم دامیہ ہے جو خون کو بہاوے اور چوتھا باضعہ ہے جو کہال کو قطع کردے پانچوان متلاحمہ وہ زخم ہے جو گوشت کو قطع کرے چھٹا سمحاق وہ زخم ہے جو سمحاق تک پہونچ جاوے سمحاق اوس باریک کہال کا نام ہے جو گوشت اور سر کی ہڈی کے درمیان مین ہے ساتوان موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو ظاہر کردے جسمین کہال اور گوشت قطع ہوکر ہڈی کہلجاوے اور آٹھوان ہاشمہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو توڑ دے اور نوان منقلہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو منتقل کردے اوس کے توڑنے کے بعد یعنے ہڈی کو ایک موضع سے دوسرے موضع کی طرف کردے اور دسوان آمہ ہے جو ام الدماغ تک پہونچ جاوے ام الدماغ اوس کو کہتے ہین جس کے اندر دماغ ہے۔ کذا فی الہدایہ و عالمگیری و در المختار و العینی

۱۴۸۰ مقالہ سوائے موضحہ کے دوسرے شجون مین قصاص نہین ہے اور یہ روایت حسن نے امام اعظم سے کی ہے اور بنا بر ظاہر الروایۃ کے موضحہ سے کم مین بھی قصاص ہوتا ہے اوس کو امام محمدؒ نے اصل مین ذکر کیا ہے اور یہی اصح۔ اور اسی کو عامہ علماء نے اختیار کیا ہے یہ محیط مین ہے۔ کذا فی عالمگیری لیکن

زخم موضحہ مین قصاص واجب ہوتا ہے جبکہ عمداً ہو اور شجہ موضحہ سے بڑہکر ہین
۱۴۸۱ اونمین بالاجماع قصاص نہین ہے اگرچہ عمداً ہو۔ عالمگیری
مقالہ موضحہ مین اگر خطا سے ہو تو دیت کا بیسوان حصہ واجب ہوگا اور ہاشمہ مین
دیت کا دسوان حصہ اور منقلہ مین دسوان حصہ اور بیسوان حصہ واجب
۱۴۸۲ ہوگا اور آمہ کے واسطے ثلثی دیت واجب ہوگی۔ کذا فی الہدایہ
مقالہ اگر کسی کو منقلہ زخم پہونچا اور وہ اچھا ہوگیا مگر بعد اچھے ہونیکے اوسکا کچھہ اثر
رہگیا اگرچہ قلیل رہگیا ہو تو بھی منقلہ کا ارش واجب ہوگا اسواسطے کہ ارش
جب واجب ہوتا ہے تو وہ ساقط نہین ہوتا ہے جبتک کہ سبب وجوب
۱۴۸۳ بالکل زائل نہ ہوجاوے۔ اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری
مقالہ سمحاق زخم مین اگر بخطا ہو تو حکومت عدل واجب ہوگی۔ کذا فی المحیط
۱۴۸۴ مقالہ اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ اسکو مملوک فرض کرکے اس زخم کے ساتہہ اوسکی قیمت
اندازہ کیجاوے اور بدون اس زخم کے اندازہ کیجاوے پس اگر تفاوت
قیمت اصل قیمت کا بیسوان حصہ ہو تو دیت کا بیسوان حصہ واجب ہوگا
اور اگر چالیسوان حصہ ہو تو چالیسوان حصہ دیت واجب ہوگی اور اسی پر
۱۴۸۵ فتوی ہے۔ عالمگیری عن کافی
مقالہ قصاص نہین جمیع شجاج مین مگر موضحہ مین جو عمداً ہو۔ درالمختار
۱۴۸۶ مقالہ شجاج مافوق موضحہ یعنے ہاشمہ اور منقلہ اور آمہ مین بالاتفاق قصاص نہین
اور مادون موضحہ یعنے حارصہ اور دامعہ اور دامیہ اور باضعہ اور متلاحمہ اور
سمحاق کے قصاص مین اختلاف ہے اور جس شجاج مین قصاص نہین اوسمین

عمداً اور خطا دونون برابر ہین تو وہان عمد مین وہ واجب ہے جو خطا مین ہے۔ درالمختار والطحطاوی

مقالہ ایک ہاتھہ کی سب انگلیون کے قطع مین نصف دیت ہے اگرچہ پانچون انگلیان ہتیلی کے ساتھہ کٹ گئے ہون۔ درالمختار

مقالہ اور ایک ہاتھہ کے قطع اصابع مین نصف ساعد کے ساتھہ نصف دیت واجب ہوتی ہے ہتیلی کے سبب سے اور حکومت عدل واجب ہے نصف ساعد کے سبب سے اور یہی حکم ہے پنڈلی کا۔ درالمختار

مقالہ اور کہنہ واجب نہین ہوتا قطع کف مین امام اعظم صاحب کے نزدیک اگر کف تین انگلیان ہون تو قطع کف مین کہنہ واجب نہین بالاتفاق امام اور صاحبین کے۔ ایضاً

مقالہ اگر انگلی کی ایک پور و مفصل سے کاٹی باقی انگلی خشک ہوگئی یا انگلیان قطع کین ہتیلی خشک ہوگئی تو فقط دیت مقطوع کی لازم ہوگی اور قصاص ساقط ہوگا۔ ایضاً

مقالہ پانچ سے زیادہ انگلی مین اور صغیر کی آنکہ اور آلہ تناسل اور اوسکی زبان مین حکومت عدل ہے اگر صحت و سلامتی اوسکی معلوم نہو آنکہ مین ایضاً

مقالہ اوس موضحہ کی دیت جسکے صدمہ سے عقل اوسکی یا اوس کے سر کے بال جاتے رہے آدمی کی پوری دیت مین داخل ہوجائے گی بسبب داخل ہونے جز کے کل مین۔ ایضاً

مقالہ اگر جراحت موضحہ سے اسکی سماعت یا بصارت جاتی رہی تو موضحہ

کی دیت پوری دیت مین داخل نہوگی اسواسطے کہ سماعت اور بصارت
اور گویائی اعضار مختلفہ کے مانند ہین برخلاف عقل کے اسواسطے کہ
عقل کا نفع سب اعضار کی طرف رجوع کرتا ہے۔ ایضًا

مقالہ اگر موضحہ سے دونون آنکھہ جاتی رہین تو قصاص اور آنکھون مین دیت
واجب ہوگی برخلاف صاحبین کے صاحبین کے نزدیک موضحہ مین
قصاص ہے اور آنکھون مین دیت ہے۔ درالمختار

مقالہ اور قصاص نہین اوس انگلی کی قطع سے جسکے پاس کی دوسری انگلی خشک
ہوگئی بلکہ دونون عضو کی دیت واجب ہوگی برخلاف صاحبین کے
اونکے نزدیک اول مین قصاص ہے اور دوسرے مین دیت
ہے۔ درالمختار و قاضی خان

مقالہ قصاص نہین دانت کے توڑنے مین جسکا نصف باقی توڑنے کے بعد
سیاہ یا زرد یا سرخ ہوگیا ہو بلکہ دانت کی تمام دیت واجب ہوگی۔
جبکہ چبانے کی منفعت فوت ہوجاوے۔ درالمختار

باب جنین کے بیان مین

مقالہ جنین اوس بچے کا نام ہے جو ہنوز ماں کے پیٹ مین ہے۔

مقالہ اگر کسی نے ایک عورت حاملہ کے پیٹ مین خواہ مسلمہ ہو یا کافرہ ہو مارا
جس سے اوس کے پیٹ سے مردہ بچہ آزاد گرپڑا خواہ وہ نر ہو یا مادہ ہو
تو مارنے والیکے عاقلہ پر غرہ واجب ہوگا اور غرہ غلام یا باندی ہے

یا گھوڑا جسکی قیمت پانچ سو ہو اور یہ مال اس جنین کے میراث ہوتا ہے اور اگر
مارنے والا اوسکا وارث ہو تو اب وارث نہوگا اور اسمین کچھ کفارہ نہین عالمگیری

مقالہ اگر پیٹ سے دو بچے گرے تو غرہ دینا واجب ہوگا۔

مقالہ اگر عورت مذکورہ کے پیٹ کا بچہ مردہ گرپڑا پھر وہ عورت مرگئی تو مارنیوالے پر
قتل کرنے کی دیت اور بچہ گرانے کا غرہ واجب ہوگا۔ ایضاً عالمگیری

مقالہ اگر عورت نے اپنے پیٹ مین مار کر صدمہ پہونچایا یا کوئی دوا پی لی تاکہ عمداً
بچہ کو ساقط کرے یا اپنے فرج مین کوئی ایسا فعل کیا کہ جس سے بچہ ساقط ہوگیا
اوسکی مددگار برادری پر بتہ کی ضامنی ہوگی بشرطیکہ اوس نے شوہر کی بلا
اجازت ایسا کیا ہو اور اگر شوہر کی اجازت سے کیا تو کچھ واجب نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ اگر دوا پی اوس نے بچہ گرانے کا قصد نہین کیا اور بچہ گرگیا تو اوسپر
کچھ واجب نہ ہوگا۔ ایضاً

مقالہ اگر عورت خلع کیا پھر اسقاط عدد کے واسطے اسقاط کردیا تو اوسپر غرہ واجب
ہوگا اور یہ شوہر کو ملیگا۔ کذا فی المحیط

باب صلح اور عفو اور ادائے شہادت کے بیان مین

مقالہ باپ کو اختیار ہے کہ اپنے بیٹے کی جان تلف ہونے سے کم جنایت مین
صلح کرلے اور جان تلف ہونے سے صلح کرنمین روایات مختلف ہین کذا فی قاضی خان

مقالہ اگر قاتل اور اولیاء مقتول نے کسیقدر مال پر باہم صلح کر لی تو قصاص ساقط
ہوجائیگا اور مال واجب ہوگا خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ کذا فی الہدایہ عالمگیری

مقالہ واضح ہو کہ قتل خطا کی صورت مین جب صلح واقع ہوئی پس اگر کسی نوع دیت کا حکم ہونے یا کسی نوع دیت پر دونون کی باہمی رضامندی ہونیکے بعد صلح ہوئی پس اگر اوسی نوع دیت پر صلح ہوئی جسکا قاضی نے حکم دیا یا جسپر دونون باہم راضی ہو چکے ہین یا صلح مقدار دیت سے زاید پر واقع ہوئی تو جایز نہین۔ عالمگیری

مقالہ اور جسقدر قاضی نے حکم دیا ہے اوس سے کم مقدار پر صلح واقع ہوئی ہو تو جایز ہے خواہ نقد ہو یا اودہار ہو۔ عالمگیری

مقالہ اگر دو وارثون مین سے ایک نے عفو کیا اور دوسرے کو معلوم ہوا کہ اب قاتل کو قتل کرنا حرام ہے مگر اوس نے قتل کیا تو اوسپر قصاص واجب ہوگا اور قاتل کے مال سے اوسکو نصف دیت ملیگی اور اگر حرام ہونے سے آگاہ نہ ہوا تو اوس کی اوسپر دیت واجب ہوگی خواہ عفو سے واقف ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ کذا فی المحیط

مقالہ ایک شخص نے عمداً قتل کیا گیا اور اوس کے بھائی نے گواہ قایم کئے کہ مین اوسکا وارث ہون میرے سوائے کوئی اوسکا وارث نہین ہے اور قاتل نے گواہ قایم کئے کہ مقتول کا ایک بیٹا موجود ہے تو قاضی اوسکے بھائی کے گواہون پر حکم نہ دے بلکہ تاخیر کرے۔

مقالہ اور اگر قاتل نے گواہ قائم کئے کہ مقتول ایک بیٹا ہے وہ اوسکا وارث ہے اور اوس نے مجھسے دیت پر صلح کر لی ہے یا گواہ قایم کئے کہ اوس نے مجھکو معاف کر دیا ہے تو قاتل کے گواہ قبول ہونگے پھر اگر اوسکے بیٹے نے

اگر صلح سے اور عفو سے انکار کیا تو قاتل کو حکم دیا جائے گا کہ اوس کے
بیٹے کے روبرو گواہ دوبارہ سناوے۔ عالمگیری عن المبسوط
مقالہ ۱۵۱۱ اگر نابالغ کا خون اوس کے ولی یا وصی نے معاف کیا تو جائز نہین کذا فی المحیط وعام
مقالہ ۱۵۱۲ اگر زید نے عمرو کو موضحہ زخم سر سے عمداً زخمی کیا پھر عمرو نے اس موضحہ زخم
اور جو اس سے پیدا ہوسب سے کسیقدر مال معین پر زید سے صلح کی
اور مال سپرد کر دیا پھر دوسرے شخص خالد نے عمرو کو موضحہ زخم سر سے
عمداً زخمی کیا اور وہ دونون زخمون سے مر گیا تو خالد پر قصاص واجب
ہوگا اور زید پر کچھہ واجب نہ ہوگا۔ عالمگیری عن خزانۃ المفتیین

باب قسامت کے بیان مین

مقالہ ۱۵۱۳ قسامہ اصطلاح شرع مین قسم ہے اللہ تعالی کے نام کے سبب مخصوص
اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص پر بنا بر وجہ مخصوص کے۔
مقالہ ۱۵۱۴ (تعریف) قسامہ عبارت ہے اون قسمون سے ہے جو پچاس آدمون
سے لیجاوین اور قسامہ کا سبب اس مقتول کا پایا جانا ہے جو محلہ یا دار
متصل قریہ کے جسکا قاتل معلوم نہین ہے۔
مقالہ ۱۵۱۵ (شرط) قسامہ کا یہ ہے کہ مرد عاقل اور بالغ آزاد ہو اور شرط ہے کہ
میت پر قتل کا اثر موجود ہو۔
مقالہ ۱۵۱۶ (رکن) رکن قسامہ یہ ہے کہ یون کہے کہ واللہ مین نے اوسکو نہین قتل کیا
اور نہ مین اوس کے قاتل کو جانتا ہون۔

۱۵۱۷

مقالہ اور حکم قسامہ کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کے اندر اور شروع ہونا قسامہ کا ثابت ہے احادیث صحیح اور اجماع ظاہرہ سے۔ کذا فی البنایہ وعینی والطحطاوی

۱۵۱۸ مقالہ یہ قسمین ہین کہ اون اہل محلہ سے لیجاتی ہین جنمین مقتول پایا جاوے۔ کذا فی الکافی

۱۵۱۹ مقالہ اور اسکا سبب قتیل کا پایا جانا محلہ مین یا جو محلہ کے معنی مین ہو جیسے دار دو موضع متصل شہر جہان سے آواز سنائی دیوے۔ کذا فی النہایہ

۱۵۲۰ مقالہ اگر ایک قوم کے محلہ مین ایک قتیل پایا گیا اور ولی قتیل نے اہل محلہ پر دعوی کیا کہ انمین سب نے اسکو خطا سے یا عمداً قتل کیا ہے اور اہل محلہ نے انکار کیا تو اونمین سے پچاس آدمیون سے قسم لیگا ہر واحد قسم کہائیگا واللہ مین نے اوسکو قتل نہین کیا ہے اور نہ مین اس کے قاتل کو جانتا ہون۔ عالمگیری

۱۵۲۱ مقالہ پس اہل محلہ پچاس سے زائد ہون تو ولی مقتول کو اختیار ہے کہ اونمین سے پچاس آدمی کو جنکو چاہے چھانٹ لے اگر کم ہون تو مکرر قسم لیوے تاکہ قسم پچاس ہوجاوین اگر ان لوگون نے قسم کہائی تو دیت کے ضامن ہونگے اگر انکار کیا تو قید کیجاوین یہانتک قسم کہاوین۔ عالمگیری و درالمختار

۱۵۲۲ مقالہ قسامت مین لڑکا اور مجنون اور عورتین اور مملوک داخل نہین عالمگیری و درالمختار

۱۵۲۳ مقالہ اگر کوئی میت پایا گیا کہ جسمین قتل کا کوئی اثر نہین ہے تو قسامت و دیت کچھ واجب نہ ہوگی اور۔ اثر یہ ہے کہ جراحت ہو یا چوٹ کا نشان ہو یا گلا گھوٹے جانے کا نشان ہو یا کان سے خون نکلا ہو۔ خزانۃ المفتین

۱۵۲۴ مقالہ اگر منہہ سے خون بہا ہو پس اگر پیٹ سے آیا ہو تو وہ قتیل ہوگا اور اگر سر کی طرف آیا ہو تو قتیل نہ ہوگا۔ کذا فی المحیط

۱۵۲۵ مقالہ اگر کسی محلہ مین مقتول کا بدن یا نصف بدن سے زاید یا نصف بدن مع سر کے پایا گیا تو اوسمین اہل محلہ پر کچھہ نہ ہوگا۔ عالمگیری عن المبسوط

۱۵۲۶ مقالہ اگر میت کی گردن پر سانپ لپٹا ہو تو قسامہ نہین اسواسطے وہ سانپ کے سبب سے مرگیا ہے۔ درالمختار و عالمگیری

۱۵۲۷ مقالہ اگر مقتول پایا گیا کشتی مین تو قسامہ اور دیت ان لوگون پر ہے جو کشتی مین سوار ہین اور ملاحون پر بالاتفاق اسواسطے کہ کشتی انکے قبضے مین جانور کے مثل ہے اور مین کہتا ہون کہ اس زمانہ مین ریل کا بھی یہی حکم ہوگا۔ درالمختار و عالمگیری

۱۵۲۸ مقالہ اگر مقتول مسجد مین پایا گیا یا اہل محلہ کے کوچہ مین تو اہل محلہ پر قسامہ اور دیت ہے کوچہ محلہ سے مراد وہ کوچہ خاص ہے جسمین فقط اہل محلہ آتے جاتے ہون۔ ایضاً

۱۵۲۹ مقالہ اگر مقتول پایا گیا بازار مین یا غیر مملوک مین اور شارع اعظم یعنے رستہ عظیم مین یا قیدخانہ مین یا جامع مسجد مین یا اوس مکان مین جسمین تمام مسلمان کا تصرف برابر ہے نہ ایک مسلمان نہ مخصوص جماعت کا تو ایسے مکانون مین قسامہ نہین اور نہ کسی پر دیت ہے۔ ایضاً

۱۵۳۰ مقالہ اگر مقتول پایا گیا خیمہ مین اور بال کے باہر تو اگر خارج کے رہنے والے قوم ہون تو جس قوم مین مقتول پایا گیا ہے اسی قوم پر قسامہ اور دیت ہوگی۔ ایضاً

۱۵۳۱

مقالہ اگر دو گانون کے بیچ مین کوئی مقتول پایا گیا اور وہ دونون گانون کے ٹھیک بیچ مین ہے کہ دو طرف فاصلہ برابر ہے اور ایک گانون مین ہزار آدمی ہین اور دوسرے مین اس سے کم ہین تو بالاتفاق اوس کی دیت دونون گانون پر نصفا نصف ہوگئی۔ کذا فی عالمگیری والمحیط

باب وصیت کی تفسیر کے بیان مین

۱۵۳۲ مقالہ الفاظ الایصاء وصیت کرنا دو وصیت معروف ہے موصی بہ جس چیز کی وصیت کی ہے۔ موصی وصیت کرنیوالا۔ اور جس کے حق مین وصیت کی ہو اوسکو موصی لہ کہتے ہین اور وصی وہ شخص ہوتا ہے جو میت کے قایم مقام اوسکا خلیفہ ہو۔

۱۵۳۳ مقالہ (شرع) مین ایصاء ایسے تملیک کو کہتے ہین جو مرنیکے بعد کی طرف مضاف اور مراد اوس سے تملیک بطریق احسان کے مرنیکے بعد مالک کردینا اور جس چیز کا مالک کرتا ہے خواہ وہ عین یا منفعت ہو۔ عالمگیری

۱۵۳۴ مقالہ (رکن) یون کہنا کہ مین اس چیز کی فلان شخص کے واسطے وصیت کی یا فلان شخص کے لئے اس چیز کی وصیت کی۔ کذا فی المحیط

۱۵۳۵ مقالہ (شرط) اور شرط وصیت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے مین مالک کرنے کی اہلیت رکھتا ہے اور موصی لہ مالک ہوجانے کی اہلیت رکھتا ہو اور بعد موصی کے موصی بہ ایسا مال ہو جو قابل تملیک ہے اور حکم وصیت کا یہ ہے موصی لہ اور موصی بہ کا مثل ہبہ کے بملک جدید اور مالک ہوجاتا ہے۔ کذا فی کفایہ

۱۵۳۱
مقالہ اگر وصیت کرے تو تہائی سے کم مین وصیت کرے اسواسطے کم وصیت مستحب ہے۔ کذا فی الہدایہ

۱۵۳۲
مقالہ جس کے پاس مال قلیل ہو تو افضل یہ ہے وہ بالکل وصیت نکرے بشرطیکہ اوس کے وارث موجود ہون۔ عالمگیری

دوسرا باب اون الفاظ کے بیانمین جو وصیت ہوتے ہین اور جو نہین ہوتے ہین

۱۵۳۳
مقالہ ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ تو میری موت کے بعد وکیل ہے تو وہ وصی ہوگا اور اگر کہا کہ تو میری حیات مین میرا وصی ہے تو وکیل ہوگا عالم

۱۵۳۴
مقالہ ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ تیرے واسطے سو درم اجرت اس شرط پر ہے کہ تو میرا وصی ہو تو شرط باطل ہے اور دام مذکور اوسی کے واسطے وصیت ہوگی اور بنا بر قول مختار کے وہ شخص وصی ہوگا ایضاً عن خزانۃ المفتین

۱۵۳۵
مقالہ اگر اپنے بھائی سے کہا کہ فلان شخص کو اجارہ پر مقرر کر حتی کہ میری وصیت نافذ ہو تو بھائی وصی ہو جائے گا اگر اوسکو قبول کرلے۔ ایضاً

۱۵۳۶
مقالہ اگر ایک مریض نے دوسرے کو کہا کہ میرے قرضے ادا کردے تو وہ وصی ہوگا۔ ایضاً

۱۵۳۷
مقالہ ایک شخص نے اپنے مرض یا اپنی صحت مین کہا کہ اگر میرے اوپر کوئی حادثہ پیش ہو تو فلان کے واسطے اسقدر ہے تو یہ وصیت اور حادثہ سے

سے مراد موت ہو گی۔ عالمگیری

۱۵۳۸ مقالہ اگر کہا کہ فلان شخص کے واسطے ہزار درم ہین تو یہ وصیت ہے اگرچہ اوسمین موت کا ذکر نہین کیا ہے۔ کذا فی المحیط

۱۵۳۹ مقالہ اگر وصیت کی کہ میری یہ زمین مسجد بنائی جاوے تو بلا خلاف جائز ہے۔ عالمگیری

۱۵۴۰ مقالہ اور اگر وصیت کی کہ میرا تہائی مال اللہ تعالی کے واسطے تو امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے اور نیک کامون مین خرچ کیا جائے گا اور فتوی امام محمدؒ کے قول پہ ہے۔

۱۵۴۱ مقالہ اور اگر اپنے تہائی مال کی وصیت اللہ تعالی کی راہ مین کی تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس سے مراد جہاد ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک حج ہے اور فتوی ابو یوسفؒ کے قول پہ ہے۔ ایضاً

۱۵۴۲ مقالہ اگر وصیت کی کہ میرا مال نیک کامون مین خرچ کیا جاوے تو تین جگہہ خرچ کیا جاوے مسجد بنانے مین یا طالب علمون کی کفالت مین یا پل بنانے مین۔ عالمگیری

۱۵۴۳ مقالہ اگر وصیت کی کہ میرا مال گانون کی مصلحتون مین خرچ کیا جاوے تو باطل ہے۔ ایضاً

۱۵۴۴ مقالہ اگر کسی نے کہا کہ مین نے تہ درم فلان مسجد کے یا فلان پل کی وصیت کی تو امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے اوس کی مرمت پر خرچ کیا جاوے گا۔

۱۵۴۵

مقالہ اور اگر اوس نے مرمت کو یا اصلاح کو بیان نکیا تو وصیت باطل ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

باب تہائی مال یا اسکے مانند کسی حصہ کی وصیت کرنے اور اپنے پسر یا دختر کے حصہ کے برابر مال کی یا کم یا زیادہ کی وصیت کرنے میں

۱۵۴۶ مقالہ اگر زید کے واسطے اپنے چوتہائی مال کی اور عمرو کے واسطے نصف مال کی وصیت کی پہر اگر وارثون نے اوسکی اجازت دیدی تو نصف مال عمرو اور چوتہائی مال زید کو دیا جائے گا اور اگر وارثون نے اجازت مذی تو چوتہائی مال سے دونون کو سات حصے ہوکر اس طرح ملین گے کہ عمرو کو چار حصے اور زید کو تین حصے دئے جاوین گے یہ مذہب امام صاحب کا ہے اور صاحبین کے نزدیک اخنین تین حصے ہوکر تقسیم ہون گے جنمین سے دو حصے عمرو کو اور ایک حصہ زید کو ملیگا۔ کذا فی عالمگیری و خزانۃ المفتیین

۱۵۴۷ مقالہ اگر ایک کیواسطے ثلث اور دوسرے کے واسطے سدس کی وصیت کی تو اسکا تہائی مال دونون مین تین تہائی تقسیم ہوگا۔ کذا فی الہدایہ

۱۵۴۸ مقالہ اگر موصی نے ہزار درم کی وصیت کی اور حالانکہ اوسکا مال دین ہی لوگون پر ہزار درم کی جنس سے اور عین بھی ہے تو اگر ہزار درم عین کی تہائی سے نکلے تو اسکو دیا جاوے۔ درالختار

۱۵۴۹ مقالہ اگر اشیاء الجنس وارثون مین مشترک ہون اور بعض وارث قسمت کے

طالب ہون اور بعضے نہ چاہتے ہون تو قاضی انکو تقسیم کریگا زبردستی
سے اور اگر مختلف الجنس ہین تو وہ نہین تقسیم جبری نہوگی۔ درالمختار
۱۵۵۰ مقالہ اگر موصی نے ہزار درم کی وصیت کی اور حالانکہ اوسکا مال دین ہے
لوگون پر ہزار درم اور عین بھی ہے تو اگر عین کی تہائی سے نکلے تو اوسکو
وہی دیا جاوے۔ ایضاً
۱۵۵۱ مقالہ اگر وصیت کی تہائی مال کی زید اور عمرو کے واسطے اور حالانکہ عمرو مردہ
ہے تو زید کے واسطے پوری تہائی ہے اور اوسکا قاعدہ یہ ہے کہ
۱۵۵۲ مقالہ میت یا معدوم چیز مستحق نہین ہوتی کسی چیز کی تو غیر کی مزاحم اور دافع ہو۔ ایضاً
اگر کہا وصی نے کہ میرا ثلث مال مابین زید اور عمرو کے ہے اور حالانکہ
عمرو مردہ ہے تو زید کو نصف ثلث ملیگا اسواسطے کہ لفظ بین کا تنصیف
۱۵۵۳ مقالہ کا موجب ہے۔ ایضاً
اور اگر وصیت کی ثلث مال کی اور حالانکہ وصیت کرنے والا محتاج ہے
وصیت کے وقت تو موصی لہ کے واسطے اوسکا ثلث مال ہے۔ ایضاً
۱۵۵۴ مقالہ ثلث مال مذکور اسوقت ملیگا جبکہ وصیت کی چیز عین یا نوع عین ہو۔ ایضاً
۱۵۵۵ مقالہ لیکن جبکہ وصیت عین کی یا اپنے مال سے ایک نوع کی وصیت چنانچہ
ثلث بکریان کی وصیت کی پھر وہ تلف ہوگئی موصی کے مرنے سے
پہلے تو وصیت باطل ہوگئی بسبب متعلق ہونے وصیت کے عین سے
تو وصیت باطل ہوگئی۔ ایضاً
۱۵۵۶ مقالہ اگر موصی کی بکریان وصیت کے وقت نہ ہون پھر وہ بکریان کو حاصل کرے

مقالہ ۱۵۵۰ پھر مرجاوے تو وصیت صحیح ہے قول صحیح مین - ایضاً

مقالہ ۱۵۵۱ اگر وصیت کی اجنبی شخص اور اپنے وارث کے واسطے اور اپنے قاتل کے واسطے تو اجنبی شخص کو نصف وصیت ملے گی اور وارث اور قاتل دونون محروم ہونگے - ایضاً

مقالہ ۱۵۵۲ اگر وصیت کی متفاوت تین کپڑون عمدہ اور اوسط اور ناقص کی تین شخصون کو ہر ایک کو ایک کپڑا پھر ان تینون کپڑون مین سے ایک کپڑا ضائع ہوگیا اور معلوم نہین کونسا کپڑا ضائع ہوا اور موصی کا وارث کہتا ہے ہر ایک آدمی کو تیرا حق ضائع ہوگیا تو وصیت باطل ہوگی - ایضاً

مقالہ ۱۵۵۳ اگر دو فرزندون مین سے ایک فرزند نے اپنے باپ کے ثلث مال کی وصیت کا اقرار کیا ہے اور ترکہ دونون فرزندون کے پاس ہے تو وہ مقرر ٹھہرا اوس مال کی تہائی کا جو اوسکے پاس ہے اور راس المال کی جو اوس کے بھائی کے پاس ہے تو اوسکا اقرار حق مین مقبول ہے اور نہ اوس کے بھائی کے حق مین - ایضاً

مقالہ ۱۵۵۴ اور برخلاف اسکے اگر ایک فرزند نے اقرار کیا دین کا اپنے باپ پر اسواسطے اوسکا تمام دین دنیا لازم ہوگا بسبب مقدم ہونے دین کے میراث پر - ایضاً

باب وصیت اقارب وغیرہم کے بیان مین

مقالہ ۱۵۵۵ شخص ہمسایہ اور پڑوسی وہ ہے جو اوس کے گھر کے متصل اور ملاصق ہو

۱۵۵۵ اور صاحبین نے کہا کہ جو ایک محلہ مین رہتا ہو۔ درالمختار

مقالہ امام محمد نے کہا جب وصیت کی اپنے ہمایہ کے واسطے تو یہ وصیت اوس کے گھر کے ملاصقین کے واسطے ہے خواہ قریب از دروازہ ہون یا بعید ہون۔ ایضاً

۱۵۵۶ مقالہ سسرال کے لوگ وہ ہین جو جورو کے محرم قرابتدار ہین۔ ایضاً

۱۵۵۷ مقالہ اور بعض نے جورو کے والدین کے ساتھہ سسرال کا لفظ خاص کیا ہے۔ ایضاً

۱۵۵۸ مقالہ اہل عبارت ہے اوسکی جورو سے صاحبین کے نزدیک جو اوس کے عیال اور نفقہ مین داخل ہون سوائے لونڈی اور غلام کے صاحبین کا قول ارجح ہے۔ ایضاً

۱۵۵۹ مقالہ آل عبارت ہے اوس کے اہل بیت اور اوس کے اوس قبیلہ سے جسکی طرف وہ منسوب ہوتا ہے۔ جبکہ آل سے اہل بیت اور قبیلہ مراد ہون تو آل مین داخل ہے ہر وہ شخص جو موصی کیطرف منسوب ہے۔ ایضاً

۱۵۶۰ مقالہ آل مین غنی اور فقیر سب داخل ہین۔ ایضاً

۱۵۶۱ مقالہ موصی کی آل مین داخل نہین اوس کے بیٹون کی اولاد اور نہ اوس کے بہنون کی اولاد اور نہ کوئی وہ شخص جو اوس کے مان کا قرابتدار ہی۔ ایضاً

۱۵۶۲ مقالہ موصی کی جنس اوس کے باپ کے اہل بیت ہین اسواسطے انسان متجانس ہوتا ہے اپنے باپ کا نہ مان کا۔ ایضاً

۳۶۳ مقالہ اگر عورت نے اپنے جنس یا اپنے اہل بیت کے واسطے وصیت کی

تو اس عورت کا بیٹا وصیت مین داخل نہین اسواسطے کہ بیٹا باپ کے
طرف منسوب ہوتا ہے نہ مان کے طرف مگر یہ باپ اوس فرزند کا اس موصیہ
کے باپ کی قوم سے ہو تو اسوقت مین اوس عورت کا بیٹا بھی وصیت
مین داخل ہوگا اسواسطے کہ وہ ہم جنس ہے۔ کذا فی درالمختار ردالدرر
۱۵۶۴ مقالہ اگر موصی کا ایک چچا اور دو ماموں ہون تو صاحبین کے نزدیک تین تہائی
مال ہوگا ہر ایک کو ایک تہائی ملیگا برابر۔ ایضاً
۱۵۶۵ مقالہ اگر موصی کا ایک چچا ہو اور کوئی نہین تو نصف اوسکے واسطے اور نصف ثانی
اوس کے وارثون کے واسطے۔ ایضاً
۱۵۶۶ مقالہ اگر موصی کا کوئی محرم نہ ہو تو صاحبین کے نزدیک غیر محرم کے طرف وصیت
صرف ہوگی دادہال اور ننہال صاحبین کے نزدیک سب قرابت
مین داخل ہین۔ ایضاً
۱۵۶۷ مقالہ اگر وصیت کی فلانے شخص کے ولد کے واسطے تو مرد اور عورت برابر ہین
اسواسطے کہ ولد کا لفظ مرد اور عورت دونون کو شامل ہے یہانتک
کہ پوتے کے بچے کو بھی شامل ہے۔ ایضاً
۱۵۶۸ مقالہ اگر وصیت کی فلانیکے وارثون کے واسطے تو ایک مرد کو دو عورتون
کے برابر حصہ ملیگا بطور میراث کے۔ ایضاً
۱۵۶۹ مقالہ اگر وصیت کرنے والا مرگیا اس شخص کے مرنے سے پہلے جسکے وارثون
اور عقب کے واسطے وصیت ہوئی تو اس کے وارثون اور عقب کے
واسطے وصیت باطل ہوگئی۔ ایضاً

پہر اگر وارثون کے ساتھہ دوسرا شخص موصی لہ ہو چنانچہ موصی کا یہ قول کہ مین نے وصیت کی فلانے شخص کے لئے اور اوس کے وارثون اور عقب کے لئے تو بالکل وصیت فلانے موصی لہ کے لئے ہوگی نہ اوس کے وارثون اور عقب کے واسطے اسلئے کہ وارثون کا لفظ شامل نہین انکو مگر بتعدد مرجانے اوس شخص کے۔ ایضاً

باب وصی کے بیانمین

مقالہ ۱۵۷۰ اپنے مال مین تصرف کرنے کے بعد موت کے وصیت کی اور اوس کو مفوض الیہ اور وصی بھی بولتے ہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۷۱ اگر ایک شخص نے دوسرے کو وصیت کی اور اوس نے قبول کیا موصی کے نزدیک تو وصی ہونا صحیح ہوگیا۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۷۲ اگر موصی کے سامنے وصی نے رد نکیا تو اوسکا رد کرنا صحیح نہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۷۳ پہر اگر موصی نے سکوت کیا پہر اوسکا وصیت کرنے والا مرگیا تو وصی کو رد کرنا اور قبول کرنا جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۷۴ اور عقد وصیت لازم ہوجاتی ہے وصی کی کوئی چیز بیع کرنے سے موصی کے ترکہ سے اگرچہ وہ اپنے وصی ہونے کو نہ جانتا ہو اسواسطے وصایت کا علم ہونا شرط نہین اوس کے تصرف کے صحیح ہونے مین۔

مقالہ ۱۵۷۵ پہر اگر وصی نے قبول وصایت سے سکوت کیا پہر رد کیا موصی کی موت کے بعد پہر وصایت کو قبول کیا تو جائز ہے مگر جبکہ قاضی نے اوسکو نافذ کردیا ہو۔ ایضاً

۱۵۷۶ مقالہ جو وصی کہ عاجز ہو وصایت کے قیام سے فی الحقیقت نہ فقط وصی کے اظہار سے تو قاضی اوس کے ساتھہ اور وصی کو ملاوے اور وارثون کے حق رعایت کرنے کے واسطے۔ ایضاً

۱۵۷۷ مقالہ اگر قاضی کو وصی کی عاجزی اصلاً ظاہر ہو تو دو شخص کو بدلے کے وصی مقرر کرے۔ ایضاً

۱۵۷۸ مقالہ اگر ایک وصی مرگیا اگر میت نے وصی زندہ کو وصی کیا یا دوسرے شخص کو وصی کیا تو فقط اسی کو ترکہ مین تصرف کرنا جائز ہے اور اوسکی حاجت نہین کہ قاضی دوسرا وصی مقرر کرے۔ ایضاً

۱۵۷۹ مقالہ وصی کا وصی دونون ترکون مین وصی ہے۔ ایضاً

۱۵۸۰ مقالہ اور صحیح تقسیم وصی کی بالغ غایب ہوکر یا صغیر وارثون کا نائب ہوکر موصی لہ کے ساتھہ جسکے واسطے تہائی مال کی وصیت ہوئی اگر وارث موجود نہون تو وصی کو جائز ہے کہ موصی لہ کو میت کے ترکہ سے تہائی مال دیدے ایضاً

۱۵۸۱ مقالہ وصی کا قسمت کرنا موصی لہ کے جانب سے نائب ہوکر خواہ موصی لہ غایب ہو یا حاضر ہو بدون اوس کے اذن کے وارثون کے ساتھہ تو وہ قسمت صحیح نہین اگرچہ وارث صغیر ہون۔ کذا فی الزیلعی

باب وصیت پر گواہی دینے کے بیان مین

۱۵۸۲ مقالہ اگر زید نے عمرو دو وصیون نے گواہی دی کہ میت نے ہمارے ساتھہ بکر کو بھی وصی کیا ہے اور بکر نے دعوی کیا ہے تو استحسانا جائز ہوگا کذا فی المحیط والعلم

۱۵۸۳
مقالہ باطل ہے گواہی دو وصیون کی وارث صغیر کے مال کی ہر طرح خواہ صغیر
کو میراث سے مال ملا ہو یا ہبہ وغیرہ سے یا وارث بالغ کے حق مین
وصیون کی گواہی میت کے مال کی باطل ہے۔ درالمختار
۱۵۸۴
مقالہ اور صحیح ہے گواہی ان دونون کی بغیر مال میت کے بسبب متطوع ہونے
۱۵۸۵
دونون وصیون کی ولایت کی اوس مال سے تو اب تہمت کا مقام نہین ایضاً
مقالہ اگر میت کے دو بیٹون نے جب یہ گواہی دی کہ اونکے باپ نے ایک
مرد کو وصی کیا ہے تو گواہی لغو ہے اسواسطے کہ دونون نے اپنے
واسطے منفعت کھینچی بسبب قایم کرنے ایک کھیان کے ترکہ کے واسطے بشرطیکہ
وہ شخص وصی ہونے کا منکر ہوا اور اگر وہ موصی ہونے کا دعوی کرے
تو گواہی مذکور مقبول ہوگی باعتبار احسان کے۔ ایضاً
۱۵۸۶
مقالہ وصی نے میت کی وصیت کو جاری کیا اپنی ذات کے مال سے تو اسقدر
مال ترکہ میت سے بھر لے ہر طرح اور اسی اطلاق پر فتوی ہے کذا فی الدرر والمختار
۱۵۸۷
مقالہ اگر پسران وصی نے گواہی دی کہ فلان میت نے ہمارے باپ کو وصی
کیا ہے اور وصی اوسکا مدعی ہے اور وارث لوگ مدعی نہین ہین تو
قیاساً و استحساناً یہ گواہی قبول نہ ہوگی اور قاضی کو اختیار نہین ہے
کہ ایسے شخص کو جو وصی ہونا طلب کرتا ہے بدون گواہی کے اوسکی
درخواست پر وصی مقرر کرے۔ عالمگیری
۱۵۸۸
مقالہ اگر دو گواہون نے گواہی دی کہ میت نے اس زید کو وصی مقرر کیا پھر زید
کے بیٹون نے گواہی دی کہ میت نے ہمارے باپ کو وصیت سے معزول

کردیا ہے اور فلان شخص کو مقرر کیا ہے تو دونون کی گواہی جایز ہوگی۔ عالمگیری

۱۰۸۹ مقالہ اگر دو گواہون مین سے ایک نے گواہی دی کہ میت نے اسکو جمعرات کے دن وصی کیا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ میت نے اوس کو جمعہ کے روز وصی کیا ہے تو ایسی گواہی مقبول ہوگی۔ کذا فی المحیط

۱۰۹۰ مقالہ اگر زید نے گواہی دی کہ میت نے ان دونون کے واسطے اپنی باندی دینے کی وصیت کی ہے پھر جن دونون کے واسطے اوس نے گواہی دی ہے اونہون نے گواہی دی کہ میت اسکے بعد زید کے واسطے اوس کی وصیت کردی ہو تو بالاتفاق جائز ہے۔ عالمگیری

۱۰۹۱ مقالہ اگر زید اور عمرو نے گواہی دی بکر و خالد کے واسطے کہ میت نے ان دونون کے واسطے اپنے تہائی مال کی وصیت کی ہے پھر بکر اور خالد نے گواہی دی کہ میت نے زید و عمرو کے واسطے تہائی مال کی وصیت کی ہے تو گواہی باطل ہے۔ عالمگیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب فرایض و وصایا مین

باب اول فرایض جمع فریضہ کی ماخوذ از فرض ہے

مقالہ ۱۵۹۲ (شرع) شرع مین فرض اسکو کہتے ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور انکو بواسطے فرایض کہتے ہین کہ یہ سہام مقدر بدلیل قطعی ہین۔

مقالہ ۱۵۹۳ (لغت مین) بمعنی بقا ہے اور شرع مین ایک کے مال انتقال بجانب دوسرے کے بطریق خلافت کے ارث کہلاتا ہے عالمگیری عن خزانۃ المفتیین

مقالہ ۱۵۹۴ ترکہ سے چار طرح کے حق متعلق ہوتے ہین۔ میت کی تجہیز و تکفین قرضہ۔ وصیت۔ میراث۔ ولیکن اس سے ایسا حق مستثنے ہے جو کسی عین مال سے متعلق ہو جیسے مال مرہون۔

١٥٩٥

مقالہ

پھر قرضہ میت ادا کیا جاوے اور یہ تین حال سے خالی نہ ہوگا یا تو سب کا سب قرضہ صحت ہوگا یا سب قرضہ مرض ہوگا پس اگر سب قرضہا ے صحت ہون یا سب قرضہا مرض ہون تو سب یکسان ہونگے کہ بعض پر بعض مقدم نہونگے اور اگر بعضے قرضہائے صحت اور بعضے مرض ہون اور اقرار مریض ثابت ہے تو قرضہ صحت مقدم ہوگا اور جو قرضہ بگواہان عادل ثابت ہو یا بمعائنہ ثابت ہو تو ایسا قرض مرض اور قرض صحت یکسان ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری و در المختار

١٥٩٦

مقالہ

استحقاق میراث تین طور پر ہوسکتا ہے ایک تو نسب ہو خواہ قرابتدار ہو یا سبب ہو جیسے زوجیت۔ عالمگیری و در المختار و سراجی ایضاً

١٥٩٧

مقالہ

وارث تین قسم کے ہوتے ہین ذوی الفرایض اور عصبات اور ذوی الارحام

باب ذوی الفروض کے بیان مین

١٥٩٨

مقالہ

ذوی الفروض ہر اوس وارث کو کہتے ہین جسکا حصہ کتاب اللہ و کتاب الرسول سے مقدر ہو مردون مین تین باپ و دادا و اخیافی بھائی عورتین سات بیٹی اور پوتی اور سگی بہن اور اخیافی بہن اور ماں اور دادی اور سوتیلی بہن یہ سب وارث نسبی ہین اور زوجین وارث سببی ہین۔ ایضاً

١٥٩٩

مقالہ

اصحاب فروض بارہ نفر ہین جنمین سے دس نسبی ہین اور دو سببی ہین پس دس نسبی مین تین مرد ہین اور سات عورتین ہین۔ مردون مین سے اول باپ ہے اور اوسکی تین حالتین ہین (اول) فرض محض باپ کے واسطے

فرض چھٹا حصہ ہے پس جبکہ میت کے پسر کے ساتھہ باپ ہو یا پسر کے
پسر کے ساتھہ یا کتنا ہی نیچا ہو تو باپ کو چھٹا حصہ فرض ملیگا اور (دوم)
تعصیب محض ہے یعنے عصبہ قرار دیا جائیگا جب میت نے سوائے باپ
کے کوئی خلف نہ چھوڑا ہو تو باپ کو کل مال بوجہ عصب ہونیکے لے گا۔
(سوم) فرض و تعصیب معًا اور یہ اوسوقت ہوتا ہے کہ باپ کے ساتھہ
میت کی دختر ہو یا اوس کے ولد کی دختر موجود ہو تو باپ کو چھٹا حصہ
بطور فرض کے ملیگا دختر کا حصہ نکالکر باقی بھی باپ کو بوجہ عصوبت کے
ملیگا۔ کذا فی عالمگیری عن خزانۃ المفتین

۱۶۰۰ مقالہ (دوم) جد صحیح اور جد صحیح وہ ہے جسکی میت کی جانب قرابت مین مان
داخل نہ ہو جیسے باپ کا باپ یا باپ کے باپ کا باپ اور اگر میت کی
نسبت کرنے مین مان داخل ہو تو وہ جد فاسد ہے جیسے باپ کی مان کا
باپ یا باپ کے باپ کی مان کا باپ یا باپ کے باپ کی مان کے
باپ کا باپ۔

۱۶۰۱ مقالہ واضح ہو کہ باپ کے نہونے کی صورت مین جد صحیح مثل باپ کے ہے۔

(سوم) اخیافی بہائی اگر ایک ہو تو اوسکو چھٹا حصہ اور اگر دو یا زیادہ ہون
تو انکو تہائی ملے گی۔

۱۶۰۲ مقالہ اول دختر صلبی اگر ایک ہو تو اوسکو نصف ملے گا اور اگر دو یا زیادہ ہون
تو اون کو دو ثلث ملین گے۔

۱۶۰۳ مقالہ اگر پسر اور دختر دونون موجود ہون تو دخترون کو پسر عصبہ کر دیتا ہے

دوم دادا کا احوال

سوم اخیافی بہائی کا احوال

اول دختر صلبی کا احوال

پس میراث اس طرح تقسیم ہوگی کہ پسر کو دختر سے دوچند ملیگا۔

۱۶۰۴ مقالہ (دوم) دختر پسر کا احوال پس اگر ایک ہو تو اوسکو نصف اور اگر دو یا زیادہ ہون تو دو تہائی ملیگا پس اولاد صلبی نہونے کے وقت دختران پسر مثل دختران صلبی کے ہین۔

۱۶۰۵ مقالہ اگر اولاد صلبی اور اولاد پسر کی موجود ہون اور اگر اولاد صلبی مین مذکر موجود ہو تو اولاد پسرین مین سے کسیکو کچھہ نہ ملیگا۔

۱۶۰۶ مقالہ اگر اولاد صلبی مین فقط ایک دختر ہو تو اسکو نصف ملے گا۔

۱۶۰۷ مقالہ اگر دختران صلبی دو یا زیادہ ہون تو انکو دو تہائی دیکر باقی سب اولاد پسرین مذکر اور مونث کے درمیان مذکر کو مونث کے دوچند کے حساب سے تقسیم ہوگا اور جمہور علما کا مذہب یہی ہے۔

۱۶۰۸ مقالہ (سوم) تیسری صاحب فریضہ عورتونمین سے مان ہے اور اوس کے واسطے تین حال ہین اوّل اگر مان کے ساتھہ میت کی اولاد ہو یا اولاد پسر ہو یا دو بھائی و بہن کسی جہت سے ہون تو اوسکو چھٹا حصہ ملیگا (دوم) اگر یہ لوگ نہون تو اوس کے تہائی حصہ ملیگا (سوم) اگر جورو مری تو زوج کا حصہ نکالنے کے بعد اور اگر زوج مرے تو جورو موجودہ کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی رہے اوسکی تہائی ملے گی۔ عالمگیری

۱۶۰۹ مقالہ جدہ صحیحہ جیسے مان کی مان اگرچہ کتنے ہون درجہ مین نیچے تک اور جس جدہ کی نسبت بیان کرنے مین دو مان کے درمیان باپ آوے وہ جدہ فاسدہ ہے اور جدہ صحیحہ کے واسطے چھٹا حصہ ہے باپ کے طرف سے یا مان کی طرف سے ہو

ایک ہو یا زیادہ ہون پس سب حصے مین شریک ہو جائین گے
بشرطیکہ ثابت ہون۔

۱۶۱۰ مقالہ اور اگر ایک جدہ ایسی ہو کہ اوسکا رشتہ نسبی دو طرف سے ہو اور دوسری
ایسی ہو کہ اوسکا رشتہ ایک ہی طرف سے ہو تو چھٹا حصہ دونون مین
نصفا نصف تقسیم ہوگا اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری و کتب الفن

بیان حصص بہنون کا بیان

مقالہ اگر حقیقی بہن ایک ہو تو نصف اگر دو یا زیادہ ہون تو دو تہائی ترکہ ملے گا
اگر اون کے ساتھ مان اور باپ کی طرف سے سگا بھائی ہو تو مرد کو عورت
کے دوچند حساب سے ملیگا اور اگر دختران صلبی یا پسر کی دختر ہون تو ایسی
بہنون کو باقی ترکہ ملیگا۔ ایضاً

بیان حصص اخیافی بہنون کا بیان

۱۶۱۱ مقالہ ششم فقط جو باپ کی طرف سے جو بہنین ہون اونکا حال سگی بہنین ہونیکی
صورت مین مثل سگی بہنون کے ہے۔

۱۶۱۲ مقالہ اخیافی بہن اگر ایک ہو تو اسی کے واسطے چھٹا حصہ اور اگر دو یا زیادہ ہون
تو تہائی ہے۔

بیان حصص بہنون کا بیان

۱۶۱۳ مقالہ اور تمام بھائی اور بہنین درصورتیکہ میت کا بیٹا موجود ہو یا پسر کا پسر ہو اگرچہ
کتنا ہی نیچے درجہ کا ہوگا ساقط ہو جائین گی اور باپ کے ہوتے ہے
بالاتفاق ساقط ہو جاوینگی اور دادا کے ہوتے ہوئے امام صاحب کے نزدیک
ساقط ہونگی۔

بیان حصص زوجین کا بیان

۱۶۱۴ مقالہ زوج کو درصورتیکہ زوجہ کی اولاد نہ ہو اور اوس کے پسر کی اولاد نہ ہو تو نصف
ملتا ہے اور اگر اوسکی اولاد ہو یا اوس کے پسر کی اولاد ہو تو چوتھائی ملتا ہے۔

زوجہ کو اپنے زوج میت کے ترکہ مین سے ان دونون وارثون کے
موجود نہونے کی صورت مین چوتہائی اور ان دونون مین سے کسی کے
ہونے کی صورت مین آٹھوان حصہ ملتا ہے اور اگر کئے جورو ہون تو
وہی چوتہائی یا آٹھوان حصہ مین برابر کی شریک ہوجائین گی اور اسپر اجماع
ہے ۔ کذا فی کتاب اللہ

مقالہ ۱۶۱۵ (فایدہ) جو حصص کتاب اللہ سے مفروض ثابت ہین وہ چھہ ہین ۱ نصف ۲ ربع ۳ ثمن ۴ دو ثلثان ۵ ثلث ۶ سدس پس نصف حصہ پانچ
قسم کے وارثون کا ہے شوہر کا جبکہ میت کی اولاد یا میت پسر کی اولاد نہو
اور صلبی دختر کا ہے اور پسر کی دختر کا جبکہ دختر صلبی موجود نہو اور سگی بہن
کا اور فقط علاتی کا بشرطیکہ سگی بہن موجود نہ ہو چوتہائی حصہ زوج کا جبکہ زوجہ
کے اولاد یا پسر کی اولاد ہو اور زوجہ یا چند زوجات کا جبکہ میت کی اولاد
یا میت کے پسر کی اولاد نہ ہو اور آٹھوان حصہ فقط زوجہ اور زوجات کا
بشرطیکہ میت کی یا میت کے پسر کی اولاد ہو اور دو ثلثائی حصہ چار قسم وارثونکا
ہے دو یا دو سے زیادہ دختران صلبی کا ہے اور پسر کی دو دختر یا دو سے
زیادہ دختر کا جبکہ دختران صلبی مین سے کوئی نہ ہو اور سگی دو بہنون یا دو سے
زیادہ بہنون کا ہے اور فقط علاتی دو بہنون یا زیادہ کا ہے بشرطیکہ سگی بہن
کوئی نہو اور ثلثائی حصہ دو قسم کا ہے مان کا ثلثائی حصہ ہے جبکہ میت کی
اولاد یا میت کے پسر کی اولاد نہ ہو اور نہ دو بہائی اور بہنین ہون اور فقط
مان کی طرف دو یا دو سے زیادہ بہائی یا بہنون کا ہے اور چھٹا حصہ سات قسم

کے وارثون کا ہے باپ کا جبکہ میت کی اولاد یا پسر کی اولاد ہو اور دادا کا بشرطیکہ
باپ نہ ہو اور مان کا ہے جبکہ میت کی اولاد یا میت کے پسر کی اولاد یا دو بہائی
اور بہنون مین سے ہون اور جدہ یا جدات کا چھٹا حصہ ہے جبکہ وہ وارث
ہو سکتی ہون اور دختر صلبی کے ساتھہ دختر پسر کا چھٹا حصہ ہے تاکہ دو تہائی
پوری ہو جاوے اور سگی بہن کے ساتھہ فقط علاتی کا چھٹا حصہ ہے تاکہ
دو تہائی پوری ہو اور فقط مان کی ایک اولاد کا چھٹا حصہ ہے خواہ مذکر ہو
یا مونث ہو۔ عالمگیری عن خزانۃ المفتیین وکتب الفن

باب عصبات کے بیان مین

۱۶۱۶ مقالہ عصبہ اوس وارث کو کہتے ہین جسکا کوئی حصہ مقرر نہ ہو اور اصحاب الفروض
سے جو حصہ باقی رہتا ہے وہ سب لے لیتا ہے اور اگر تنہا ہوتا ہے تو سب
مال لیلیتا ہے۔ عالمگیری ایضاً کتب الفن

۱۶۱۷ مقالہ عصبہ دو قسم ہے ایک نسبی اور دوم سببی۔ عصبہ نسبی تین طرح پر ہوتا ہے
عصبہ بنفسہ وہ ہر ایسا مذکر ہے جسکی میت کی جانب نسبت بیان کرنے مین
مونث بیچ مین نہ آوے اور وہ چار قسم ہے۔ جزء میت جیسے بیٹا اور اصل
جیسے باپ دادا وغیرہ اور اس کے باپ کا جزو وغیرہ جیسے سگا بھائی اور اوس کے
دادے کا جزو جیسے سگا چچا۔

۱۶۱۸ مقالہ ان عصبات مین سے سب سے اقرب بیٹا ہے پھر پسر کا پسر اگرچہ کتنا ہی نیچے ہو
درجہ مین پھر دادا ہے اگرچہ کتنا اونچے درجہ کا ہو جیسے پڑدادا وغیرہ پھر

اول عصبہ بنفسہ کا بیان

سگا بھائی پھر علاتی بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر علاتی بھائی کا بیٹا پھر سگا چچا
پھر علاتی چچا پھر سگے چچا کا بیٹا پھر علاتی چچا کا بیٹا پھر باپ کا سگا چچا پھر باپ کا
علاتی چچا پھر باپ کے سگے چچا کا بیٹا پھر باپ کے علاتی چچا کا بیٹا پھر دادا کا
چچا۔ علیٰ القیاس۔ کذا فی عالمگیری عن المبسوط و در المختار وغیرہما فی کتب الفن

دوم عصبہ لغیرہ کا بیان

۱۶۱۹ مقالہ عصبہ لغیرہ یعنے غیر کے سبب سے عصبہ ہوجاوے اور وہ ایسی عورت ہے
جو ایسے مذکر کے سبب سے عصبہ ہوجاوے جو اوس کے درجہ مین ہے
وہ چار عورتین ہین ایک دختر بوجہ پسر اور دوم دختر پسر بوجہ پسر پسر کے
سوم سگی بہن بوجہ اپنے بھائی کے چہارم علاتی بہن بوجہ اپنے بھائی کے
عصبہ ہوجاتی ہے۔

سوم عصبہ مع غیرہ کا بیان

۱۶۲۰ مقالہ سوم عصبہ مع غیرہ یعنے جو غیر کے ساتھہ عصبہ ہوجاوے اور وہ ہر عورت
ہے جو دوسری عورت کے ساتھہ عصبہ ہوجاوے جیسے سگی بہنین یا
علاتی بہنین کہ میت کی بیٹون یا میت کے پسر کے بیٹون کے ساتھہ عصبہ
ہوجاتی ہین۔ کذا فی المحیط و کتب الفن

باب حجب کے بیان مین

۱۶۲۱

۱۶۲۲ مقالہ حجب دو طرح کا ہوتا ہے حجب نقصان اور حجب حرمان پس نقصان یہ ہے
کہ حصہ زائد سے محجوب ہوکر کم کے طرف راجع ہو۔ کذا فی عالمگیری و سراجی

۱۶۲۳ مقالہ حجب حرمان اوسکو کہتے ہین جو بالکل محروم ہوجاوے حصے سے
پہنچے وارث ہین کہ وہ بالکل محجوب نہین ہوتے ہین۔ باپ۔ بیٹا۔ زوج۔ زوجہ۔ مان

بیٹی۔ اور ان کے سوائے جو وارث قریب ہوتا ہے وہ بعید کو محجوب کر دیتا ہے جیسے باپ دادا کو اور بیٹا پوتے کو۔ ایضاً

۱۶۲۶ مقالہ جو وارث محجوب ہوا وہ دوسرے کو بالاتفاق محجوب کر سکتا ہے جیسے دو بھائی یا دو بہنیں یا زیادہ ہوں خواہ کسی جہت سے ہوں یہ باپ کے ہوتے ہوئے محجوب ہونگی۔ عالمگیری

۱۶۲۵ مقالہ علاتی بھائی حقیقی بھائیوں کے ہوتے ہوئے ساقط ہوتے ہیں۔

۱۶۲۷ مقالہ اخیافی بھائی حقیقی بھائیوں کے ہوتے ہوئے ساقط ہوتے ہیں۔

۱۶۲۸ مقالہ خواہ پسر کی پسر اولاد ہو تو بھی ساقط ہوتے ہیں۔

۱۶۲۹ مقالہ جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کو محجوب کر دیتی ہیں۔

مقالہ (اول) میت کی ماں کی ماں کی ماں کی ماں (دوم) میت کے باپ کی ماں کی ماں کی ماں کی ماں (سوم) میت کے باپ کے باپ کی ماں کی ماں کی ماں کی ماں (چہارم) میت کے باپ کے باپ کے باپ کی ماں کی ماں کی ماں (پنجم) میت کے باپ کے باپ کے باپ کے باپ کی ماں اور جو جدہ کہ درجہ میں متفاوت ہو تو ہمیشہ اوسکو جو اوس سے قریب ہوگی وہ محجوب کرے گی۔ کذا فی عالمگیری عن خزانۃ المفتیین وکتب الفن

فصل میراث مرتد کے بیان میں

۱۶۳۰ مقالہ جو شخص مرتد ہو گیا وہ مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور نہ اپنے مثل دوسرے مرتد کا مرتد وارث ہوگا۔ کذا فی البخاری والمحیط

فصل میراث حمل کے بیان مین

مقالہ ۱۶۳۱ جو بچہ پیٹ مین ہو وہ وارث ہوتا ہے اور اوسکا حصہ رکھا جائے گا اسپر جمیع اصحابہ کا اجماع ہے فقہا کے نزدیک اگر دو سال تک وہ زندہ پیدا ہوا تو وارث ہوگا اور یہ اسوقت ہے کہ یہ حمل اوسی میت کا ہو۔

مقالہ ۱۶۳۲ اگر میت نے اولاد چھوڑی اور ایک حمل چھوڑا تو ایک پسر کا حصہ کہہ چھوڑا جائیگا اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۳۳ اگر مردہ پیدا ہوا تو وہ وارث نہین ہوگا۔

مقالہ ۱۶۳۴ اوسکا زندہ پیدا ہونا اس طور سے معلوم ہوگا کہ وہ پیدا ہوتے ہی سانس لیوے یا اوسکی آواز سنائی دے یا چھینک لے یا کوئی اوسکا عضو حرکت کرے مثل آنکھین یا ہوٹ یا ہاتھ کے۔ کتب فقہ

مقالہ ۱۶۳۵ اگر نصف سے زیادہ نکلا پھر وہ مرگیا تو وہ وارث ہوگا اسواسطے اکثر کا حکم کل کا ہے اگر اسکے بالعکس ہو تو نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۳۶ اگر سر نکلا تو اوسکے سینے کا اعتبار ہوگا اگر اولٹا نکلا تو اوس کے ناف تک کا اعتبار ہوگا اور اگر استہلال کے بعد مرگیا تو وارث ہوگا اور اوسکی میراث بھی وارث کو ملے گی اگر حاملہ کے پیٹ مین کسی نے ضرب یا کوئی صدمہ پہونچایا اور حمل ساقط ہوگیا تو یہ جنین بمنزلہ وارثون کے ہوگا اور اوسکا حصہ اوس کے وارثون کو اوسکی میراث سے ملیگا۔ ایضاً

باب مفقود اور قیدی اور غرق اور حرق کے بیان مین

۱۶۳۷ مقالہ واضح ہو کہ مفقود وہ شخص ہے جو کسی طرف کو نکل گیا کہ اوسکی تلاش کی گئی مگر اوسکا پتہ معلوم نہین اور زندگی اور موت کا کوئی حال معلوم نہین۔ کذا فی المحیط

۱۶۳۸ مقالہ مفقود اپنے مال کے حق مین زندہ اعتبار کیا جاتا ہے اور مال غیر کے حق مین مردہ اعتبار کیا جاتا ہے یہانتک کہ اتنی مدت گذر جاوے کہ یہ معلوم ہو کہ وہ اتنی مدت تک زندہ نہین رہ سکتا ہے یا اوس کے ہم عمر لوگ سب مرجاوین تو اپنے مال کے حق مین مردہ اعتبار کیا جائیگا۔

۱۶۳۹ مقالہ اگر مفقود کے ساتھہ ایسے وارث ہون جو محجوب نہین ہو سکتے ہین جیسے جد اور جدہ تو انکو پورا حصہ دیدیا جائے گا۔

۱۶۴۰ مقالہ جسکو کافرون نے قید کیا ہو اوسکا حکم میراث مین مثل اور مسلمانون کے ہے جبتک کہ اوس نے اپنا دین نہ چھوڑا ہو اور اگر اوس نے دین اسلام چھوڑ دیا تو اوسکا حکم مثل مرتد کے ہے۔

۱۶۴۱ مقالہ اگر ایک جماعت جلکر یا ڈوب کر مرگئی اور یہ نہین معلوم ہوتا کہ پہلے کون مرے تو ایسا قرار دیا جائیگا کہ گویا وے سب ساتھہ ہی مرے ہین پس انمین سے ہر ایک کا مال اوس کے وارث کو ملیگا اور انمین کوئی دوسرے کا وارث نہوگا لیکن اگر انمین موت کی ترتیب معلوم ہو تو پہلے مرنیوالے کا پچھلا مرنے والا وارث ہوگا اور یہی حکم اگر چند آدمیون پر دیوار یا مکان گر کر مرگئے یا معرکہ مین قتل ہوگئے اور یہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ پہلے کون مرا ہے تو بھی یہی حکم ہے۔ عالمگیری وغیرہ

فصل خنثی کے بیان مین

۱۶۴۲

مقالہ اگر بچہ کے فرج ہو اور ذکر بھی ہو تو وہ خنثی ہے پس اگر وہ ذکر سے پیشاب کرے تو لڑکا ہے اور اگر فرج سے پیشاب کرے تو وہ لڑکی ہے اور اگر دونون سے پیشاب کرے تو جس سے پہلے پیشاب نکلے اوسی کے موافق حکم ہوگا اور اس امر مین بھی یکسان ہو تو وہ خنثی مشکل ہے اور اگر دونون سوراخ سے پیشاب نکلتا ہے تو کثرت پیشاب کا کچھ اعتبار نہ ہوگا بخلاف قول صاحبین کے پھر بلوغ مین اوس کے داڑھی نکلے یا اوس کے چھاتیان مثل عورتون کے برآمد ہوئین یا اوسکی چھاتیون مین سے دودہ اوتر آیا یا حیض آیا اور اصل اسمین یہ ہے امام صاحب اسکو میراث کے حصہ مین سے کمتر حصہ دیتے ہین کیونکہ اسمین احتیاط ہے۔ عالمگیری عن خزانۃ المفتیین

باب ذوی الارحام کے بیانمین

۱۶۴۳ مقالہ ذوی الارحام ہر ایسے قریب نسبی کو کہتے ہین جسکے واسطے کوئی حصہ مقرر نہین ہے اور نہ وہ عصبہ ہے۔

۱۶۴۴ مقالہ اگر اور کوئی وارث نہ ہوگا بجز ذوی الارحام کے تو وہ سب مال لے لیگا وہ مثل عصبات کے ہے۔ عالمگیری

۱۶۴۵ مقالہ ذوی الارحام چار قسم ہین۔

۱۶۴۶ مقالہ قسم اول۔ فروع منسوب بجانب میت ہون جیسے میت کی دختر انکی اولاد اور میت کے پسر کی دختران کی اولاد۔

۱۶۴۷ مقالہ قسم دوم جنکی طرف میت منسوب ہو اور وہ اجداد فاسدہ جدات فاسدہ ہین

۱۶۴۸ مقالہ قسم سوم جو میت کی مادر و پدر کی جانب منسوب ہون جیسے حقیقی بہائیونکی بیٹیان یا علاتی بہائیون کی بیٹیان یا اخیافی بہائیون کی اولاد اور سب بہنون کی اولاد۔

۱۶۴۹ مقالہ قسم چہارم جو منسوب بجانب جدہ و جدہ میت ہو جیسے مادر چچا اور انکی اولاد اور پھوپھیان اور اونکی اولاد اور ماموں اور خالائین اور اونکی اولاد علاتی چچا کی بیٹیان۔۴

پس یہ لوگ اور جو انکے رشتہ مین ہون یہ سب ذوی الارحام ہین پس انمین اعلا درجہ کا قسم اول ہے گو وہ کتنا ہی دور ہو پھر دوسری قسم پھر تیسری قسم پھر چوتھی قسم جیسے عصبات مین ترتیب ویسی ہی انمین ملحوظ ہین۔

۱۶۵۰ مقالہ اگر قسم اول مین کوئی موجود ہو اگرچہ کتنا دور ہو تب تک قسم دوم مین سے کوئی وارث نہ ہوگا اور اسی طرح دوسری قسم اعتبار تیسری اور تیسری باعتبار چوتھی کے اور فتوی کے واسطے یہی مختار ہے اور اسی پر عمل درآمد ہی ہے۔ عالمگیری و کتب الفن

۱۶۵۱ مقالہ ذوی الارحام جبھی وارث ہونگے کہ جب اصحاب الفروض مین سے کوئی ایسا نہ ہو جسکے باقی ترکہ بطور رد کے دیدیا جاتا ہے اور نہ کوئی عصبہ موجود ہو اور اس امر پر اجماع ہے کہ شوہر و زوجہ کے ہونے سے ذوی الارحام محجوب نہ ہونگے بلکہ ان دونون کے ساتھ وارث ہون گے کیونکہ ایسے ذوی الفروض نہین ہین جنکو باقی ترکہ بطور رد دیا جاوے پس زوج کو یا زوجہ کو اسکا حصہ دیدیا جائیگا پھر باقی ترکہ ذوی الارحام پر تقسیم ہوگا۔ ایضاً

۱۶۵۲ مقالہ واضح ہو کہ قسم اول مین سے مستحق میراث وہی ہوگا جو سب زیادہ میت کے قریب ہو چنانچہ دختر کی دختر بہ نسبت دختر کی دختر کی دختر کے مقدم ہوگی۔

۱۶۵۳ مقالہ واضح ہو کہ قسم دوم اوسکی تین قسمین ہین اول اعیانی۔ جو مان باپ کے بھائیون کی بیٹیان اور بہنون کی اولاد اور انکی پسر کی اولاد اور دوم علاتی بھائیون کی بیٹیان اور بہنون کی اولاد اور انکی پسر کی اولاد سوم خیافی بھائیون اور بہنون کی اولاد اور پسر کی اولاد پس اگر قسم اول و دوم مین سے ہون تو وہ مثل قسم اول کے ہین درجہ مین تقسیم مین مثل قسم اول کے انمین بھی اعتبار ہوگا۔ عالمگیری و کتب الفن

۱۶۵۴ مقالہ قسم چہارم اگر اونمین سے کوئی منفرد ہو تو وہ کل مال کا مستحق ہوگا اور یہ حکم تمام اقسام مین جاری ہے۔ ایضاً

۱۶۵۵ مقالہ اگر چند ہون اور انکی قرابت متحدہ ہو ایک جنس کے ہون مثلاً برادران ہون تو جو اقوا ہو وہ بالاجماع اولی ہوگا۔ ایضاً

۱۶۵۶ مقالہ اور جسکی قرابت اور جہت سے ہو تو صحیح یہ ہے کہ دو جہت کے قرابت والا اولی ہوگا۔ ایضاً

باب مخارج یعنی حساب فرایض کے بیانمین

۱۶۵۷ مقالہ حصص مقدرہ چھ ہین چھٹا و تہائی و دو تہائی یہ سب ایک جنس ہین آٹھوان اور چوتہائی اور نصف یہ سب ایک جنس ہین ان حصص مین سے ہر حصہ کا ایک مخرج ہے نصف تو دو سے نکلتا ہے اور نصف کے سوا ہر حصہ

اپنے نام سے نکلتا ہے چنانچہ آٹھوان آٹھہ سے اور چوتھائی چار سے
اور تہائی اور دو تہائی تین سے اور چھٹا چھہ سے نکلتا ہے پس اگر چوتھائی
ایک جنس کا دوسرے جنس کے سب کے ساتھہ یا بعض کے ساتھہ جمع ہوا ہو
تو اوسکی اصل بارہ ۱۲ سے ہوگی اور اگر آٹھوان دوسری جنس کے سب
یا بعض کے ساتھہ جمع ہوا تو اصل مسئلہ چوبیس ۲۴ سے ہوگا۔ کذا فی المحیط و عالمگیری
۱۶۵۸ مقالہ اگر نصف حصہ دوسرے جنس کے ساتھہ مجتمع ہوا خواہ کل ہو یا جز تو اصل
مسئلہ چھہ سے ہوگا۔ عالمگیری عن خزانۃ المفتیین کتب الفن
۱۶۵۹ مقالہ اگر ہر فریق کے حصہ صحیح تقسیم ہو گئے تو پھر ضرب دینے کی کوئی حاجت نہین
اگر کسر واقع ہوئی تو جن نفر وارثون مین کسر واقع ہوئی ہے انکی تعداد کو
اصل مسئلہ مین ضرب دے اور انکا عول کردے اگر وہ بعول ہوتا ہو پس
جو اصل ہو اس سے مسئلہ صحیح ہو جائے گا۔
۱۶۶۰ مقالہ مثال میت نے ایک جورو اور دو بھائی چھوڑے پس اصل مسئلہ چار ۴ سے
ہوگا چونکہ اسمین کسر واقع ہوگی اسواسطے دو ۲ کو چار ۴ مین ضرب دے تو مسئلہ
۱۶۶۱ مقالہ آٹھہ سے ہوگا پس اس سے حصے صحیح نکل آوین گے۔
مثال دیگر۔ پانچ ۵ جدات اور پانچ ۵ بہنین حقیقی اور ایک چچا چھوڑا پس اصل
مسئلہ چھہ ۶ سے ہوگا اور اشخاص اور حصص مین موفقت نہین ہے لیکن
اشخاص متماثل ہین پس اصل مسئلہ کو چھہ ۶ مین ضرب دیا جاوے تو (۳۰)
۱۶۶۲ مقالہ اس سے ہوے اس سے تصحیح مسئلہ ہوگی۔
مثال دیگر۔ ایک جدہ اور چھہ ۶ بہنین حقیقی اور نو ۹ بہنین اخیافی اصل مسئلہ (۶)

سے ہوا اور اسکا عول (۷) سے ہوا جسمین سے جدہ کا ایک اور اخیافی
بہنون کے (۲) اور انمین موافقت نہین ہے اور حقیقی بہنون کیواسطے
(۴) انکی تعداد اور حصص مین توافق بالنصف ہے پس اسکی تعداد نے
نصف کی طرف رجوع کیا تو (۲) اور (۹) مین تداخل ہے پس (۹) کو
اصل مسئلہ (۷) مین ضرب دیا جاوے کہ (۶۳) ہوے پس اس سے تصحیح
مسئلہ ہوگی۔

۱۶۶۳ مقالہ مثال دیگر۔ چھ جدات نو دختر۔ پندرہ چچا چھوڑے پس اصل مسئلہ (چھ)
سے ہو پس جدات کے واسطے (۱) ایک حصہ جو تقسیم نہین ہوسکتا ہے
اور نہ موافقت ہے اور دخترون کے (۴) بھی ایسے ہی ہین اور چچاؤن
کا ایک حصہ وہ ایسا ہی ہے ولیکن اعداد وارثان مین باہم توافق ہے
پس جدات کی تہائی دو کو نو مین ضرب دیا تو (۱۸) ہوے پھر اوس کے
فریق کو یعنے (۶) کو تعداد چچا یعنے (۱۵) مین ضرب دیا تو (۹۰) ہوے پھر (۹)
کو اصل مسئلہ (۶) مین ضرب دیا تو (۵۴) ہوے پس اس سے تصحیح ہوگی۔

۱۶۶۴ مقالہ مثال دیگر۔ چار زوجہ۔ پندرہ جد۔ اٹھارہ دختر۔ چھ چچا چھوڑے پس اصل
مسئلہ (۲۴) سے پس زوجات کو آٹھوان حصہ کے (۳) اور تین کی تقسیم نہیں
ہوسکتی ہین اور نہ توافق ہے اور جدات کو چھٹے حصے کے (۴) وہ بھی
ایسا ہی ہین اور دختران کو دو تہائی کے (۱۶) مگر انمین توافق بالنصف
ہے پس اس نے نصف کی جانب رجوع کیا تو (۹) ہوے اور چچاؤن
کے واسطے ایک حصہ رہا اب ہمارے پاس جو اعداد ہین وہ یہ ہین ۳ و ۴ و ۹۔

و ۹ - ۶ - پس (۲) اور (۹) مین توافق بالثلث ہے پس ایک کی تہائی کو دوسرے مین ضرب دیا تو (۱۸) ہوے پس اسمین اور (۱۵) مین توافق بالثلث ہے پس ایک کی تہائی کو دوسرے مین ضرب دیا تو (۹۰) ہوے اور اوسمین اور (۴) مین توافق بالنصف ہے پس دو کو (۹۰) مین ضرب دیا تو (۱۸۰) ہوے پس اسکو اصل مسئلہ (۲۴) مین ضرب دیا تو (۴۳۲۰) ہوے پس اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگئی -

باب توافق اور تماثل و تداخل و تباین کے پہچاننے کے بیان مین

۱۶۶۵ مقالہ

واضح ہو کہ ہر عددان چار قسمون سے خالی نہین ہوسکتے ہین یا تو متماثل ہونگے یا متداخل ہونگے یا متوافق ہونگے یا متباین ہونگے پس متماثل وہ دو عدد ہین جو باہم برابر ہون جیسے تین تین اور پانچ پانچ اور یہ بالبداہت ثابت ہے کہ متداخل وہ دو عدد ہین جن دونون مین سے ایک دوسرے کا جزو ہو اور چھوٹا بڑے کے نصف سے زائد نہو گا جیسے (۳) اور (۹) اور جیسے (۴) اور (۱۲) پس (۹) کی (۳) تہائی ہے اور (۱۲) کا چار تہائی ہے اور (۸) کا چار آدھا ہے اور اسی طرح (۶) کا (۳) نصف ہے اور اس کے پہچاننے کا یہ طریقہ ہے کہ جو عدد دونون مین سے بڑا ہے اوسمین جو عدد کم ہے وہ ساقط کیا جاوے پس اگر ساقط کرتے کرتے اور طرح دیتے دیتے

بڑ بالکل فنا ہو جاوے تو یہ دونون عدد مستداخل ہونگے جیسے پانچ اور بیس یا چار اور بیس کہ اگر بیس مین سے پانچ کو چار دفعہ طرح دیا اور نیز چار کو بیس مین سے پانچ مرتبہ طرح دیا تو بیس بالکل فنا ہو گیا پس یہ دونون مستداخل ہین۔

۱۶۶۶ مقالہ توافق وہ دو عدد ہین کہ کوئی دوسرے کو فنا نکرے اور نہ کوئی دوسرے پر پورا تقسیم ہو جاوے ولیکن دونون کو تیسرا عدد فنا کر دے پس یہ دونون متوافق ہونگے اور جس عدد سے دونون فنا ہوتے ہین اوسی کے جزو حساب سے دونون مین توافق کی نسبت ہوگی جیسے (۸) اور (۱۲) کہ ان دونون کو (۴) فنا کرتا ہے پس ان دونون مین توافق بالربع ہے اسی طرح (۱۵) اور (۲۵) کہ دونون کو پانچ فنا کرتا ہے پس دونون مین توافق بخمس ہے اور توافق کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کو دوسرے سے برابر گھٹایا جاوے پس آخر مین جو عدد باقی رہے اسی سے جزو موافقت لیا جاوے جیسے (۱۵) اور (۲۵) مین ہے کہ جب (۲۵) مین سے (۱۵) گھٹایا تو (۱۰) رہے اور جب (۱۵) مین سے (۱۰) گھٹائے گئے تو (۵) رہے اور جزو موافقت پہچاننے کا یہ طریقہ ہے کہ واحد کو اس عدد باقی کی طرف نسبت کیا جاوے پس واحد اس عدد کا جو حصہ ہوتا ہے وہی جزو موافقت ہے۔

۱۶۶۷ مقالہ جبکہ ان طریقون سے جو ہمنے بیان کئے ہین مسئلہ کی تصحیح ہو گئی پھر یہ قصد ہوا کہ ہر فریق کا حصہ اس تصحیح سے نکالکر معلوم کیا جاوے تو چاہیئے کہ جس عدد سے اصل مسئلہ کو ضرب دیا ہے اوس سے ہر فریق کے اوس حصہ کو جو اوسکو اصل مسئلہ سے ملا ہے ضرب کرے پس حاصل ضرب اس فریق کا حصہ ہوگا اور ہر وارث کا حصہ

معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اوس کے حصص کو اسی عدد مین ضرب کرے جسمین اصل مسئلہ کو ضرب کیا ہے پس حاصل ضرب اس وارث کا حصہ ہوگا۔
جو طریقہ ظاہر کردئے گئے ہین اونہین کے موافق عمل کرنا چاہئے انشاءاللہ تعالے ہمیشہ مقصود حاصل ہوگا۔

باب عول کے بیان مین

۱۶۶۸ مقالہ واضح ہو کہ فرایض تین طرح کے ہین فریضہ عادلہ اور فریضہ قاصرہ اور فریضہ عالہ پس فریضہ عادلہ وہ ہے کہ جسمین اصحاب فرایض کے اعداد اور مال کے حصص ٹھیک برابر اوترین۔ مثال ایک شخص نے دو بہنین حقیقی چھوڑی اور دو بہنین اخیافی چھوڑی تو اخیافی کو ایک تہائی مال اور حقیقی کو دو تہائی مال ملیگا اسی طرح اگر اصحاب فرایض کے حصے مال کے حصون سے کم مین ہون لیکن وارثون مین کوئی عصبہ ہو کہ اصحاب فرایض سے بچا ہوا مال لیلے تو یہ فریضہ بھی عادلہ ہے

۱۶۶۹ مقالہ فریضہ قاصرہ یہ ہے کہ اصحاب فرایض کے سہام بہ نسبت مال کے سہام کم ہون اور یہان کوئی عصبہ نہو تو بچا ہوا مال لیلے مثلاً میت نے دو بہنین حقیقی چھوڑین اور ایک مان تو دو بہنین کو دو تہائی مال اور مان کو چھٹا حصہ دیا جائیگا اور ایک چھٹا حصہ باقی رہا اور عصبہ بھی کوئی نہین تو اس صورت مین حکم یہ ہے کہ بچا ہوا مال اصحاب فرایض کو رد کردیا جائے گا۔

۱۶۷۰ مقالہ فریضہ عالہ یہ ہے کہ اصحاب فرایض کے اعداد سے مال کے سہام کم ہون مثلاً اصحاب فرایض مین دو تہائی کے اور نصف کے مستحق ہون جیسے حقیقی

حقیقی دو بہنون کے ساتھہ میت کا شوہر بھی ہو یا دو نصف و تہائی ہو جیسے میت کا شوہر ہو اور ایک بہن حقیقی تو ایسی صورت مین حکم یہ کہ عول کیا جاوے اور یہ اکثر صحابہ کا قول ہے۔

۱۶۷۱ مقالہ عول یہ ہے کہ سہام مفروضہ مسئلہ پر کچھہ بڑہا دیا جاوے پس عول مسئلہ بجانب فریضہ ہوگا اور یہ نقصان ان لوگون پر بقدر انکے حقوق کے پڑیگا کیونکہ بعض کو بعض پر ترجیح نہین ہے تاکہ بعض مرجوع کے ذمہ نقصان ڈالا جاوے

۱۶۷۲ مقالہ واضح ہو کہ اصل مسئلہ جو فروض ہوتے ہین وہ سات ہین (دو ۲) اور (تین ۳) اور (چار ۴) اور (چھہ ۶) اور (آٹھہ ۸) اور (بارہ ۱۲) اور (چوبیس ۲۴) پس انمین سے چار مین عول نہین ہوتا ہے اور وہ دو ۲ اور تین ۳ اور چار ۴ اور آٹھہ ۸ ہین اور تین ۳ مین عول ہوتا ہے اور وہ چھہ ۶ اور بارہ ۱۲ اور چوبیس ۲۴ ہین پس چھہ ۶ کا عول دس تک ہوتا یعنے سات آٹھہ نو دس ۷ ۸ ۹ ۱۰ خواہ طاق ہو یا جفت جیسا موقع ہو اور (بارہ ۱۲) کا عول ۱۳-۱۵-۱۷ تک ہوتا ہے اور چوبیس کا عول فقط (۲۷) تک ہوتا ہے۔ درالمختار و عالمگیری و کتب الفن

جنمین عول نہین انکی مثال یہ ہے

۱۶۷۳ مقالہ میت نے شوہر اور حقیقی بہن چھوڑی یا شوہر اور علاتی بہن چھوڑی تو شوہر کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا پس یہ مسئلہ دو ۲ سے ہوگا۔

۱۶۷۴ مقالہ ۱۶۷۵ مقالہ اگر شوہر و مان و حقیقی دو بہنین ہین اصل مسئلہ (۶) سے ہوگا اور عول (۱) ہی ہوگا اور شوہر اور مان اور تین بہنین متفرق ہین اخیافی علاتی حقیقی اصل مسئلہ

(۱) سے ہوگا شوہر کو (۳) اور مان کو (۱) اور اخیافی بہن کو (۱) اور حقیقی بہن کو
(۳) اور علاتی بہن کو دو تہائی پورے کرنیکے واسطے چھٹا حصہ ایک دیا جائیگا
۱۶۷۶ مقالہ شوہر و مان اور دو بہنین حقیقی و اخیافی تو نصف اور تہائی اور چھٹے حصہ کی
ضرورت ہے کہ اسکی اصل (۶) سے اور عول (۱۰) تک ہوگا۔
۱۶۷۷ مقالہ زوج اور جدہ اور دو بہنین حقیقی۔ پس چو تہائی و چھٹا حصہ اور دو تہائی کی ضرورت
ہے اصل مسئلہ (۱۲) سے ہوگا اور عول (۱۳) سے ہوگا۔
۱۶۷۸ مقالہ تین زوجہ دو جدہ اور چار اخیافی بہن اور آٹھ حقیقی بہن اصل مسئلہ (۱۲) سے ہوگا
اور عول (۱۷) تک ہوگا۔
۱۶۷۹ مقالہ واضح ہو کہ مین نے آپکو قاعدہ کلیہ بتلادیا ہے اسی قاعدہ سے آخر تک کام
کیجئے انتہی۔

باب رد کے بیانمین

۱۶۸۰ مقالہ رد ضد عول کی ہے واضح ہو کہ ذوی الفروض کے سہام سے جو فاضل ہو
تو انہین ذوی الفروض پر بقدر انکے سہام کے رد کر دیا جائیگا مگر زوجین پر
۱۶۸۱ مقالہ رد نہین کیا جاتا۔ کذا فی المحیط و کتب الفن
جن ذوی الفروض پر فاضل ترکہ رد کیا جاتا ہے وہ کل سات ہین۔
مان[۱] اور جدہ[۲] اور دختر[۳] اور پسر کی دختر[۴] اور حقیقی بہن[۵] اور علاتی بہن[۶] اولاد
۱۶۸۲ مقالہ مادر[۷] اور رد کرنا ایک[۱] دو[۲] تین[۳] جنس پر ہوتا ہے اور اس سے زیادہ پر نہین ہوتا ہے
اور وہ سہام جن پر رد واقع ہوتا ہے چار ہین دو[۲] اور تین[۳] اور چار[۴] اور پانچ[۵]۔

۱۶۸۷

مقالہ ۱۶۸۴ دو کی مثال - جدہ اور اخیافی بہن ہے تو جدہ کو چھٹا حصہ اور بہن کو چھٹا حصہ باقی انہین دونون مین بقدر اونکے حصہ کے رد کیا جائیگا -

مقالہ ۱۶۸۵ تین کی مثال - جدہ - اخیافی دو بہن - اصل مسئلہ (۶) سے ہوگا جدہ کو چھٹا حصہ اور دو بہنون دو سہام باقی اونہین پر رد ہوگا اسواسطے مسئلہ تین سے ہوگا -

مقالہ ۱۶۸۶ چار کی مثال - دختر اور مان اصل مسئلہ (۶) سے ہوگا دختر کو نصف (۳) مان چھٹا حصہ (۱) پس مسئلہ (۴) سے ہوگا -

مقالہ ۱۶۸۶ پانچ کی مثال - چار دختر و مان ہے - اصل مسئلہ (۶) سے ہوگا - اور تہائی دختر کو (۴) اور مان کو (۱) پس مسئلہ (۵) سے ہوگا - کذا فی المحیط وکتب الفن

باب مناسخہ کے بیانمین

مقالہ ۱۶۸۷ (تعریف) مناسخہ اوسکو کہتے ہین کہ ترک تقسیم ہونے سے پہلے بعض انمین کا وارث مرجاوے - کذا فی المحیط وعالمگیری

مقالہ ۱۶۸۸ اگر ایک شخص مرگیا اور ہنوز اوسکا ترکہ تقسیم نہ ہوا تہا کہ اوس کے بعض وارث مرگئے تو دو حال سے خالی نہوگا یا تو میت ثانی کے وارث فقط وہی لوگ ہونگے جو میت اول کے وارث ہین یا دوسرے میت کے وارثون مین ایسے بھی ہونگے جو میت اول کے وارث نہین ہین پہر یہ دو حال سے خالی ہونگے یا تو تقسیم ترکہ دوم اور ترکہ اول کی یکسان ہوگی یا دوسرے ترکہ کی تقسیم پہلے ترکہ کے تقسیم کے بہ نسبت دوسرے طور سے ہوگی پہر دو حال سے خالی نہین ہے یا تو حصہ میت دوم جو اوسکو ترکہ میت اول سے ملا ہے اوسکے وارثون پر صحیح بدون کسر کے تقسیم ہوجائیگا یا اوسمین کسر واقع ہوتی ہوگی پس اگر وارث میت

وہی ہون جو وارثان میت اول ہین تو ایک ہی تقسیم کر دیجائے گی اسواسطے
کہ مکرر تقسیم کرنے مین کچھہ فائدہ نہین ہے۔

۱۶۸۹ مقالہ میت نے بیٹا۔ بیٹی چھوڑی اور ہنوز ترکہ تقسیم نہ ہوا تہا کہ بیٹا مر گیا اور اوس نے
ایک بیٹی اور ایک جورو اور پسر کے تین پسر چھوڑے پس فریضہ میت اول
(۳) سے ہوا جسمین سے (۲) پسر کو پہر اوس کے وارث جورو اور بیٹی اور
پسر کے تین پسر ہین پس اوسکا فریضہ (۸) سے ہوا جسمین سے عورت کا
آٹھوان ایک حصہ اور دختر کا نصف (۴) اور باقی تین حصص تین پوتون کے
ہوے ولیکن اوس کے حصہ (۲) اور اسکی تقسیم (۸) پر نہین ہو سکتی ہے
مگر دونون مین موافقت بالنصف ہے پس فریضہ میت ثانی فقط چار رکہا جاوے
اور اوسکو فریضہ میت اول مین (۳) مین ضرب دیا تو (۱۲) ہوے اس سے
تصحیح ہوگی۔

۱۶۹۰ مقالہ اور اسی طرح اگر میت ثانی کے بعضے وارث قبل تقسیم ترکہ کے مر گئے تو اوسکی
تقسیم اسی طور سے ہوگی جس طرح ہونے کا قاعدہ بیان کیا گیا ہے اور اگر وارثان میت
ثالث مین کوئی ایسا جو ہر دو اول کا وارث نہ تہا تو طریقہ یہ ہے کہ فریضہ
ہر دو اول مثل فریضہ واحدہ کے اوسی طریقہ سے قرار دیا جاوے جیسے
ہمنے بیان کیا ہے پہر دیکہا جاوے کہ جو کچھہ میت ثالث کا حصہ ہر دو اول
کے ترکہ مین سے اگر وہ تیسرے کے وارثون پر بلا کسر پڑے تقسیم ہوتا ہو
تقسیم کر دیا جاوے اور اگر کسر پڑتی ہو تو اوس کے حصہ ہر دو ترکہ کو اور اوس کے
فریضہ کو دیکہا جاوے اگر دونون مین کسی جزو سے موافقت ہو تو اوس کے

فریضہ مین سے فقط جزو موافق پر اقتصار کیا جاوے پھر میت ثانی اور اول کے
فریضہ کو اسی جزو موافق مین ضرب دیا جاوے پس جو مبلغ حاصل ہو اوس سے
تصحیح مسئلہ ہوگی اور ہر دو میت کا حصہ ہر دو ترکہ اول سے معلوم کرنیکا یہ طریقہ
ہے کہ اوس کے حصہ کو اس جزو موافق مین ضرب دیدیا جاوے حاصل ضرب
اوسکا حصہ ہوگا۔

۱۶۹۱ مقالہ اور میت ثالث کے ہر وارث حصہ دریافت کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ اوسکا حصہ
دو جزو موافق از نصیب میت ثالث از ترکہ ہر دو اول مین ضرب کیا جاوے
پس حاصل ضرب اوسکا حصہ ہوگا اور اگر دونون مین موافقت نہو تو مبلغ ہر دو
فریضہ کو میت ثالث کے فریضہ مین ضرب دیا جاوے حاصل ضرب مبلغ سے
تصحیح ہوگی اور اوسمین سے میت ثالث کا حصہ دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے
کہ اوسکا حصہ اوس کے فریضہ مین ضرب دیا جاوے حاصل ضرب ہر دو ترکہ
سے اوسکا حصہ ہوگا قاعدہ کلیہ ہمنے بیان کر دیا ہے اگر طول ہونے کا خوف
نہ ہوتا تو چند مثالین بھی بیان کرتا لیکن اسی پر بس کرتا ہون فافہم واللہ تعالے اعلم

باب فرایض متشابہ کے بیان مین جنکو امتحانا دریافت کرتے ہین

۱۶۹۲ مقالہ (سوال) ایک شخص مرگیا اور حقیقی بہائی اور اپنی جورو کا بہائی چھوڑا پس اوسکی
جورو کا بہائی تمام مال کا وارث ہوگا اوسکا حقیقی بہائی نہ ہو تو اوسکی کیا صورت ہوگی
۱۶۹۳ مقالہ (جواب) ایک شخص نے اپنے باپ کسی جورو کی مان سے نکاح کیا اور اوسکا
باپ زندہ ہے پس اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر یہ شخص مرگیا اور اوسکا

باپ بھی اس کے بعد مرگیا اور اوس نے اپنے پسر کا پسر چھوڑا حالانکہ وہ
اُسکے جورو کا بھائی ہے اور اوسکا ایک حقیقی بھائی بھی ہے اوسکی میراث
۱۶۹۴ اوس کے پسر کے پسر کو جو اوسکی جورو کا بھائی ہے ملیگی۔
مقالہ (سوال) ایک شخص مرگیا اور اپنا سگا چچا چھوڑا اور ماموں ایسا چھوڑا جو فقط
ماں کی جانب سے ہے پس یہ ماموں اوسکا وارث ہوا چچا نہ ہوا تو اوس کی
کیا صورت ہے۔
۱۶۹۵ مقالہ (جواب) ایک شخص نے اپنے علاتی بھائی کی ماں سے نکاح کیا اور
اوس سے بیٹا پیدا ہوا پھر یہ شخص مرگیا جس نے اپنے علاتی بھائی کی ماں کی
ماں سے نکاح کیا تھا پھر اوس کے بعد اوسکا یہ بھائی مرا اور اپنا سگا چچا چھوڑا
اور اپنے علاتی بھائی کا چچا چھوڑا جو اوسکا ماموں بھی ہے پس اوسکی میراث
اسکے بھائی کے بیٹے کو ملے گی نہ اوس کے چچا کو۔
۱۶۹۶ مقالہ (سوال) ایک مرد ہے اور اوسکی ماں ہی دونوں ترکہ کے وارث ہوئے
اور دونوں کو برابر مال نصف نصف ملا تو اوسکی کیا صورت ہے۔
۱۶۹۷ مقالہ (جواب) زید کی ایک دختر ہے اوسکی دختر سے اوس کے بھائی کے پسر نے
نکاح کیا اور اوس سے ایک بیٹا پیدا ہوا پھر بھائی کا بیٹا مرگیا
پھر اوس کے بعد زید مرا اور اوس نے اپنی دختر
اور بھتیجی کا بیٹا چھوڑا اور یہہ دختر اس طفل کی ماں ہی
پس نصف مال دختر کا اور مابقی اس طفل کا
پس نصف مال اس طفل کا ہوا اور نصف مال

اوس کی مان کا ہوا۔

۱۶۹۸ مقالہ (سوال) تین بہائی حقیقی ہین ایک کو سب مال کی دو تہائی ملی اور باقی دونون مین سے ہر ایک کو چہٹا چہٹا حصہ ملا تو اوسکی کیا صورت ہوگی۔

۱۶۹۹ مقالہ (جواب) ایک عورت ہے کہ اوس کے تین بہائی چچازاد ہین جنمین سے ایک نے اس سے نکاح کیا پہر وہ مری تو اصل مسئلہ (۱) سے ہوا (۳) شوہر کہ اور باقی تین تینون پر برابر تقسیم ہوے کہ ہر ایک کو ایک ایک ملا۔

وھذا اخر ما اردنا من اتمام تسویدہ وقد الاسلام فی بیان الاحکام من کتب متداولہ فقہ حنیفہ بین الناس روز جمعہ آٹھوین ماہ رمضان ۱۳۱۴ھ سقدسی وعلی صاحبہا الصلات والسلام ھو سیدی وحبیبی وشفیعی ومولائی احقر العباد خادم العلماء ابو البرکات حاجی محمد بن عبد اللہ عرف جیون بن نور اللہ غفر اللہ ذنوبہم وستر اللہ عیوبہم والمسئول من اخوان اہل وفا اور علماء اتقیا سے ہے جہان کہین قلم سے زلزال ہو یا فہم سے اجمال ہو تو للہ اوسکو اصلاح فرماوین اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

فتبارک اللہ احسن الخالقین اللھم اجعلنی من عبادک الصالحین وادخلنی فی رضیۃ النعیم ۱۳۱۴

اعلان

الحمد للہ والمنہ کہ مدت سے جس نعمت عظمیٰ کی تمنا تھی بلکہ اہل اسلام خاصکر وکلار ذوی الاحترام کو نہایت آرزو تھی کہ کتاب مستطاب جامع الصفات فقہ حنفیہ مین ہونا ضرور ہے گو اکثر کتابون کا ترجمہ ہو گیا تہا لیکن قلیل العبارت وکثیر المعانی اور مفید مطلب نہ تھی اور اس کی غایت درجہ احتیاج تھی۔ یہ کتاب مستطاب **وقار الاسلام فی تبیان الاحکام** اپنی ذاتی فصاحت وبلاغت پر خود دلیل ہے بیان کی کوئی حاجت نہین جسکو فاضل اجل ومحدث اکمل فقیہ بے بدل ابو البرکات **مولوی حاجی محمد** نے تصنیف فرماکر ہمارے مطبع نامی **فخر نظامی** حیدر آباد دکن مین طبع کرواکے رونق بخش انظار شائقان کیا کتاب موصوف پر اگر تمام نظر کرین تو بلا مبالغہ فقاہت کی لیاقت والا ہو جاوے اگر با صول ہو تو بہت کچہ امید ہے کہ اہل اسلام اس دولت لازوال کو ہاتہ سے نہ جانے دینگے بلکہ ہاتہون ہاتہ لے لینگے پہر نہ کہنا کہ کہا نہین

المعلن

خاکسار عاصی میر وزیر علی مالک مطبع موصوف

جس کتاب پر مولف کی مہر ثبت نہو وہ مال مسروقہ سمجہا جائے۔ جو شخص ایسی مال کو مولف کے پاس پیش کریگا اوسکو ۲۵ روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اس کتاب کی رجسٹری سرکار نظام اور سرکار انگریزی مین ہو چکی ہے۔

فہرست وقار الاسلام فی تبیان الاحکام

	نمبر صفحہ		نمبر صفحہ
کتاب النکاح	۲	باب ادنی مقدار مہر کے بیانمین	۱۶
شرایط نکاح	۴	فصل نکاح شغار کے بیان مین	۱۸
باب درمیان محرمات نکاح	۵	فصل متعہ کے بیان مین	۱۹
کتنی عورتین نکاح مین جائز ہین	۸	فصل بالغ خلوت صحیحہ کے بیانمین	〃
احکام نکاح موقت اور متعہ اور		فصل مہر ہبہ کرنیکے بیانمین	۲۰
معلق کے بیان مین۔	〃	فصل جب فریقین مین مہر کا اختلاف	
احکام شرط و اضافت	۹	واقع ہو۔	〃
باب اولیا کے بیان مین	〃	باب طلاق کے بیان مین	۲۲
ولی نکاح کو فسخ کرسکتا ہے یا نہ	۱۰	رکن طلاق کے بیان مین	۲۴
ولی کو حق جبر ہے یا نہ	۱۱	فصل صریح طلاق کے بیانمین	〃
بیان استیذان عورت	〃	فصل تشبیہ طلاق کے بیانمین	۲۵
ازالہ بکارت	۱۲	فصل غیر مدخولہ کے بیانمین	۲۶
صغر سنی مین ولی کا نکاح کردینا	۱۳	فصل مکرر طلاق کے بیانمین	۲۷
باب الرضاع کے بیان مین	〃	باب لفظ طلاق سے قید سے	
باب اکفاد کے بیان مین	۱۴	چھوٹا ہو یا غیر اس کے۔	۲۸

فصل نسبت طلاق کے بیانمین	۲۹	باب شرط تعلیق طلاق کے بیانمین	۴۰
فصل قول لغو کے بیان مین	〃	فصل طلاق مریض کے بیانمین	〃
باب کنایات طلاق کے بیانمین	۳۰	باب رجعت طلاق کے بیانمین	۴۲
جو کنایات فقط جواب ہونے کی	۳۱	باب ایلا کے بیان مین	۴۳
صلاحیت رکھتے ہین۔		الفاظ صریح کے بیان مین	۴۴
جو فقط جواب اور رد کی صلاحیت		الفاظ کنایات کے بیانمین	〃
رکھتے ہین۔	〃	باب خلع کے بیان مین	۴۵
جو فقط جواب اور شتم کی صلاحیت رکھتے ہین	〃	باب ظہار کے بیان مین	۴۷
باب تفویض طلاق کے بیانمین	۳۲	باب کفارہ کے بیان مین	۴۹
باب تفویض کرنا طلاق کا دیوانہ		فصل حد کفارہ کے بیانمین	〃
اور صبی کو۔	۳۳	باب لعان کے بیان مین	۵۰
فصل امر بالید کے بیانمین	〃	باب نامردہ کے بیان مین	۵۱
صغیرہ کی تخییر صحیح ہے مثل تعلیق کے	۳۵	فصل مدت نامردہ کی ایک سال	
تفویض ایک روز یا ایک مہینہ		قمری ہے۔	۵۲
یا ایک سال کی۔	〃	باب عدت کے بیانمین	۵۳
فصل مشیت کے بیانمین	۳۶	عدت آسیہ کے بیان مین	۵۴
طلاق بالتوکیل کے بیانمین	۳۷	ثبوت نسب کے بیان مین	〃
باب تعلیق طلاق کے بیانمین	۳۹	باب بچہ کی پرورش کے بیانمین	۵۶
اور امر مال بطلاق کو معلق کرنیکے بیان مین	〃	باب نفقہ کے بیان مین	۵۹

فرضیت نفقہ زوجہ کے بیان مین	۵۹	فصل گواہون کے بیان مین	۸۰
فصل نفقہ متفرق کے بیان مین	۶۲	باب اقرار وقف کے بیانمین	۸۱
فصل قضا علی الغائب کے بیانمین	۶۳	باب وقف کو غصب کرلینے کے بیانمین	〃
باب قسم کے بیان مین	〃	باب مریض کے وقف کے بیانمین	۸۳
فرق درمیان عنوس اور نعوذ کے	۶۴	باب مسجد کے بیانمین اور اوس کے	
باب مفقود کے بیان مین	۶۵	متعلقات کے بیانمین۔	〃
باب شرکت کے بیانمین	۶۷	فصل اون امور کے بیان مین	
فصل انواع شرکت کے بیانمین	〃	جس سے مسجد ہوجاتی ہے اور	
فصل ان الفاظ کے بیان مین		اوس کے احکام	〃
جن سے شرکت صحیح ہوسکتی ہے	۶۸	کتاب البیوع	۸۵
فصل جو چیز راس المال ہوسکتی ہے	۶۹	باب بیع کے احکام کے بیانمین	〃
فصل شرکت عنان کے بیانمین	〃	باب بیع کو ثمن کے واسطے روک	
باب شرکت فاسد کے بیان مین	۷۰	رکھنے کے بیان مین	۸۹
باب وقف کے بیان مین	۷۱	فصل بیع کو سپرد کرنیکے بیانمین	〃
فصل وقف مشاع کے بیانمین	۷۵	فصل بلا اجازت بائع کے بیع پر	
فصل وقف مین شرط کرنیکے بیانمین	۷۶	قبضہ کرنے کے بیان مین۔	۹۰
باب ولایت وقف اور تصرف		فصل ایسے قبضہ کے بیانمین	
وغیرذلک کے بیان مین	۷۷	جو خرمید کے قایم مقام ہوتا ہے	
فصل دعوی کے بیان مین	۷۹	اور جو نہین ہوتا ہے۔	〃

فصل دونون عقد کرنیوالون کو		فصل اندہے اور وکیل کے خرید	
بیع اور ثمن کے سپرد کرنیکے بیان مین	۹۱	کے احکام مین۔	۱۰۱
باب اون چیزون کے بیان مین		باب خیار عیب کے بیان مین	۱۰۲
جو بدون ذکر کرنے کے بیع مین		فصل چوپایون وغیرہ کے بیان مین	〃
ہوجاتی ہین اور جو داخل نہین		فصل ایسی چیزون کے بیان	
ہوتی ہین۔	۹۲	کہ عیب کی وجہ سے اون کا واپس	
فصل دار کی بیع مین جو چیز داخل		کرنا ممکن نہین اور جنکا واپس کرنا	۱۰۳
ہوتی ہے۔	〃	ممکن ہے۔	
فصل اون چیزون کے بیان مین		فصل عیب کا دعوی اور اوسمین	
جو زمین مین داخل ہوتی ہین	۹۳	خصومت اور گواہ قایم کرنیکے بیان مین	۱۰۴
باب خیار شرط کے بیان مین	۹۴	فصل وصی اور وکیل اور مریض	
فصل عمل خیار کے بیان مین	۹۵	کی بیع و مشتری کے بیان مین	〃
فصل کن وجہون کے ساتھہ		باب بیع فاسد کے بیان مین	۱۰۵
اس بیع کا نفاذ ہوا ہے اور		باب بیع موقوف کے بیان مین	۱۰۶
کن کے ساتھہ نہین ہوتا	۹۶	باب اقالہ کے بیان مین	۱۰۷
فصل دونون باہم بیع کرنیوالون		باب بیع مرابحہ اور تولیہ اور وضیعہ	
کے شرط خیار کر لینے مین اختلاف		کے بیان مین	۱۰۹
کرنے کے بیان مین	۹۷	فصل قرض کے بیان مین	۱۱۱
باب خیار رویت کے بیان مین	۹۸	باب استحقاق کے بیان مین	۱۱۲

باب ثمن مین زیادتی اور کمی اور ثمن		باب حوالہ کے بیان مین	۱۲۵
سے بری کرنیکے بیان مین	۱۱۴	باب حوالہ مین دعوی وشہادت	
باب باپ ووصی وقاضی کے نابالغ		کے بیان مین۔	۱۲۶
لڑکے کا مال فروخت اور اوس کیلئے		کتاب ادب القاضی	〃
خریدنے کے بیان مین۔	۱۱۵	فصل حبس کے بیان مین	۱۲۱
باب بیع سلم کے بیان مین		فصل خلیفہ مقرر کرنیکے بیان مین	۱۳۲
فصل اون چیزون کے بیان مین جنمین		باب تحکیم کے بیان مین۔	〃
سلم جائز ہے اور جس مین جائز نہین ہے	۱۱۷	باب ایک قاضی دوسرے قاضی	
فصل اون احکام کے بیان مین		کے طرف خط بھیجنے کے بیان مین	۱۳۴
جو راس المال اور مسلم فیہ پر قبضہ		فصل خط پر عمل کرنیکے بیان مین	۱۳۵
کرنیسے متعلق ہین۔	۱۱۹	فصل دوسرے کے مکان مین	
فصل رب السلم اور مسلم کے درمیان		بیج گاڑنے بارد شندان بنانے	
اختلاف واقع ہونیکے بیان مین۔	〃	یا اوپر والا کچھہ اوپر کے مکان مین	
فصل بیع سلم مین اقالہ اور مصالحہ		تصرف کرے یا نیچے والا نیچے کی	
خیار عیب کے بیان مین۔	۱۱۹	منزل مین کچھہ تصرف کرنیکے بیان مین	۱۳۷
فصل بیع مین وکیل کرنیکے بیان مین	〃	کتاب شہادت کے بیان مین	۱۳۸
باب بیع الصرف کے بیان مین	۱۲۰	فصل اونکے بیان مین جن کی	
باب کفالہ کے بیان مین	۱۲۱	گواہی بسبب فسق کے	
باب دعوی اور خصومت کے بیان مین	۱۲۴	مقبول نہین۔	۱۴۲

فصل ان لوگون کے بیانمین	
جن کی گواہی کسی سبب سے مقبول نہو	۱۴۵
فصل مجہول چیز کی گواہی کے بیانمین	"
باب دعوی اور گواہی مین اختلاف	
واقع ہونیکے بیان مین۔	"
فصل املاک کے دعوی کے بیانمین	۱۴۷
باب گواہی پر گواہی دینے کے	
بیان مین۔	۱۴۸
باب گواہی دیکر پلٹنے کے بیانمین	۱۵۰
باب جرح و تعدیل کے بیان مین	۱۵۲
باب وکالت کے بیان مین	۱۵۴
باب بیع و شراء کے وکیل کے	
بیان مین۔	۱۵۵
فصل بیع و شراء وغیرہما کے احکام	
کے بیان مین۔	۱۵۸
فصل صغیر کی ولایت کے بیانمین	۱۶۰
باب خصومت اور قبض کی	
وکالت کے احکام کے	
بیان مین	۱۶۱
باب معزولی وکیل کے احکام	
کے بیان مین	۱۶۲
کتاب الدعوی	۱۶۳
فصل جن صورتون مین منکرین	
پر قسم نہین۔	۱۶۹
باب باہم ایک دوسرے کے	
دعوی پر قسم کھانیکے بیان مین	۱۷۰
فصل دعودن کے رفع کرنیکے	
بیان مین۔	۱۷۱
باب دو مردون کے دعوے	
کرنے کے بیان مین۔	۱۷۲
باب نسب کے دعوی کرنیکے بیانمین	۱۷۳
باب اقرار کے بیان مین	۱۷۴
باب مستثنا کے بیان مین	۱۸۰
باب مریض کے اقرارون اور	
فعلون کے بیان مین۔	۱۸۱
کتاب صلح کے بیان مین	۱۸۳
فصل دعوی دین کے بیانمین	۱۸۸
کتاب عقد مضاربت کے بیانمین	۱۹۰

فصل مضارب کے بیان مین	۱۹۱	باب نابالغ کے شفعہ کے بیانمین	۲۲۱
باب امانت رکھنے کے بیانمین	۱۹۳	باب اوس چیز کے جو شفعہ کو	
باب عاریت کے بیانمین	۱۹۴	باطل کردیتی ہے۔	۲۲۳
باب ہبہ کے بیان مین	۱۹۶	باب شفعہ کے واسطے وکیل کرنے	
باب رجوع ہبہ کے بیان مین	۲۰۳	اور وکیل شفعہ کے شفعہ دیدینے	
باب زبردستی کرنیکے بیان مین	۲۰۷	کے بیان مین۔	۲۲۵
باب شفعہ کے بیان مین	۲۰۹	فصل اہل کفر کے شفعہ کے بیانمین	۲۲۶
باب طلب شفعہ کے بیان مین	۲۱۲	باب مرض مین شفعہ کے بیانمین	۲۲۶
باب مراتب شفعہ کے بیانمین	۲۱۶	باب قسمت کے بیانمین	۲۲۸
باب اون امور کے بیان مین جنسے		باب تقسیم سے رجوع کرنے اور	
حق شفعہ بعد ثابت ہونیکے باطل ہوجاتا		قرعہ ڈالنے کے بیان مین	۲۳۱
ہے اور جن سے باطل نہین ہوتا ہے	۲۱۸	فصل تقسیم مین خیار ہونیکے بیانمین	۲۳۲
فصل جسمین شفعہ ثابت ہوتا ہے		فصل اون لوگون کے بیانمین	
یا نہین ثابت ہوتا ہے اوس کے		جو غیر کے طرف سے متولی تقسیم	
بیان مین۔	۲۱۹	ہوسکتے ہین اور جو نہین ہوسکتے ہین	۲۳۳
باب شفعہ مین گواہی دور کرنے اور		فصل تقسیم مین غلطی واقع ہونیکے بیان مین	۲۳۴
شفیع اور مشتری اور بائع کے		باب زراعت کے مشروع ہونے	
درمیان اختلاف واقع ہونیکے		اور اوسکے تفسیر اور رکن اور شرایط	
بیان مین۔	۲۲۰	جواز اور حکم کے بیان مین۔	〃

باب رہن مین مزارعت ومعاملہ کرنے کے بیان مین۔	۲۳۸
باب معاملہ کی تفسیر اور شرائط اور احکام کے بیان مین۔	۲۳۹
باب احیاء اموات زمین کے بیان مین	۲۴۰
فصل زمین زندہ کے حق مین دو حکم ہوتے ہین ایک حریم دوم وظیفہ۔	۲۴۳
بیان حکم وظیفہ	۲۴۴
فصل نہرون کے بیان مین	〃
باب رہن کے احکام کے بیان مین	۲۴۵
فصل اون صورتون کے بیان مین جن سے رہن واقع ہوتا جاتا ہی اور جنسے نہین واقع ہوتا ہے۔	۲۴۷
فصل جسکے عوض رہن رکھنا جائز ہوتا ہے اور جس کے عوض جائز نہین ہوتا ہی اوسکے بیان مین۔	۲۴۸
فصل جسکا رہن رکھنا جائز ہے اور جسکا جائز نہین ہے۔	〃
باب ایسے رہن کے بیان مین جسمین کسی عادل کے پاس رکھے جانے کی شرط ہو۔	۲۵۱
باب مرہون کے ضمان یا بغیر ضمان تلف ہوجانے کے بیان مین	۲۵۲
باب مرہون کے نفقہ اور جز نفقہ کے مشابہ ہے اوسکے بیان مین	۲۵۳
باب اوس حق کے بیان مین جو مرتہن کا مرہونمین واجب ہوتا ہے	۲۵۴
باب مال مرہون مین راہن یا مرتہن کے تصرف کرنیکے بیان مین	۲۵۵
باب راہن مین و مرتہن کے اختلاف کرنے اور اوسمین گواہی دینے کے بیان مین۔	۲۵۶
باب چاندی کے عوض چاندی اور سونیکے عوض رہن رکھنے کے بیان مین۔	۲۵۷
باب جنایت کی تعریف اور اوسکے انواع اور احکام کے بیان مین	۲۵۸

باب کون شخص قصاص مین قتل ہوسکتا ہے اور کون نہین۔ ۲۶۲

باب قصاص حاصل کرنے والون کے بیان مین ۲۶۵

باب جان تلف کرنے سے کم مین قصاص لینے کے بیان مین۔ ۲۶۶

باب شہادت قتل اور اقرار اور ولی جنایت کے قاتل کی طرف سے تصدیق اور تکذیب کے بیانمین ۲۶۹

باب سر اور چہرہ کے زخمون کے بیان مین۔ ۲۷۴

باب جنین کے بیان مین ۲۷۸

صلح اور عفو اور ادائے شہادت کے بیان مین۔ ۲۷۹

باب قسامت کے بیان مین ۲۸۱

باب وصیت کی تفسیر کے بیانمین ۲۸۴

باب الفاظ کے بیان مین جو وصیت ہوتے ہین اور جو نہین ہوتے ہین۔ ۲۸۵

باب تہائی مال یا اوس کے کسی حصہ کی وصیت کرنے اور اپنے پسر یا دختر کے حصہ کے برابر مال کی یا کم یا زیادہ کی وصیت کرنیکے بیان مین۔ ۲۸۷

باب وصیت اقارب وغیرہم کے بیان مین ۲۸۹

باب وصی کے بیان مین ۲۹۲

وصیت پر گواہی دینے کے بیان مین۔ ۲۹۳

کتاب فرایض کے بیان مین ۲۹۶

باب ذوی الفروض کے بیانمین ۲۹۷

باب عصبات کے بیان مین ۳۰۲

باب حجب کے بیان مین ۳۰۳

فصل میراث مرتد کے بیانمین ۳۰۴

فصل میراث حمل کے بیانمین ۳۰۵

باب مفقود اور قیدی اور غرق اور حرق کے بیانمین ″

باب خنثی کے بیان مین ۳۰۶

باب ذوی الارحام کے بیانمین	۳۰۷
باب حساب فرایض کے بیانمین	۳۰۹
باب توافق اور تماثل اور تداخل اور تباین کے پہچاننے کے بیانمین	۳۱۲
باب عول کے بیان مین	۳۱۴
باب رد کے بیان مین۔	۳۱۶
باب مناسخہ کے بیانمین	۳۱۷
باب تشابہ کے بیان مین جن کو امتحاناً دریافت کرتے ہین۔	۳۱۹

۲۹۷۵۳۶۱

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

10 FEB 95

21-9-55

25/10/54

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ ارکین مجلس کی تعداد ۔۔۔ مجلس انتظامی

۲۔ سالانہ جلسہ ۔۔۔ کتب خانہ کی کتابیں ۔۔۔

۳۔ کتابیں جو گم ہو جائیں ۔۔۔

۴۔ کتابیں جو خراب ہو جائیں ۔۔۔

۵۔ کتابوں کی فہرست ۔۔۔

۶۔ کتابوں کی حفاظت ۔۔۔

۷۔ کتابوں کی مرمت ۔۔۔

۸۔ کتابوں کی جلد بندی ۔۔۔

۹۔ کتابوں کی نقل ۔۔۔

۱۰۔ کتابوں کی خرید ۔۔۔

۱۱۔ کتابوں کی فروخت ۔۔۔

۱۲۔ کتابوں کی تبادلہ ۔۔۔

۱۳۔ کتابوں کی ترجمہ ۔۔۔

۱۴۔ کتابوں کی تصنیف ۔۔۔

۱۵۔ کتابوں کی طباعت ۔۔۔

۱۶۔ کتابوں کی اشاعت ۔۔۔

۱۷۔ کتابوں کی تقسیم ۔۔۔

۱۸۔ کتابوں کی نمائش ۔۔۔

۱۹۔ کتابوں کی مقابلہ ۔۔۔

۲۰۔ کتابوں کی انعام ۔۔۔